قیمت فی پرچہ ۱ر
قیمت سالانہ پیشگی ۶ روپے

نمبر ۵۸ | مورخہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء | یوم جمعہ | مطابق ۲۳ شعبان سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مجلس مشاورت سنہ ۱۹۳۰ء

۱۸-۱۹-۲۰ اپریل منعقد ہوگی

امسال مجلس مشاورت ۱۸-۱۹-۲۰ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء کو منعقد ہوگی۔ چونکہ ۱۸ اپریل جمعہ ہے۔ اس لئے جمعہ کی نماز کے بعد مجلس کا انعقاد ہوگا۔ اور اتوار کی دوپہر تک رہیگا۔ احباب مطلع رہیں۔ نمائندگان کے متعلق قبل ازیں اعلان کیا جاچکا ہے۔ کہ تمام جماعتیں منتخب کرکے ماہ رواں کے آخر تک مجھے اطلاع دیں اور یہ امر بھی ملحوظ رہے۔ کہ سوالات یا تجاویز حسب قاعدہ نمائندگان بھیجیں۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دو تین یوم کے لئے باہر تشریف لے گئے ہیں حضور نے اپنے بعد مولانا شیر علی صاحب کو امیر مقامی مقرر فرمایا۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب اپنی اہلیہ صاحبہ کے ہمراہ دس یوم کے لئے کراچی تشریف لے گئے ہیں۔

مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی فاضل ایک معزز غیر احمدی کی دعوت پر کوٹ فتح خان ضلع کیمل پور بھیجے گئے۔

مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب واپس تشریف لے آئے ہیں۔

بمبئی سے آج (۲۲ جنوری) بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکیم فضل الرحمان صاحب مبلغ افریقہ ہفتہ کے دن ۲۵ جنوری کو قادیان پہنچیں گے انشاءاللہ

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

ایام زیر رپورٹ میں ۱۲ اصحاب کی طرف سے بیعت کے لئے درخواستیں موصول ہوئیں۔ جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں بھیجدی گئی ہیں۔ اللہ تعالے ان لوگوں کو سچے مسلمان بنائے۔ جو اسلام کے لئے باعث فخر ہوں۔ ۱۴ و ۱۵ نومبر کو جماعت کے لوگوں کا ایک جلسہ اباڈوم نام ایک قصبہ میں منعقد کیا گیا جس میں خاکسار نے تین لیکچر دیئے۔ دو جماعت کی تربیت کے متعلق تھے اور ایک میں بُت پرست اور عیسائی اقوام کو اسلام کی دعوت دی گئی۔ مغربی افریقہ کے باشندوں میں بہت سی بد رسوم پائی جاتی ہیں۔ جو ملک کے تمدن اور اخلاق کو تباہ کر رہی ہیں۔ تمام بد رسومات سے جماعت کو رُکنے کی تاکید کی۔ اور بتلایا کہ مسلمانوں کو دوسرے لوگوں کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔ میرے لیکچر کے بعد ہمارے اَن پڑھ احمدی اصحاب نے بھی تبلیغی لیکچر دیئے۔

اسلامی اخوت کے متعلق ایک مضمون اخبارات میں بھیجا ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے ہمارے مضامین کا چرچا ہو رہا ہے۔ (خاکسار :- ایم۔ این احمد ۲۷ نومبر ۱۹۲۹ء)

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں احمدی بچوں کی تعلیم

اخویم مستری عبد الکریم صاحب جو اس وقت مشرقی افریقہ میں ملازم ہیں۔ ایک مخلص احمدی ہیں۔ آپ نے باوجود اس جگہ اعلےٰ درجہ پر دنیاوی اور رواجی تعلیم کا انتظام ہونے کے یہ پسند کیا کہ اپنے دو بچوں کو جو قابل تعلیم ہیں۔ قادیان بھیجدیں۔ آپ کے پانچ بچے ہیں۔ ایک کو تو انہوں نے خالص دین کے لئے وقف کر دیا ہے۔ اور دو کو تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم کے لئے بھیجدیا ہے۔ میرے خیال میں مستری صاحب دوسرے شخص ہیں جنہوں نے اتنی دُور سے اپنی ساری کی ساری قابل تعلیم اولاد کو قادیان بھیجدیا ہے۔ ان سے قبل مکرمی سید ولایت شاہ صاحب نے اس قسم کا اعلےٰ درجہ کا نمونہ قائم کیا۔ اس وقت سید صاحب موصوف کے پانچ بچے ہائی سکول میں تعلیم پا رہے ہیں جن میں سے دو امسال انٹرنس کا امتحان دیں گے۔ احباب دعا کریں۔ کہ ان بچوں کو اور ان کے تمام ساتھیوں کو اللہ تعالےٰ امتحان یونیورسٹی میں کامیابی عطا فرماوے۔ اور ان کو نیک اور خالص احمدی بنائے۔ اور دوسرے احباب کے دل میں بھی یہ تحریک پیدا کرے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو یہاں تعلیم کیلئے بھیجیں۔ تاکہ بچوں کو دنیاوی تعلیم کیساتھ احمدی بننے کا پورا پورا موقع نصیب ہو۔ (خاکسار محمد الدین ہیڈ ماسٹر)

ندائے ایمان

مندرجہ بالا عنوان سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا تحریر فرمودہ پہلا تبلیغی مضمون بصورت اشتہار پانچ ہزار کی تعداد میں اور ٹریکٹ کی صورت میں ۲۵ ہزار طبع ہونے کے لئے دفتر ہذا میں آگیا ہے جس کی طباعت کا انتظام ہو رہا ہے۔ پس جو دوست یا جو جماعتیں ٹریکٹ یا اشتہار خریدنا چاہیں۔ وہ تعداد سے اطلاع دیں۔ چونکہ اس کام کے لئے کوئی بجٹ نہیں ہے۔ اس لئے یہ اشتہارات اور ٹریکٹ مفت تقسیم نہیں ہو سکیں گے۔ بلکہ جیسا کہ پہلے اعلانات ہوتے رہے ہیں احمدی احباب اور جماعتوں کو خود خرید کر تقسیم کرنے چاہئیں۔ اور جس قدر تعداد اشتہارات یا ٹریکٹ کی کوئی صاحب یا کوئی جماعت خریدنا چاہتی ہو۔ اُس سے فوراً دفتر دعوۃ و تبلیغ کو اطلاع دیجائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مجلس مشاورت ۱۹۳۰ء کے نمائندگان کا انتخاب

مجلس مشاورت سنہ ۱۹۳۰ء کے انعقاد کی تاریخوں کے متعلق اسی اخبار میں اعلان کیا جا رہا ہے۔ میں اس ضروری اعلان کے ذریعہ تمام احمدی جماعتوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد باقاعدہ اجلاس منعقد کر کے مجلس مشاورت کیلئے اپنے اپنے نمائندگان کا انتخاب کریں۔ اور مجھے بھی جلد مطلع فرمائیں۔

تمام جماعتوں کو اس امر سے تو اطلاع ہے۔ کہ صرف نمائندگان کی طرف سے ہی سوالات یا تجاویز حسب قاعدہ مرکز میں بھجوائی جا سکتی ہیں۔ اِس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اس ماہ کے آخر تک تمام جماعتیں اپنے نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع بھیجدیں۔ تا بروقت سوالات اور تجاویز پہنچ کر بر وقت اور ایجنڈا طیار ہو سکے۔ امید ہے۔ تمام جماعتیں میرے اس اعلان کی طرف فوری توجہ دیں گی۔

گذشتہ مجلس مشاورت کی رپورٹ چھپ چکی ہے۔ لیکن بہت کم جماعتوں نے اس وقت تک یہ رپورٹ منگائی ہے۔ رپورٹ کی قیمت ایک روپیہ ہے۔ ہر جماعت کو چاہیئے۔ کہ فوراً منگالے۔ تاکہ نمائندگان پچھلی کارروائی سے باخبر ہو کر شریک ہوں۔ (پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی قادیان)

احمدیوں کیلئے نو آبادیات میں زرعی زمین حاصل کرنے کا نادر موقع

نو آبادیات میں زرعی زمین حاصل کرنیکا انتظام کیا گیا ہے۔ اس انتظام کی غرض یہ ہے۔ کہ احمدی احباب اپنی مالی حالت کو سدھارنے اور ترقی دینے کی کوشش کریں۔ زمین بہت سوچ بچار اور علاقہ کے واقفکار احمدی احباب کے مشورہ سے انتخاب کی گئی ہے۔ قیمت فی مربعہ ۵۰۰ روپے ہے جس میں سے ۱۵۰ روپے پیشگی ادا کرنے ہونگے۔ اس پیشگی کی ادائیگی پر زمین کا قبضہ دیدیا جائے گا۔ اور اس کے بعد نہری پانی کے شروع ہو جانے کے بعد ہر ششماہی پر فی قسط کے حساب سے ساتھ چھ قسطوں میں باقیماندہ رقم ادا کرنی پڑے گی۔ اس علاقہ میں جو کنوئیں موجود ہیں ان کا پانی میٹھا اور بکثرت ہے۔ اور ۱۴ ہاتھ کی گہرائی پر واقعہ ہے۔ اس لئے زمین باغات اور ترکاری کے لئے بھی موزون ہے۔ منشاء یہ ہے۔ کہ اس زمین کی آبادی احمدیوں کی ایک رجسٹرڈ کمپنی کے ذریعہ سے کی جائے۔ جو اپنے عمل کو متعدد مخصوص سالوں تک جاری رکھیگی۔ اس لئے ہر قوم اور پیشہ کے لوگ شامل ہو سکتے ہیں یعنے اس میں زراعت پیشہ یا غیر زراعت پیشہ کی تخصیص نہیں ہو گی۔ حصہ کے لئے فی الحال یہ تجویز ہے۔ کہ نصف مربعہ یعنی ½۱۲ ایکڑ کا ایک حصہ رکھا جائے۔ اور ایک شخص دس حصوں سے زیادہ نہیں خرید سکیگا۔ جو احباب اس شراکت میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ مجھے اپنے اسماء سے اطلاع دیں۔ اور یہ بھی لکھیں۔ کہ وہ کس قدر حصص کے خریدار ہوں گے۔ فی الحال روپیہ روانہ نہ کیا جائے۔ اس سکیم سے کسی شخص کے لئے پرائیویٹ طور پر فائدہ اُٹھانا ہرگز مقصود نہیں ہے اگر قیمت یا قسطوں میں کسی قسم کی رعایت یا کمی واقعہ ہوئی۔ تو وہ فائدہ افراد کمپنی کا ہو گا۔

(فتح محمد سیال۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۵۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

ہندوؤں کی قابل تعریف اصلاحی کوششیں

ضرورت انقلاب

گذشتہ پرچہ میں تفصیل کے ساتھ بتایا جاچکا ہے۔ کہ ہندو صاحبان کس طرح اپنے مذہبی اصول میں تغیر اور تبدیلی کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ اور اس کے لئے کتنی سرگرمی سے جدوجہد میں معروف ہیں۔ بے شک ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو داقعی طور پر ان تبدیلیوں کو اپنے دھرم کی تباہی سمجھتے ہیں۔ اور ان کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ لیکن ہندو مردوں اور عورتوں کی کثرت اور بہت بڑی کثرت چونکہ انقلابی جوش سے سرشار ہے۔ اس لئے مخالفین انقلاب کی آواز کچھ حقیقت نہیں رکھتی اور روز بروز دبتی جارہی ہے۔ پھر چونکہ مذہبی انقلاب پسندوں کی تائید میں دلائل کی معقولیت کے علاوہ واقعات کی شہادت بھی بہت زبردست ہے اس لئے بھی ان کا پلہ بھاری ہو رہا ہے۔ چنانچہ جب لاہور کے ہندوؤں کے ایک اصلاحی جلسہ میں ایک پروفیسر صاحب نے ہندوؤں کو اپنے دھرم میں انقلاب اور تبدیلی کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا۔

"قوم کے سامنے جب انقلاب کا سوال آجاتا ہے۔ تو اس وقت نوجوان ہی ہیں۔ جو یہ کام کرسکتے ہیں۔ بوڑھے لوگ نہیں کرسکتے۔ وہ تبدیلی سے ڈرتے ہیں۔ مگر لکیر کی فقیر قوم لازمی طور پر نیچے گر گئی"۔ (ملاپ ۳ دسمبر) تو کسی کو اس کے خلاف لکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اس کے بعد جب "آپ نے ستندریا ترا۔ ودھوا بواہ کے رائج ہونے اور بال بواہ کی ممانعت کا حوالہ دیتے ہوئے سوال کیا۔ کہ کیا ہم تبدیل نہیں ہوئے ہیں"۔ تو اس کا کوئی مخالفانہ جواب نہ دے سکا۔

اسلامی راہنمائی

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوؤں میں اپنے مذہب میں تبدیلی اور انقلاب کا جذبہ نہایت زوروں پر ہے۔ اور نہ صرف جذبہ ہی ہے بلکہ عملی کام بھی شروع ہوچکا ہے۔ جو اس لحاظ سے بہت ہی خوشکن ہے کہ اس میں اسلام سے راہنمائی حاصل کی جارہی ہے۔ یعنی وہ راہ اختیار کی جارہی ہے۔ جو آج سے بہت عرصہ قبل اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی۔ اور جس پر تعصب اور عداوت۔ لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے اعتراض کئے جاتے تھے۔

ذات پات کی بندش

ہندو دھرم نے اپنے پیروؤں پر ذات پات کی جو بندشیں اس سختی کے ساتھ عائد کی ہیں۔ کہ وہ بیچارے سرمو ان سے ادھر ادھر ہونے کی جرأت نہیں کرسکتے تھے۔ اور اس طرح عام تمدنی اور معاشرتی امور میں بے حد مشکلات ان کے سد راہ بننے کے علاوہ ان کی خانگی زندگی کو بھی نہایت ہی عبرتناک اور قابل رحم بنا رہی تھیں۔ آخر جب ان کے مصائب حد سے بڑھ گئے۔ اور انہیں زندگی بسر کرنا دشوار ہوگیا۔ تو انہوں نے سوائے اس کے کوئی چارہ نہ دیکھا۔ کہ ذات پات کے متعلق مذہبی قیود کے خلاف آواز اٹھائیں اور انہیں توڑ تاڑ کر آزاد ہو جائیں۔ چنانچہ اس کے لئے "ذات پات توڑک کانفرنس" قائم کی گئی۔ اور اس کے تازہ جلسہ میں یہاں تک کہہ دیا گیا۔ کہ

"ہندو جاتی کا دکھ دور کرنے کے لئے یہی ایک علاج ہے۔ کہ ہم ذات پات سے چھٹکارا حاصل کریں"۔

آخر بڑے زور شور کے ساتھ یہ قرارداد پاس کی گئی ہے۔ کہ

"نوجوان مردوں اور عورتوں کو چاہیئے۔ وہ اقرار کریں۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ جات پات کی قیود کو توڑ کر شادی کریں گے"۔ (ملاپ ۲ دسمبر)

ہندوستان کی غلامی کا باعث

یہ تو ذات پات کی بندشوں کے خلاف ان لوگوں کی کوششیں ہیں۔ جو اپنی قوم کی خانگی زندگی خوش گوار بنانا چاہتے۔ اور بیاہ شادی کی مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ وہ لوگ جو ملک کی ترقی اور خوشحالی کے خواہاں ہیں۔ وہ بھی ذات پات کی قیود سے نالاں ہیں۔ اور انہیں اہل ہند کی غلامی اور مغلوبیت کا باعث قرار دے کر ان کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ چنانچہ آل انڈیا سوشل کانفرنس کے صدر کی حیثیت سے شاردا ایکٹ کے مجوز رائے صاحب ہربلاس شاردا نے تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"ہماری سوسائٹی فرقوں اور فرقوں در فرقوں میں منقسم ہے۔ اور وہ ایک دوسرے سے بالکل الگ تھلگ رہتے ہیں۔ اور کھان پان شادی اور میل جول پر انتہائی پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ اس وجہ سے قوم اس قدر کمزور ہوگئی ہے۔ کہ وہ بدیشیوں کے حملوں کا مقابلہ نہ کرسکی۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سوشل انتشار واقعہ ہو کر سیاسی مغلوبیت کا سامنا ہوا۔ ہندوستان کی تاریخ میں ایسی صاف مثالیں موجود ہیں کہ کس طرح سوشل خرابیوں کے باعث سیاسی گراوٹ رونما ہوئی"۔

(پرکاش ۵ جنوری)

گویا ہندو دھرم کی ذات پات کی قیود نے مذہبی لحاظ سے بھی ہندوؤں کو نقصان پہونچایا۔ اور سیاسی لحاظ سے بھی۔ اور اب اس کے خلاف مذہبی لیڈر بھی اور سیاسی راہنما بھی مصروف جدوجہد ہیں۔ اور انہیں بہت کچھ کامیابی بھی ہو رہی ہے۔ لیکن اس میں کیا شک ہے۔ کہ اس بارے میں ہندو صاحبان جو راہ اختیار کر رہے ہیں۔ وہ اسلام کی پہلے دن سے ہی بتائی ہوئی ہے۔ اسلام کسی ذات پات کا قائل نہیں۔ اور نہ صرف ذات کے لحاظ سے کسی کی فضیلت تسلیم کرتا ہے۔ اسلام نے سب انسانوں کو برابر اور سب کو معزز قرار دیا ہے۔ سوائے ان کے جو اپنی بداعمالیوں اور بدکرداریوں کی وجہ سے درجہ انسانیت کو خیرباد کہدیں۔

عورتوں کی وراثت

ایک اور اصلاحی تحریک ہندوؤں میں عورتوں کی وراثت کے متعلق ہے۔ ہندو دھرم نے جہاں عورتوں کو مذہبی لحاظ سے نہایت ادنےٰ درجہ دیا۔ اور بہت حقیر بتایا ہے۔ وہاں دنیوی لحاظ سے بھی ان کے حقوق کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ حتیٰ کہ عورت کے لئے نہ والدین کی جائداد سے اور نہ خاوند کی ملکیت سے کوئی حصہ رکھا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ ایسی حالت عورتوں کے لئے نہایت ہی تکلیفدہ اور نقصان رساں ہے۔ اور ناممکن ہے۔ کہ اس روشنی کے زمانہ میں بھی اس کا احساس نہ ہو۔ چنانچہ ہندو عورتوں کو احساس ہوا۔ اور وہ اپنے حق کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ لاہور میں ہندو عورتوں کی جو کانفرنس "آریہ مہیلا" کے نام سے منعقد ہوئی۔ اس میں تجویز پاس کی گئی ہے:۔

"چونکہ موجودہ صورت میں استریوں کا پتا اور پتی کی جائداد کا وارث نہ ہونا استری جاتی کی بہت سی آپتیوں (مصیبتوں) کا کارن ہے۔ اس واسطے اسمبلی کے ممبران سے یہ سمیلن نویدن کرتا ہے۔ کہ وہ ایسا یتن کریں۔ کہ پتا اور پتی کی جائداد میں برابر ان کا حصہ رکھا جائے"۔ (ملاپ یکم جنوری)

اسلامی تعلیم کی پیروی

یہ بہت اہم اور ضروری تجویز ہے۔ اور امید ہے۔ اسمبلی کے ہندو ممبر ایسا قانون پاس کرانے کے لئے پوری جدوجہد کریں گے جو ہندو عورتوں کو اپنے والدین اور خاوند کی جائداد کا حصہ دار قرار دے۔ لیکن یہ بھی اسلامی تعلیم کی پیروی ہے۔ دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے عورتوں کو ہر حالت میں ورثہ میں حصہ دار قرار دیا ہے۔ اور اس کے متعلق نہایت شرح اور بسط سے احکام دئیے ہیں۔

مسئلہ طلاق

ایک اور اصلاحی کوشش ہندو صاحبان اس امر میں کر رہے ہیں۔

جس کے متعلق کل تک اسلام پر نہایت گندے اور تہذیب و اخلاق سے گرے ہوئے اعتراض کئے جاتے تھے۔ یعنی مسئلہ طلاق کا رواج۔ ابھی چند دن کی بات ہے کہ رشی دیانندجی کے پیرو جو اپنے رشی کو موجودہ زمانہ کا سب سے بڑا مصلح قرار دیتے ہیں۔ اصلاح یافتہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے طلاق پر اعتراض کرنے کی خاطر یہ کہہ رہے تھے۔

"ہندو شادی کوئی سودا نہیں ہے۔ یہ کوئی وقتی ٹھیکہ نہیں ہے۔ یہ تو ہمیشہ کے لئے مقدس رشتہ ہے" (ملاپ ۱۸ر ستمبر)

اور جن کا یہاں تک دعویٰ تھا۔ کہ

"شادی ایک ایسا مقدس رشتہ ہے۔ جسے شاید بعض صورتوں میں موت بھی توڑ نہیں سکتی" (ملاپ ۲۸ر ستمبر)

اسی کے متعلق یہ سعی کی جا رہی ہے۔ کہ قانون کے ذریعہ طلاق کو جاری کرایا جائے۔ چنانچہ ہندو عورتوں نے اپنے جلسہ میں یہ آواز بلند کی ہے۔ کہ

"ہم ایسی مجلسی سہولیت چاہتی ہیں۔ کہ جس سے عدم تیجی بیوی کی حالت میں قانونی علیحدگی یا اگر ضرورت ہو۔ تو طلاق کا سہارا لے سکیں۔ طلاق کا سوال اس لئے نہیں چھیڑا گیا کہ ہم من مانی چاہتی ہیں بلکہ یہ بے سمجھ اور ظالم پتیوں کے مظالم سے استریوں کو بچانے کے لئے ہے" (پرکاش ۵ر جنوری)

بہت سے ہندو مرد بھی عورتوں کے ساتھ اس بارے میں متفق ہیں۔ اور طلاق کی اجازت ضروری سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ ضرور قانونی شکل اختیار کرے گی۔ اور اس طرح دنیا پر واضح ہو جائیگا کہ اسلام کا ایسا مسئلہ جس پر ہندو بے علمی اور تعصب کی وجہ سے اعتراض کیا کرتے تھے۔ اب خود عمل پیرا ہونا ضروری سمجھ رہے ہیں۔

باہم کھانا پینا

اسی طرح یہ بھی تحریک ہو رہی ہے۔ کہ آپس میں ملکر کھانے پینے سے بھی پرہیز نہ کیا جائے۔ اور اس کے خلاف ہندوانہ احکام کی پرواہ نہ کی جائے۔ میل جول میں بھی ہندو دھرم کے ارشادات کو پس پشت ڈال دیا جائے۔ چنانچہ سوشل کانفرنس میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ

"باہم کھان پان۔ افراد میں آزادانہ میل جول چھوت چھات مندروں میں داخلہ کی آزادی کنوؤں کا استعمال اسکولوں کا استعمال ان کے متعلق بھی قانون کی ضرورت ہے۔"

(پرکاش ۵ر جنوری)

ظاہر ہے۔ کہ یہ سب باتیں اسلامی تعلیم کے مطابق ہیں۔ ان کے متعلق اسلام کا وہی حکم ہے جو ہندو صاحبان قانون کے ذریعہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں:

کچھ اور اصلاح طلب امور

پھر اسی پر بس نہیں۔ اور بھی ہندو دھرم میں کئی ایسی باتیں ہیں۔ جن کی اصلاح قانون کے ذریعہ کرانے کی ضرورت سمجھی جا رہی ہے۔ چنانچہ عورتوں نے صاف صاف کہہ دیا ہے۔ کہ "موجودہ ہندو قانون میں ایسی بہت سی خرابیاں ہیں۔ جن سے استریوں کو کئی طرح کی تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں۔ جن میں سے کچھ یہ ہیں۔ بچوں کا گود لینا۔ وراثت اور جائداد کو بیچنے اور فروخت کرنے کا حق۔ استری دھن اور جانشینی وغیرہ۔ اس بات کو سب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ موجودہ قانون نامکمل اور غیر منصفانہ ہے۔ اس میں ایسی اصلاح کرنی چاہیئے کہ جس سے استری کو سوسائٹی میں مناسب جگہ حاصل ہو سکے"

(پرکاش ۵ر جنوری)

مذہبی روح نہ مٹاؤ

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو مرد اور عورتیں اپنے مذہب میں مکمل انقلاب لانے کی سعی کر رہے ہیں۔ یہ سعی اس لحاظ سے تو مبارک ہے۔ کہ وہ سیدھے راستہ کی طرف آ رہے اور اسلامی تعلیم پر طوعاً نہیں تو کرہاً عمل کرنے کی ضرورت محسوس کر رہے ہیں۔ لیکن ہمیں خطرہ ہے۔ کہ اگر ہندوؤں نے اپنی ہر ایک مذہبی اصلاح کا انحصار قانون پر رکھا۔ تو انکے مذہبی احکام تعزیرات ہند کا مجموعہ بن کر رہ جائیں گے۔ اور اسطرح ان میں سے وہ روح مٹ جائیگی۔ جو مذہب اپنے پیروؤں میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اس خطرے سے بچنے اور اس نقصان سے محفوظ رہنے کی یہی صورت ہے۔ کہ اسلام قبول کر لیا جائے جس میں نہ صرف وہ تمام قوانین موجود ہیں جن کی ہندو ضرورت سمجھ رہے ہیں۔ بلکہ ان سے بہت زیادہ مکمل صورت میں موجود ہیں۔ جو دنیا کے انسانی دماغ تجویز کر سکتے ہیں۔

قابل توجہ گورنمنٹ پنجاب

اگر یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ٹریننگ کالج لاہور میں ایس۔ اے۔ وی کلاس کے طلباء کو جو The World Revealed نام کتاب پڑھائی جاتی ہے اسکے صفحہ ۷۰ سطر ۲۹ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق Impostor کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنے دغاباز اور مکار کے ہیں۔ تو یہ مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور رنج افزا بات ہے۔ گورنمنٹ اسبات سے ناواقف نہیں۔ کہ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں فتنہ پردازوں کی اس قسم کی حرکتیں کیا نتائج پیدا کر چکی ہیں۔ اور خود گورنمنٹ کے لئے کسقدر تشویش کا باعث بن چکی ہیں پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ گورنمنٹ نے ایک ایسے کالج میں جس کا سارے کا سارا انتظام اسکے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اس بیہودگی کو کیونکر روا رکھا اور کیوں اس وقت تک اس پر نوٹس نہیں لیا۔

کونسل کا ووٹر بننے کی سزا

گورنمنٹ کی صریح ہدایات کے باوجود کہ تعلیم میں پسماندہ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ سہولتیں اور آسانیاں بہم پہنچائی جائیں۔ پنجاب کی وزارت تعلیم جو مسلمانوں کی بدقسمتی سے ایک ہندو کے سپرد ہے کوئی توجہ نہیں کر رہی۔ بلکہ آئے دن مسلمانوں کے لئے مشکلات پیدا کر رہی ہے۔ اس ضمن میں وزارت تعلیم کی تازہ سرگرمی یہ ہے۔ کہ اب تک راولپنڈی ڈویژن میں کاشتکار والدین کے بچوں کو بوجہ ان کی غربت کے سکول فیس میں رعایت دیجاتی تھی۔ لیکن اب یہ حکم جاری کیا گیا ہے کہ جن بچوں کے والدین لیجسلیٹو کونسل کے ووٹر ہوں۔ انہیں یہ رعایت نہیں دی جائیگی۔ حالانکہ ہر وہ زمیندار جو پچیس روپیہ سالانہ لگان ادا کرے۔ کونسل کا ووٹر ہو سکتا ہے۔ اور زمیندار پیشہ اصحاب بخوبی جانتے ہیں۔ کہ لگان کی اتنی رقم ادا کرنیوالے زمیندار امیر نہیں بلکہ غریب ہی ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ اشخاص جو فوج میں سپاہی بھی رہ چکے ہوں۔ کونسل کے ووٹر قرار دیئے جاتے ہیں۔ قسمت راولپنڈی میں اکثر آبادی مسلمانوں کی ہے۔ اور ان کا کثیر حصہ فوجی خدمات ادا کرنا اپنے لئے باعث عزت سمجھتا ہے۔ اور گورنمنٹ اچھی طرح جانتی ہے کہ اس علاقہ کے مسلمان فوج کا کتنا اہم حصہ ہیں۔ گورنمنٹ نے فوجی خدمات کا اعتراف کرنے کیلئے یہ حق رکھا ہے کہ ایک فارغ شدہ سپاہی بھی کونسل کا ووٹر ہو سکتا ہے۔ لیکن وزارت تعلیم اسکی بنا پر فوجیوں کے بچوں کو فیس کی جو رعایت حاصل تھی وہ بند کر رہی ہے۔ گویا کونسل کا ووٹر بننے کی انہیں یہ سزا دے رہی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مسلمانوں کو حصول تعلیم میں جو تھوڑی سی سہولت حاصل تھی۔ اسکے بھی چھن جانے سے وہ تعلیم میں اور بھی پیچھے رہ جائیں گے۔ پنجاب کونسل کے مسلم ممبروں کو وزارت تعلیم کے اس حکم کی تنسیخ کیلئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

ذبیحہ بقر کے خلاف اسمبلی میں قرارداد

راجہ رگھو نندن پرشاد سنگھ ممبر اسمبلی نے اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کرنیکا نوٹس دے رکھا ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ خوراک کی غرض سے مواشی کا ذبح کرنا خلاف قانون قرار دیا جائے۔ اور حقیقی مقصد اس سے یہ ہے کہ ذبح بقر تمام ہندوستان میں خلاف قانون اور جرم ہو جائے۔ ساردا ایکٹ کو اپنی اکثریت سے اسمبلی میں پاس کرا لینے کے بعد راجہ رگھو نندن پرشاد کا یہ مسودہ پیش کرنیکا نوٹس دینا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہندوؤں نے مسلم آزاری کیلئے ایک باقاعدہ منظم کوشش شروع کر رکھی ہے۔ ہندو ارکان اسمبلی کا مسلمانوں کی مذہبی حسیات اور اقتصادی ضروریات سے پوری طرح واقف و آگاہ ہونے کے باوجود آئے دن ایسی تحریکات پیش کرنا ایک ایسی مصیبت ہے جسے زیادہ دیر تک برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ایسے حالات میں توقع ہو سکتی ہے کہ ہندوستان ترقی کی طرف قدم بڑھا سکے۔ اکثریت میں ہونیوالی قوم کا تو یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ قلیل التعداد اقوام کو اپنی رواداری اور خوش معاملگی کا یقین دلائے۔ اور انکے حقوق میں کسی قسم کی دست اندازی نہ کرے لیکن ہندو آئے دن مسلمانوں پر یہ ثابت کرتے رہتے ہیں۔ کہ انہیں کسی چھوٹی معاملہ میں بھی ہندوؤں پر اعتماد نہیں کرنا چاہیئے:

ریاست کشمیر میں ایک مسلمان کا تقرر

اور

"ملاپ" کا واویلا

ریاست جموں و کشمیر میں باوجودیکہ مسلمانوں کی آبادی ۹۵ فیصدی ہے۔ لیکن ریاست کے سکرٹیریٹ میں کوئی ایک بھی مسلمان کسی گزیٹڈ عہدہ پر مامور نہیں۔ بلکہ کسی دفتر میں کوئی مسلمان سپرنٹنڈنٹ تک نہیں۔ اب افواہ ہے۔ کہ پنڈت رام چند صاحب فارن سیکرٹری ٹریننگ کے لئے کہیں باہر بھیجے جاتے ہیں۔ اور وزیر خارجہ و سیاسیات ان کی جگہ خلیفہ عبدالرحیم صاحب پرسنل اسسٹنٹ کا تقرر چاہتے ہیں۔ معلوم نہیں یہ بات کہاں تک درست ہے۔ لیکن آریہ اخبار "ملاپ" (۸- جنوری) میں جو ریاست کشمیر کے خلاف عام طور پر بیہودہ سرائی کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ مہاراجہ صاحب بہادر کی ذات کے متعلق نیش زنی سے باز نہیں رہتا۔ خلیفہ صاحب کے تقرر کی مخالفت کی گئی ہے۔ اور بنائے مخالفت یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ خلیفہ صاحب تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ معمولی ٹائپسٹ تھے۔ اس لئے اس قدر ذمہ داری کے عہدہ پر ان کا تقرر موزوں نہیں۔ لیکن ہمارے ایک نامہ نگار نے ریاست کے سکرٹیریٹ کے جو حالات ارسال کئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سابق وزیراعظم بھی اولاً ایک معمولی کلرک بھرتی ہوئے تھے۔ موجودہ انسپکٹر جنرل کسٹم اینڈ ایکسائز بھی جو اس وقت ڈیڑھ ہزار ماہانہ تنخواہ پاتے ہیں۔ پہلے کلرک ہی تھے۔ موجودہ سکرٹری منسٹر ترقیات بھی جن کا مشاہرہ اب چھ سو روپیہ ہے۔ چند سال قبل ہیڈ کلرک بھرتی ہوئے تھے۔ اسی طرح موجودہ سکرٹری منسٹر مال جو اس وقت چھ سو کے گریڈ میں ہیں۔ ۲۵۰ روپیہ کے کلرک تھے۔ موجودہ سپرنٹنڈنٹ پریس بھی پہلے کلرک ہی تھے۔ اس کے علاوہ سکرٹری وزیر خارجہ بھی جو ریاست کے باشندہ بھی نہیں پہلے ایک معمولی کلرک تھے۔ پھر اسسٹنٹ سکرٹری منسٹر مال بھی پہلے پہل بارہ روپیہ کے محرر تھے۔ اور آپ انگریزی سے محض ناآشنا ہیں۔ لیکن ان سب تقرریوں کے موقعہ پر "ملاپ" یا کسی بھی سنگھٹنی اخبار نے "معمولی کلرک" بھرتی ہونے کی وجہ سے ان ترقیوں کی مخالفت نہیں کی۔ پھر ایک مسلمان کی ترقی کے موقعہ پر جو مہاراجہ صاحب بہادر کے پیشی سپرنٹنڈنٹ رہ چکے ہیں۔ اور جن کی قابلیت۔ دیانتداری اور وفاداری سے مہاراجہ صاحب پوری طرح واقف ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ انہیں پرسنل اسسٹنٹ کے عہدہ پر فائز کیا گیا ہے۔ "ملاپ" کا اس طرح واویلا کس طرح دیانتدارانہ فعل کہلا سکتا ہے۔

نہایت ہی افسوس ہے۔ کہ ہندو اتنا بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ ریاست کشمیر میں مسلمانوں کی ۹۵ فیصدی آبادی کے باوجود کوئی مسلمان کسی ذمہ داری کے عہدہ پر تعینات ہو سکے۔

ہمیں امید رکھنی چاہئے۔ کہ مہاراجہ صاحب بہادر سنگھٹنی غوغا آرائی سے قطعاً متاثر نہیں ہونگے۔ اور مسلمانوں کو انکے واجبی حقوق دیکر اپنی مسلمہ رواداری کا مزید ثبوت بہم پہنچائیں گے۔

اشارات

تعدد ازدواج کے خلاف سب سے زیادہ ناک بھوں چڑھانے والے اہل یورپ ہیں۔ لیکن چونکہ یہ ایک فطری تقاضے کی مخالفت ہے۔ اس لئے فطرت ان سے نہایت شدید انتقام لے رہی ہے۔ ایک ولائتی اخبار کا بیان ہے:۔

"سنہ ۱۹۱۴ء میں شادی کرانے والی جتنی ایجنسیاں فرانس میں قائم تھیں۔ ان کی تعداد بڑھ کر اب پانچ گنی ہو گئی ہے۔ لیکن پھر بھی لڑکیوں کو ڈھونڈنے سے شوہر دستیاب نہیں ہوتے۔ جنگ عمومی جہاں اور بہت سے فواحش اور معاصی کی ذمہ دار ہے۔ وہاں مردوں کی کمی اور شوہر ڈھونڈنے کے شکار کے کام میں زیادتی بھی اسی جنگ عمومی کی مرہون منت قرار دی جاتی ہے۔ آج کل مردوں کے شکار کا سودا اس قدر ترقی کر گیا ہے کہ اگر کسی عورت کو کوئی شوہر مل بھی جاتا ہے۔ تو بھی اس کی خواہش کم نہیں ہوتی۔ اور وہ اس وقت بھی کسی تازہ شکار کے لئے اسی طرح متلاشی رہتی ہے" (رحمت ۱۸- جنوری)

شوہر تلاش کرنے والی ایجنسیوں کے علاوہ اخبارات سے بھی یہ کام لیا جا رہا ہے۔ چنانچہ اخبار مذکور لکھتا ہے:۔

"فرانس میں دو ایسے ہفتہ وار اخبار ہیں۔ جن کا محض کام یہی ہے۔ کہ وہ شادی کے اشتہار شائع کریں۔ اور عورت کے لئے مرد اور مرد کے لئے عورت تلاش کریں۔ اگر ان اشتہارات کی تعداد پر نظر ڈالی جائے۔ جو صرف ملک کے دوسرے اخبارات میں شائع ہوتے ہیں۔ تو اس سے بآسانی فرانس کے متوسط الحال طبقہ کی لڑکیوں کی نازک حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے"

ان مشکلات اور دشواریوں کی مزید تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے "جنگ عظیم سے پہلے وہی لڑکیاں مردوں کی تاک میں لگی رہتی تھیں۔ جو اپنے افلاس اور بدصورتی کی وجہ سے شادی کرنے والی ایجنسیوں کی طرف رجوع کرنے پر مجبور ہوتی تھیں۔ لیکن اب حالات بالکل بدل گئے ہیں۔ اور ایجنسیوں کے کمرے بڑے بڑے گھرانوں کی لڑکیوں سے بھرے نظر آتے ہیں۔ خوشحال مرد مشکل سے ملتے ہیں۔ اور پھر ایسی حالت میں جبکہ عورتوں کی تعداد مردوں کی تعداد سے بقدر بیس لاکھ زیادہ ہے"

یہ حالت صرف فرانس کی ہی نہیں۔ دوسرے یورپین ممالک کی عورتیں اور لڑکیاں بھی انہیں مشکلات میں مبتلا ہیں۔ وجہ یہ کہ ہر ملک میں مردوں کی نسبت عورتوں کی تعداد بہت بڑھی ہوئی ہے۔ یہی وجوہات ہیں جو یورپ کے مدبروں کو تعدد ازدواج کی ضرورت کا احساس کرا رہی ہیں۔ اور وہ اس پر زور دے رہے ہیں۔ یورپ کی اس حالت سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔ جو اپنے ہاں تعدد ازدواج کو قطعاً روکنا چاہتے ہیں۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ کیسے عقل کے کورے اور گانٹھ کے پورے لوگ ہیں۔ جو ان اشتہار بازوں کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں۔ جن کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ کوئی ایسا "عمل" بتا سکتے ہیں۔ جس کے ذریعہ دوسرے کے دل میں محبت و الفت پیدا ہو سکتی ہے۔ یا اس سے روزی میں بے حد ترقی ہو جاتی ہے۔ اور ہر خواہش پوری ہو سکتی ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ تو ایسا عمل بتانے والے خود کیوں اس پر عمل کر کے دنیا کے محبوب نہیں بن جاتے۔ اور اپنی روزی میں بے حد ترقی نہیں کر لیتے۔ روپیہ سوا روپیہ "ہدیہ عمل" کے لئے کیوں مارے مارے پھر رہے ہیں۔

یہ اتنی موٹی اور صاف بات ہے۔ کہ معمولی سے معمولی عقل کا انسان بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ لیکن "عملیات" کے اشتہاروں کی روز افزوں کثرت بتاتی ہے۔ کہ ان کا کاروبار کرنے والے اہل ہند کی جہالت و بے علمی کے صدقے خوب ہاتھ رنگ رہے ہیں۔ ملکی اور قومی اخبارات کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ اس لوٹ کے خلاف آواز اٹھائیں۔ لیکن افسوس کہ اکثر چند پیسوں کی خاطر اس میں ممد اور معاون پائے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ "علماء ہند کا واحد ترجمان" "الجمعیۃ" بھی "علمائے کرام" کو "ایک زبردست عامل" بننے کے لئے یہ مشورہ دیتا ہوا نظر آتا ہے۔ کہ:۔

"آج ہی کارڈ لکھئے"

گویا "علماء ہند کے واحد ترجمان" کے نزدیک "عامل" بننا اتنا ضروری اور اہم ہے۔ کہ اس کے متعلق اعلان پڑھنے کے بعد ایک لحظہ کا توقف بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ اور کیوں گناہ نہ ہو جبکہ "سر سے پا تک جملہ امراض کے مجرب نقوش جن بھوت اور ہر بلا کے دفعیہ کے مؤثر فتیلے۔ قرض۔ مقدمہ۔ قضائے حاجات تسخیر حاکم و مطلوب۔ تعبیر خواب اور ہر کام ہر خواہش کے اکسیری عملیات" (الجمعیۃ ۱۲ جنوری) حاصل ہو سکتے ہوں۔ جب "علماء ہند" کی ساری کی ساری جمعیۃ یہ کمال حاصل کر لے تو ان کا ہر کام اور ہر خواہش "بیٹھے بٹھائے" صرف "عمل" پڑھنے یا نقش بھر دینے سے پوری ہو جایا کرے گی۔

گیا "جمعیۃ علماء ہند" ان "ہر بلا کے دفعیہ کے فتیلوں" اور "تسخیر حاکم" اور ہر کام اور خواہش کے "اکسیری اعمال" کا تجربہ کر کے دکھا سکتی ہے جن کا اعلان اس کے "مقدس صحیفہ" میں کیا جا رہا ہے۔ شاردا ایکٹ وغیرہ کے متعلق ہڑتالیں کرانے اور جلوس نکلوانے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں "جمعیۃ علماء ہند" ان "اعمال" سے کام نہیں لیتی

رمضان المبارک کے فضائل اور برکات
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں

چند ہی روز کے بعد وہ مبارک مہینہ آنے والا ہے۔ جو مُسلمانوں کے لئے اپنے ساتھ بہت سی روحانی برکات لاتا ہے اس موقعہ پر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس مہینہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریریں پیش کی جائیں۔ تاکہ احباب پوری طرح اس مہینہ کی اہمیت کا اندازہ لگا سکیں۔ اور برکات حاصل کرنے کی پوری کوشش کر سکیں۔

حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں۔

روحانی روٹی

"افسوس ہے۔ کہ اس زمانے میں بعض مسلمان ایسے بھی ہیں۔ جو کہ ان عبادات میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اندھے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی حکمت کاملہ سے آگاہ نہیں ہیں۔ تزکیہ نفس کے واسطے یہ عبادات لازمی پڑی ہیں۔ یہ لوگ جس عالم میں داخل نہیں ہوئے۔ اس کے معاملات میں بیہودہ دخل دیتے ہیں۔ اور جس ملک کی انہوں نے سیر نہیں کی اس کی اصلاح کے واسطے جھوٹی تجویزیں پیش کرتے ہیں۔ ان کی عمریں دنیوی دھندوں میں گذرتی ہیں۔ دینی معاملات کی ان کو کچھ خبر ہی نہیں۔ کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے۔ اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے۔ انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہی نازل کرنا ہے۔ مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں۔ کہ انسان بھوکا رہے۔ بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملے۔ مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے۔ ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے۔ اور اس سے روحانی قوٰی تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فتح یاب ہونا چاہو۔ کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔ (بدر ۱۸ر جنوری ۱۹۰۸ء)

الحکم ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تقریر شائع ہوئی ہے جس میں فرماتے ہیں۔

تنویر قلب

شَہْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیوں نے اس مہینے کو تنویر قلب کے لئے عمدہ لکھا ہے۔ اس میں کثرت سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے۔ اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے۔ کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے۔ اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں۔ جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے۔ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ میں یہی اشارہ ہے۔ بے شک روزہ کا اجر عظیم ہے۔ مگر امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں۔

عبادات کی قسمیں

عبادات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ عبادات مالی اور بدنی۔ مالی عبادتیں تو اس کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جس کے پاس نہیں۔ وہ معذور ہے۔ بدنی عبادتیں بھی انسان جوانی ہی میں کر سکتا ہے۔ ورنہ ساٹھ سال کے بعد طرح طرح کے عوارضات لاحق ہو جاتے ہیں۔ نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر نابینائی آ جاتی ہے۔ یہ سچ ہے۔ پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے۔ اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے۔ اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا۔ اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں ؎ موئے سفید از اجل آرد پیام۔ اس لئے انسان کو چاہیئے۔ کہ حسب استطاعت خدا کے فرض بجا لاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا فرماتا ہے اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ یعنی اگر تم روزہ رکھ ہی لیا کرو۔ تو اس میں تمہارے لئے بڑی خیر ہے۔

فدیہ توفیق روزہ کا موجب ہے

ایک بار میرے دل میں آیا۔ کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ یہ اس لئے ہے۔ کہ اس سے روزہ کی توفیق ملے۔ خدا ہی کی ذات ہے۔ جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر شے خدا ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ وہ قادر مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے۔ تو ایک مدقوق کو بھی طاقت روزہ کی عطا کر سکتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے۔ کہ ایسا انسان جو دیکھے۔ کہ روزہ سے محروم رہا جاتا ہوں۔ تو دُعا کرے۔ کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے۔ میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں۔ اور کیا معلوم کہ آئیندہ سال رہوں یا نہ رہوں۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اس لئے اس سے توفیق طلب کرے مجھے یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا طاقت بخشدیگا۔

اگر خدا چاہتا۔ تو دوسری اُمتوں کی طرح اس اُمت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے۔ کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالےٰ میں عرض کرتا ہے۔ کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ۔ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا۔ اور ایسی حالت میں اگر رمضان میں بیمار ہو جاوے۔ تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔

جو شخص روزہ سے محروم رہتا ہے۔ مگر اس کے دل میں یہ نیت بھی درد دل سے تھی۔ کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا۔ اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے۔ تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو۔ تو خدا تعالےٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھیگا۔ یہ ایک باریک امر ہے۔ کہ اگر کسی شخص پر اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے۔ کہ میں بیمار ہوں۔ اور میری صحت ایسی ہے۔ کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں۔ تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے۔ اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا۔ تو ایسا آدمی جو خدائی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے۔ کہ رمضان آ گیا۔ اور اس کا منتظر ہی تھا۔ کہ آوے۔ اور روزہ رکھوں۔ اور پھر وہ بوجہ بیماری کے رکھ نہیں سکتا وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں۔ ویسے خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش بنتے ہیں۔ اور تکلفات کو شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہے تکلف کا باب تو بہت وسیع ہے۔ اگر انسان چاہے۔ تو اس کے رُو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے۔ اور روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادہ کو جانتا ہے۔ جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا جانتا ہے۔ کہ اس کے دل میں درد ہے۔ اور خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے۔ کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جو آدمی تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ

کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ کے روزے رکھے۔ تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا کشف میں ملا۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو اتنی مشقت میں ڈالا ہے۔ تو باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان خدا کے واسطے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے۔ تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کرکے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہے۔ مگر جو تکلف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں۔ خدا ان کو دوسری مشقت میں ڈال دیتا ہے۔ اور نکالتا نہیں۔ اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں۔ اُن کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے۔ کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے۔ بلکہ ایسا بنے۔ کہ خدا اس کے نفس پر شفقت کرے۔ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے لئے جہنم ہے۔ اور خدا کی شفقت جنت۔ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو۔ جو آگ میں خود گرنا چاہتا ہے۔ اُسے تو وہ خدا آگ سے بچاتا۔ اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں۔ وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ یہ اسلم ہے۔ اور یہ اسلام ہے۔ کہ جو کچھ خدا کی راہ میں آوے اس سے انکار نہ کرے۔

اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی عظمت کے فکر میں خود لگتے۔ تو وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کی آیت نازل نہ ہوتی۔ حفاظت الٰہی کا یہی سر ہے۔ (الحکم ۱۰ دسمبر سنہ ۲ء ص ۹)

مریض اور مسافر کے لئے حکم

وَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یعنے جو تم میں سے مریض یا سفر پر ہو تو اتنے ہی روزے اور رکھ لے۔ قرآن کریم سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ اس میں امر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا۔ کہ جس کا اختیار ہو رکھ لے۔ میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہ رکھنا چاہیئے۔ اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھ لیتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی تعامل سمجھ کر رکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر عدۃ من ایام اخر کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔ سفر میں تکالیف اُٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالےٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔ اس کو اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا۔ یہ غلطی ہے اللہ تعالےٰ کی اطاعت امر و نہی میں سچا ایمان ہے۔

قبولیت دعا

اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں تجھ سے سوال کریں۔ تو کہدے کہ میں قریب ہوں۔ قریب والا تو سب کچھ کر سکتا ہے دور والا کیا کریگا۔ اگر آگ لگی ہوئی ہو تو دور والے کو جب تک خبر پہنچے سو منٹ تو شاید وہ جلکر خاک سیاہ بھی ہوچکے۔ اس لئے فرمایا۔ کہ کہدو میں قریب ہوں پس یہ آیت بھی قبولیت دعا کا ایک راز بتاتی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اقتدار

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۱۶ جنوری سنہ ۱۹۳۰ء بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک نکاح کا اعلان کرتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔ اگرچہ سخت کھانسی کی وجہ سے میں اچھی طرح بول نہیں سکتا۔ لیکن نکاح چونکہ نہایت اہم اور دنیوی کاموں میں سے سب سے ضروری ہے۔ اس لئے ایسے موقع پر کچھ کہنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ مجھے نہایت تعجب آتا ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ نکاح

اہم ترین مسائل

میں سے ہے۔ اس کی اہمیت کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ اور بجائے اس کے کہ وہ خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ قواعد کے مطابق کیا جائے۔ تا وہ اس کی طرف متوجہ کرنے کا موجب ہو۔ عام لوگ ذاتی میلانوں اور نفسانی خواہشوں کے ماتحت اسے سرانجام دیتے ہیں۔

ہماری شریعت

نے نکاح بلکہ ہر معاملہ کو ہی سرانجام دینے کیلئے ایسے طریقے مقرر کردیئے ہیں۔ کہ اگر انسان ان پر عمل کرے۔ تو ہر قسم کے فتنوں سے بچ سکتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے صراط الذین انعمت علیہم کے ساتھ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کا بھی ذکر کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صراط مستقیم حاصل کر لینے کے بعد بھی انسان گمراہ ہوسکتا ہے۔ اسی طرح یہ عین ممکن ہے۔ کہ ایک انسان کی شادی اس کے لئے اوّلاً بابرکت ہو۔ لیکن بعد میں وہ اس کے لئے رنج کا موجب ہو جائے یا مصیبت کا باعث بن جائے۔ لیکن پھر بھی یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ پہلی

بنیاد صحیح

ہو۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں۔ بعض بچے نہایت تندرست پیدا ہوتے ہیں۔ اور ایک عرصہ تک ان کی صحت بہت اچھی رہتی ہے۔ لیکن بعد میں خراب ہوجاتی ہے۔ اسی طرح بعض بچپن میں بیمار اور مریض ہوتے ہیں۔ لیکن بعد میں ان کی صحت بہت اچھی ہوجاتی ہے اور وہ خوب مضبوط اور تنومند ہوتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ قاعدہ کلیہ کو لینا چاہیئے۔

مستثنیات کا خیال

نہیں کیا جاتا۔ یُوں تو بعض اوقات دیکھا جاتا ہے۔ کہ بڑے بڑے مضبوط نوجوان فوراً مر جاتے ہیں۔ اور دائم المریض بہت لمبی عمر پا لیتے ہیں۔ زیادہ پرہیز کرنے والے ہمیشہ بیمار رہتے ہیں۔ اور کوئی بھی پرہیز نہ کرنے والے تندرست رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے۔ ایک جنازہ آیا۔ ان دنوں ہیضہ کی بیماری عام تھی۔ جنازہ کو دیکھ کر ایک نوجوان جس کی صحت نہایت اچھی تھی۔ کہنے لگا۔ لوگ خود بدپرہیزی کرتے اور ہیضہ کا شکار ہوتے ہیں۔ میں ان دنوں صرف ایک روٹی کھاتا ہوں۔ اس لئے ہیضہ کا کوئی ڈر نہیں۔ لیکن خدا کی قدرت اگلے ہی دن اس کا جنازہ آگیا۔ کسی نے پوچھا۔ یہ کس کا جنازہ ہے۔ تو کسی دل جلے نے جواب دیا۔ ایک روٹی کھانے والے کا۔ لیکن یہ مستثنیات ہیں۔

قاعدہ کلیہ

یہی ہے۔ کہ پرہیز کرنے والے بہت کم بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ اور اچھی صحت والے طبعی عمر پاتے ہیں۔ اور انسان جس راستہ پر چلتا ہے۔ اس کا دوسرا قدم اسی راستہ پر اٹھتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ اگر انسان

اسلام کے مطابق شادی

کرے۔ تو عام طور پر نتیجہ اچھا ہی نکلتا ہے۔ اگرچہ یہ بھی ممکن ہے کہ اسلام کے مطابق شادی کرنے کے بعد بھی کوئی خرابی پیدا ہوجائے۔ یا وہ شادی جس کی بنیاد خراب ہو۔ بعد میں اس کی اصلاح ہوجائے۔ لیکن یہ ایسے ہی مستثنیات ہیں۔ جیسے بعض اوقات بیمار اچھے ہو جاتے اور تندرست مر جاتے ہیں۔ پس مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ ہمیشہ صحیح راستہ پر چلنے کی کوشش کرے۔ شادی کے معاملہ میں اسلام نے جو چیز مقدم رکھی ہے۔ وہ

استخارہ

ہے۔ اور استخارہ اتنا کرنا چاہیئے۔ کہ کسی نہ کسی طرف دل فیصلہ کرے۔ اور پھر اس کے بعد بھی دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ صراط الذین انعمت علیہم میں شامل ہو جانے کے بعد غیر المغضوب اور ضالین میں مل جانے کا امکان ساتھ لگا رہتا ہے۔ اس لئے اسوقت تک دعائیں کرتے رہنا چاہیئے۔ جب تک کہ یوم معلوم نہ آ جائے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ مومن کے لئے ایک یوم معلوم ہوتا ہے جس دن اس کی

بعثت روحانی

ہوجاتی ہے۔ اور اس پر شیطان کا تصرف بالکل نہیں رہتا لیکن جب تک وہ دن نہ آ جائے متواتر دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔

دوگانہ نماز

ایک صاحب محمد خانصاحب نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں یہ سوال لکھکر پیش کیا تھا کہ زائرین قادیان میں دوگانہ نماز پڑھیں یا سالم نماز۔ حضور نے فرمایا۔ امام مسافر ہو تو دوگانہ نماز پڑھیں

حضرت مسیح موعودؑ اپنی قوم کو اخلاق اور روحانیت کے کس مقام پر کھڑا کرنا چاہتے ہیں

امام غزالی اور حضرت مسیح موعودؑ فلسفہ اخلاق پر

کچھ شک نہیں۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے فلسفہ اخلاق پر بہت کچھ لکھا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ بیان فرمایا۔ وہ بہت ہی بلند شان رکھتا ہے۔ اور ایک نمایاں امتیاز نظر آتا ہے۔ مثلاً امام غزالیؒ کہتے ہیں۔ کہ خُلق اور خَلق قریب المعنی الفاظ ہیں۔ جو اکثر ساتھ ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں۔ کہ فلاں شخص کا خُلق اور خَلق دونوں اچھے ہیں۔ یعنی اس کا ظاہر بھی اچھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی حقیقت یوں بیان فرماتے ہیں۔ خلق خا کی فتح سے ظاہری پیدائش کا نام ہے۔ اور خا کی پیش سے باطنی پیدائش کا نام ہے۔ اور چونکہ باطنی پیدائش اخلاق سے ہی کمال کو پہونچتی ہے۔ نہ صرف طبعی جذبات سے۔ اس لئے اخلاق پر ہی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ طبعی جذبات پر نہیں۔ بلکہ جو کچھ بمقابلہ ظاہری اعضاء کے باطن میں انسانی کمالات کی کیفیتیں رکھی گئی ہیں۔ ان سب کیفیتوں کا نام خُلق ہے۔

اسی طرح امام غزالی نے اقسام خلق بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔ خُلق کی اقسام بہت ہیں۔ لیکن اصلی ارکان جن سے اور تمام شاخیں نکلتی ہیں۔ چار ہیں۔ حلم۔ غضب۔ شہوت۔ اور عدل انہیں قوتوں کے اعتدال کا نام حسن اخلاق ہے۔

مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جیسے خلق کی جامع و مانع تعریف کی۔ اسی طرح اس کے اقسام بیان کرنے میں جو طریق اختیار کیا ہے۔ وہ بھی بے نظیر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اخلاق دو قسم کے ہیں۔ اول وہ اخلاق جن کے ذریعہ سے انسان ترک شر پر قادر ہوتا ہے۔ دوسرے وہ اخلاق جن کے ذریعہ سے انسان ایصال خیر پر قادر ہوتا ہے۔ ترک شر کے مفہوم میں وہ اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعہ انسان کوشش کرتا ہے۔ کہ اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنی آنکھ یا کسی عضو سے دوسرے کے مال یا عزت یا جان کو نقصان نہ پہونچائے یا نقصان رسانی اور کسر شان کا ارادہ نہ کرے۔ اور ایصال خیر کے مفہوم میں وہ تمام اخلاق داخل ہیں جن کے ذریعہ سے انسان کوشش کرتا ہے۔ کہ اپنی زبان یا اپنے ہاتھ یا اپنے قلم یا کسی اور ذریعہ سے دوسرے کے مال عزت یا جان کو فائدہ پہونچا سکے۔ یا اس کے جلال یا عزت کے اظہار کا ارادہ کرے۔ یا کسی نے اس پر ظلم کیا تھا۔ تو جس سزا کا وہ ظالم مستحق تھا۔ اس سے درگذر کرکے۔ اور اس طرح اس کو دکھ اور عذاب بدنی اور تاوان مالی سے محفوظ رہنے کا فائدہ پہونچا سکے۔ یا اس کو ایسی سزا دے سکے جو اس کے لئے سراسر رحمت ہو۔

مجھے اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ غزالی اور مہدی کے بیان میں نمایاں امتیاز ہے۔ جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں۔ غزالی کا فلسفہ اخلاق تہذیب الاخلاق کا نچوڑ ہے۔ جو حکماء یونان کے بیانات سے لی گئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد سراسر قرآن مجید کی تعلیم اور اصولوں پر مبنی ہے۔ اسی بیان میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی حقیقت پر آپ غور کریں۔ ایصال خیر اور ترک شر کی حقیقت کس طرح اس کی وضاحت کر رہی ہے۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی حکیم یا فلاسفر کی اتباع نہیں کی۔ بلکہ آپ نے انبیاء علیہم السلام کے طریق کو اختیار کیا۔ اور خدا تعالےٰ سے براہ راست تعلیم پاکر تعلیم کے وہ اصول پیش کئے جو قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اور ان کی حقیقت کے بیان کرنے میں آپ کو خدا تعالےٰ نے منفرد کیا ہے۔ یہ اس لئے کہ یہی زمانہ ہر ایک قسم کے علوم کے کمالات اور اظہار کا ہے۔

اخلاق فاضلہ

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ کوئی فعل اخلاق فاضلہ کی ذیل میں نہیں آتا جب تک کہ اس فعل کا صدور برمحل نہ ہو۔ مثلاً احسان کو ہر شخص عمدہ کہیگا۔ اور بڑی نیکی اور خوبی کی بات بتائیگا لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر احسان کے ساتھ رعایت عدل نہ ہو۔ اور اس کا صدور برمحل نہ ہو۔ تو یہ نیکی بعض اوقات بدی ہوجائے گی سعدی کہتا ہے۔

نکوئی با بداں کردن چناں است ٭ کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

حضرت مسیح موعودؑ علیہ السّلام نے قرآن مجید سے اس اصل کو استنباط کیا۔ اور فرمایا جب تک رعایت عدل احسان کے ساتھ نہ ہو۔ وہ اخلاق فاضلہ میں داخل نہیں۔ اس لئے کہ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان میں اللہ تعالےٰ نے عدل کے لفظ کو مقدم کیا ہے۔ اور اس میں یہی راز ہے۔ کہ احسان وہی قابل تعریف ہے جس میں عدل کی رعایت مفقود نہ ہو۔ یعنے وضع شئے کا غیر محل میں نہ ہو۔ مثلاً ایسا احسان کہ ایک حقدار کے جائز حق سے تغافل کرکے دوسرے سے سلوک کیا جائے۔ تو یہ احسان نہ ہوگا۔ اور نہ کوئی نیک خلق ہوگا۔ اسی طرح ہر ایک خلق فاضل جو احسان میں داخل ہے۔ عدل کی پابندی سے محمود ہے۔ اور اگر عدل کی پابندی نہ رہے۔ تو وہ احسان احسان نہیں۔

دوسری بات جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے توجہ دلائی ہے یہ ہے۔ کہ اخلاق فاضلہ اس وقت اخلاق فاضلہ ہوتے ہیں۔ جب ان کی علت غائی پوری ہو۔ انسانی پیدائش کی غرض و غایت اللہ تعالےٰ کا عبد کامل بننا ہے۔ اگر کسی فعل میں یہ مقصد مفقود ہو۔ یا یہ حقیقت پیدا نہ ہوتی ہو۔ تو بظاہر خواہ وہ کیسا ہی اعلےٰ نظر آئے۔ اور اس میں رعایت عدل بھی محسوس ہو۔ لیکن وہ ہرگز اخلاق فاضلہ میں داخل نہ ہوگا۔ یہ ایک ایسی کامل معرفت کی بات ہے کہ خدا سے آنے اور خدا سے سن کر بولنے والے اور خدا ہی میں زندہ رہنے والے کے بغیر دوسرا نہیں کرسکتا۔ انسانی پیدائش کی غرض و غایت اور اس کے تمام اعمال کا مقصود حقیقی تو خدا تعالےٰ کی کامل معرفت اور اپنی کامل عبودیت کا مقام حاصل کرنا ہے۔ پس اخلاق فاضلہ وہی ہونگے۔ جو اس حقیقت اور کیفیت کو انسان کے اندر پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقعہ پر فرمایا۔ اخلاق فاضلہ فی نفسہٖ کچھ چیز نہیں۔ بلکہ وہ اس لئے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ کہ تا حصول وصال الٰہی کے لئے وسائل ہوں۔ پس وہ ایسی حالت میں وسیلہ ہو سکتے ہیں۔ کہ جب علےٰ وجہ الحق والحکمۃ صادر ہوں۔ کیونکہ جب علےٰ وجہ الحق والحکمۃ صادر ہونگے۔ تو انسان کو التزام حق کا ایک ملکہ پیدا ہو جائے گا۔ اور وہ حقانی طبع کا آدمی بن جائیگا۔

اس حقیقت کو سمجھ لینے کے بعد انسانی اعمال میں وہ روح پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے وہ کامل معرفت الٰہی اور اپنی کامل عبودیت کے مقام کو شناخت کرلیتا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ کیفیت اور علت غائی کیونکر پیدا ہو۔ حکماء اخلاق جس طرح اخلاق فاضلہ کی تعریف و تقسیم اور دوسرے امور میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام سے بہت پیچھے ہیں۔ اسی طرح وہ اس سوال کا جواب دینے میں بھی قاصر ہیں۔ ان لوگوں نے حصول اخلاق یا ان کے اپنے الفاظ میں اس ملکۂ راسخہ کی تربیت کا جو طریق اختیار کیا ہے۔ وہ بجائے خود ایک گورکھ دھندا ہو گیا ہے۔ وہ لوگ اخلاق کی ظاہری حالت سے آگے نہیں گئے۔

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت بلند مقام پر پہونچے ہیں۔ اور آپ نے انسانیت کے شرف کی حقیقت کو نمایاں کرنے کی طرف توجہ فرمائی ہے۔ عبودیت اور الوہیت کے درمیان جو حقیقی رشتہ ہے۔ اسے قائم اور مضبوط کرکے نوع انسان پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ حصول اخلاق کے لئے آپ نے سب سے پہلا اصول یہ تعلیم لیا۔ کہ نیت درست ہو۔ اعمال صالحہ کی جان اور اخلاق فاضلہ کی روح اسی ابتدائی مرحلہ پر پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ نہیں۔ تو کچھ بھی نہیں۔

آج دنیا کی متمدن اور بہ خیال خویش مہذب قومیں اپنے قوانین میں افعال کے لئے نیت کو مقدم کرتی ہیں۔ مگر وہ اس سے غافل ہیں۔ کہ دنیا کا معلّم اعظم صلی اللہ علیہ وسلم ساڑھے تیرہ سو سال ہونے کو آئے ہیں کہ انما الاعمال بالنیات کہکر اس فلسفہ کو سمجھا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اور نسل انسانی کے مطاع و مقتدا صلے اللہ علیہ وسلم سے براہ راست تعلیم پاکر دنیا کو خطرات اور عزیمت کا فلسفہ سمجھایا۔ اور بتایا۔ کہ مجرد خطرات قابل مواخذہ نہیں۔ اس لئے کہ وہ انسانی قدرت کے قبضہ میں نہیں۔ لیکن جب انسان عزیمت کر لیتا ہے۔ تو وہ قابل مواخذہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ ولکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم۔ یعنی جن گناہوں کو دل اپنی عزیمت سے حاصل کرے ان گناہوں کا مواخذہ ہوگا۔ میں دعوے سے کہتا ہوں۔ کہ یہ ایک نادر اصل ہے۔ دنیا کے تمام دوسرے مذاہب اور کتب اس سے خالی ہیں۔ قرآن مجید ہی نے نیات مرکزی قوٰی اور اعصاب افعال کو صاف کرنے اور پاک رکھنے کا گر بتایا۔ اور اس کی ابتداء نیت سے ہوتی ہے۔

کرسچن سائنس

میں لندن میں تھا۔ تو ایک روز میں نے ہائیڈ پارک کے سامنے ایک بڑی عمارت پر کرسچن سائنس کا ایک بورڈ دیکھا۔ مجھے اسے پڑھکر حیرت ہوئی۔ کہ عیسائیت اور سائنس سے کیا تعلق۔ بہر حال میں اندر گیا۔ اور ان لوگوں سے ملا۔ بہت سی باتیں ان سے ہوئیں۔ مگر ان میں مَیں نے اس خیال کو بھی پایا۔ کہ برے خیالات سے گناہ پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے پہلے خیالات کو برائی سے بچاؤ۔ میں نے ان سے اپنے انداز پر ایک فلسفیانہ گفتگو کی جو کسی وقت میرے مشاہدات و مکالمات میں خدا تعالےٰ چاہے۔ چھپ جائیگی لیکن ایک بات میں اس موقعہ کے مناسب حال کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا حضرت مسیحؑ کی تعلیم میں یہ اصول بتاؤ۔ مرکز قوٰی اور نیات پر حکومت کا اصل تو قرآن مجید نے بتایا ہے۔ اور خیالات کی رَو کو پاک صاف کرنے کے قوانین اور ہدایات اس میں ہیں۔ انجیل میں نہیں۔ مثلاً آنکھ کو بدنظری سے بچانے کے لئے کہدیا کہ نظریں نیچی رکھو۔ تاکہ خطرات سے بچ جاؤ۔ میرے یہ کہنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ آج اس قسم کی سوسائٹیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور میں اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فیوض کا اثر یقین کرتا ہوں۔ یہ زمانہ تجلیات الٰہیہ کے ظہور کا عہد ہے۔ اور اس کے فیضان سے وہ باتیں پیدا ہو رہی ہیں۔

اصلاح نیت

خیر یہ تو ایک ضمنی اور ذوقی بات تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اخلاق فاضلہ کے حصول کے لئے پہلی چیز اصلاح نیت قرار دی ہے۔ کہ چونکہ انسان کی پیدائش کی علت غائی مقام عبودیت کا حصول ہے۔ اس لئے وہ اخلاق کو اسی مقام کے حصول کی نیت کے تابع کرے۔ اور ایسے طور پر وہ اخلاق عمل میں آویں۔ کہ یہ موقعہ حاصل ہو جاوے۔ اور وہ طریق بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ انسان اپنے اخلاق کو محض اس نیت سے استعمال کرے۔ کہ وہ خدا کے اخلاق کے تابع ہو جائیں۔ اور جیسے سایہ اپنے وجود میں کچھ چیز نہیں۔ بلکہ وہ اصل سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اور اصل ہی کی متابعت میں محو ہو جاتا ہے۔ اسی طرح سالک راہ ہدیٰ کے لئے ضروری ہے۔ کہ اخلاق فاضلہ کاملہ کے حصول میں اس کی اپنی ذات میں نفی اخلاق کا درجہ حاصل ہو۔ یعنی ایسا ہو۔ کہ اس کے لئے اپنی کوئی بھی صفت نہ ہو۔ نہ اس میں رحم کی صفت ہے۔ نہ قہر کی۔ نہ عفو کی۔ نہ لطف کی۔ اور یہ صفات اس میں محض اخلاق الٰہی کے اظلال ہوں۔

روحانیت کے فلسفہ اخلاق میں یہ اخلاق کی توحید فعلی ہے یعنی انسان کے اخلاق اپنے خالق کے اخلاق کی اتباع میں ساور ہوں۔ اور یہ مقام انسان کو حاصل نہیں ہوتا جب تک وہ فنا فی اخلاق اللہ کے درجہ کو حاصل نہ کرے۔ اور یہ درجہ تب حاصل ہوتا ہے۔ کہ جس طرح خدا تعالےٰ حقیقی نیکی کا مصدر ہے۔ اور اس کی صفات میں لطف و قہر سب موجود ہیں۔ اور قہر و غضب میں ایک شان اور ظہور حقیقی نیکی اور خوبی ہی کا ہے۔ یہ بھی صفات الٰہی کی اسی چادر کے نیچے آکر حقیقی نیکی کا مصدر ہو جائے۔ تو اس میں فنا فی اخلاق اللہ ہوکر توحید فعلی کی روح اس میں پیدا ہو جائیگی

انسان کے خلیفۃ اللہ ہونیکا سِرّ

غور کرو یہ کتنا بلند مقام ہے۔ اس سے کائنات عالم میں انسانیت کے مقام کا پتہ لگتا ہے۔ اور یہی سِرّ ہے انسان کے خلیفۃ اللہ ہونے کا روحانیت کا یہ ایک مقام ہے جسے سمجھنے میں لوگوں نے دھوکا کھایا۔ اور وحدت وجود اور ہمہ اوست کے سکول اس سے پیدا ہوئے میں ان پر بحث نہیں کرونگا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مثال سایہ اور وجود کی دی ہے۔ اس نے حقیقت کو آشکار کرکے بتا دیا ہے۔ کہ انسان کی شان یہی ہے۔ کہ حقیقی عبد بن جاوے۔

غرض آپ نے بتایا۔ کہ اخلاق کا اصل معیار صراط مستقیم پر قائم ہوتا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو۔ کہ جب تک اعتدال اور توسط کا مقام انسان کو اپنے افعال و اعمال میں حاصل نہیں ہوتا۔ اسی وقت تک وہ اس حقیقت کو اپنے اندر نہیں پیدا کر سکتا جو فنا فی اخلاق اللہ کے نام سے تعبیر کی جاتی ہے۔ اور یہی حقیقی نیکی ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے۔ جسے صراط مستقیم کے نام سے قرآن مجید میں تعلیم کیا گیا ہے۔ اور اسی کا نام توسط اور اعتدال ہے۔ اور اسی لحاظ سے امت محمدیہ کو امۃ وسطاً کہا گیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی طرف رہنمائی کرنے میں بھی یہی سِرّ ہے۔ کہ آپ کے اعمال و افعال صراط مستقیم کی عملی اور مجسم تفسیر ہیں۔ اور خود آپ نے خدا کی وحی سے اسے صراط مستقیم قرار دیا۔ انسان کے اندر ذوق و شوق اور ذکر و فکر کی قوتوں میں ایک مسرت انگیز جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ جب وہ ان امور پر بہ حیثیت مجموعی غور کرتا ہے۔ اس نکتہ معرفت کو مدنظر رکھکر اب سورہ فاتحہ میں اخلاق کی تفسیر مطالعہ کرو۔ خدا تعالےٰ نے پہلے امہات الصفات۔ رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک یوم الدین کو بیان کیا۔ اور پھر اھدنا الصراط المستقیم کی دعا سکھائی اور اس کے ساتھ افراط و تفریط کی توضیح کی۔ گویا ایک اعجازی اختصار کے ساتھ اخلاق فاضلہ کی حقیقت۔ علت غائی۔ اس کے حصول کی راہ۔ اور اس کی راہ کے خطرات سب سے آگاہ کر دیا ہے۔ میں اس روشنی میں سورہ فاتحہ کی اخلاقی تفسیر کے لئے اس سے زیادہ وقت نہیں پاتا۔

اخلاق فاضلہ کی تثلیث

میں یہ کہہ چکا ہوں۔ کہ صراط مستقیم کی حقیقت حق اور حکمت ہے۔ اب میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اس حق و حکمت کی ایک تثلیث ہے۔ اگر یہ حق و حکمت خدا کے بندوں کے ساتھ بجا لایا جائے۔ تو اس کا نام حقیقی نیکی ہوگا۔ اور اگر خدا کے ساتھ بجا لایا جائے۔ تو اس کا نام اخلاص اور احسان ہے۔ اور اگر اپنے نفس کے ساتھ تو اس کا نام تزکیہ نفس ہے۔ اور ایسا ہی یہ بھی یاد رکھو۔ کہ صراط مستقیم جو حق و حکمت پر مبنی ہے۔ اس کی بھی تین قسمیں ہیں۔ علمی۔ عملی۔ اور حالی۔ اور پھر ان میں سے ہر ایک کی تین قسمیں ہیں۔ علمی میں حق اللہ۔ حق العباد۔ اور حق النفس کو شناخت کرنا۔ اور عملی میں ان حقوق کو بجا لانا اور حال میں اپنے دل کو غیر اللہ کے دخل سے خالی کرکے فنا فی تقدس اللہ کا درجہ حاصل کرنا۔

حق النفس اور حق العباد میں عملی صراط مستقیم کا امتیاز

حکمائے اخلاق نے حق النفس اور حق العباد پر اول تو حد الگانہ بحث نہیں کی۔ لیکن اگر کسی نے کی ہے۔ تو وہ اس نکتہ معرفت تک نہیں پہونچا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے سکھایا ہے اصل بات یہ ہے۔ کہ تزکیہ نفس اور مخلوق خدا کی ہمدردی دونوں ہی تزکیہ نفس سے تعلق رکھتی ہیں لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے اس باریک امتیاز کو واضح فرمایا ہے۔ جو دونوں قسم کے اخلاق میں ہے۔ آپ نے جو کچھ فرمایا۔ اس کا حاصل بالمطلب یہ ہے۔ کہ عملی صراط مستقیم حق النفس کا صرف ایک ملکہ ہے جو بذریعہ مجاہدہ و مشق کے انسان حاصل کرتا ہے۔ اور وہ صرف بالمعنی شرف ہے۔ خواہ اس کا ظہور خارج میں ہو یا نہ ہو۔ لیکن حق العباد میں یہی عملی صراط مستقیم ایک خدمت ہے۔ اور یہ بالطبع سوسائٹی کے وجود کو چاہتی ہے۔ اور یہ تب ہی ظاہر ہوتی ہے۔ کہ جب سوسائٹی کے افراد کو اس کا اثر پہونچے۔ اور عملی صراط مستقیم

حق النفس کا صرف تزکیہ نفس پر مدار ہے۔ اس کے لئے کسی خدمت کا ادا ہونا ضروری نہیں۔ اور یہ انسان کی ذات تک محدود ہے۔

اسلام میں رہبانیت نہیں

اسلام چونکہ نوع انسان کے لئے آیا ہے۔ اور اس کی غرض و غایت سوسائٹی اور نسل انسانی کی خدمت ہے۔ اس لئے اس نے حکم دیا۔ کہ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ تاکہ اخلاق کا کمال ضائع نہ ہو۔ بلکہ ظاہر ہو۔ اور یہ کمال اس وقت تک ظاہر نہیں ہوتا جب تک انسان توحید کی حقیقت اپنے اندر پیدا نہ کرلے۔ اور یہی قرآن مجید کا مقصد ہے۔ باقی سب اس کے وسائل ہیں۔ ایسا ہی اخلاق فاضلہ کا حاصل کرنا توحید عملی کے قائم کرنے کے لئے ہے۔ تاکہ انسان کے وجود میں اخلاق اللہ کا عکس منعکس ہو کر اس کی ہستی اور خودی کو محو کر دے۔

پس اگر انسان بطور خدمت مخلوق کے اپنے اخلاق کو معرض ظہور میں لاتا ہے۔ تو یہ سارا کام اس غرض سے ہوتا ہے۔ کہ اپنے افعال کو اپنے رب محسن کے افعال میں فنا اور گم کرے۔ اور یہ وہ مقام ہوتا ہے۔ جہاں انسان کہہ اٹھتا ہے۔ قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین۔ یہی وہ مقام ہے جس کو دوسرے الفاظ میں مقام محدیت کہا جاسکتا ہے۔ اللہ رب العالمین کہہ کر انسان کو ربوبیت کے فیوض و برکات کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہی وہ مقام ہے۔ جہاں مومن کے جوارح اعضائے حق ہو جاتے ہیں۔ یا یہ کہو۔ کہ اس کے تمام اعضا میں ربانی قدرتوں کا ظہور ہوتا ہے خدا اس کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔ اور وہی اس کے پاؤں۔ زبان۔ آنکھ بن جاتا ہے۔ ایسی حالت میں ایسے انسان کا اخلاقی کمال اور روحانی عروج ظاہر ہے۔ یہ حقیقت کیونکر پیدا ہوتی ہے۔ یہ بجائے خود ایک مستقل مضمون ہے۔ اور میں اس کے لئے وقت نہیں پاتا۔ صرف اس قدر کہونگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھو

روحانیت کا مقام

اب میں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ روحانیت کا وہ عالی مقام جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو پہونچانا چاہتے ہیں۔ کیا ہے۔ یہ بحث بجائے خود ایک دلچسپ اور علمی بحث ہے کہ روحانیت کیا چیز ہے۔ عہد حاضرہ میں جو علمی انکشافات کا عہد ہے۔ روحانیت کا مفہوم سمجھنے میں لوگوں نے ٹھوکریں کھائی ہیں۔ چونکہ یہ زمانہ خدا تعالےٰ کے فیوض و برکات کا عہد تھا۔ اور جس طرح بارش کے وقت ہر قسم کی چیزیں اُگ آتی ہیں۔ دماغی اور ذہنی قوتوں کا بھی خوب نشو و نما ہوا ہے۔ اور روحانیت کو بھی اس سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کی گئی۔

یورپ میں روحانیت کا مفہوم سپریچوئلزم کے لفظ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ لیکن حق یہ ہے۔ کہ سپریچوئلزم کو روحانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے۔ کہ اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ ظاہر نہیں کیا جاتا۔ کہ مرنے کے بعد روحیں آتی ہیں۔ اور زندوں کے ساتھ مختلف ذرائع سے کلام کرتی ہیں۔ یا اپنا پیغام کسی واسطہ کے ذریعہ دیتی ہیں۔ مگر ان میں یہ مسلم امر ہے۔ کہ وہ ہر شخص سے نہ کلام کرتی ہیں۔ اور نہ ہر شخص ان کی باتیں یا اشارات سمجھ سکتا ہے۔ اس سے انسانی اخلاق اور تعلق باللہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ میں نے لندن میں رہ کر اس سوسائٹی کے مختلف گرجوں میں جاکر اور ان کے مبلغین سے ملکر اس پر غور کیا ہے۔ میں اسے ایک احمق سازی اور ابلہ فریبی کی مشین سمجھتا ہوں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس سوسائٹی میں اب بعض بڑے بڑے آدمی بھی داخل ہوگئے ہیں۔ لیکن جو لوگ یورپ کی ذہنیت کو سمجھتے ہیں۔ ان پر اس بات کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ میرے قیام لندن میں ہی اس سوسائٹی کا بعض مستند ڈاکٹروں کی کمیشن میں راز فاش ہو گیا تھا۔ اور خود ان کے مشہور لیڈر نے تسلیم کر لیا تھا۔ کہ ابلہ فریبی سے زیادہ کچھ نہیں۔

غرض یورپ کی روحانیت کا معراج تو یہ ہے۔ ہندوستان کی قدیم و جدید روحانیت جو کچھ ہے۔ وہ جوگیوں اور سادھوؤں کی صورت میں نمایاں ہے۔ اسلام روحانیت کا حقیقی چشمہ تھا۔ مگر فیج اعوج کے اثرات نے اسے بھی مکدر کر دیا۔ اور اسلامی روحانیت کا مفہوم بھی اب بجز اباحتی اور ملامتی درویشوں کے حال قال۔ گنڈے تعویذ اور جھوٹی لاف زنیوں کے کچھ باقی نہیں رہا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے روحانیت کے معیار کی طرف دنیا کی رہنمائی کی اور بتایا

آں خدا کہ از واہل جہاں بےخبراند۔ برمن او جلوہ نمود است گراہلی بپذیر

روحانی زندگی کا مقام اور اسکے مدارج ستہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روحانی زندگی اور جسمانی زندگی کا ایک موازنہ قائم کرکے بتایا۔ کہ جس طرح جسمانی زندگی کے لئے اسباب اور وسائط ہیں۔ اسی طرح روحانی زندگی کے لئے اسباب اور ذرائع ہیں۔ اور وہ اسباب اور ذرائع انسان کا اپنی عملی قوتوں اور تزکیہ نفس میں ترقی کرنا ہے جس طرح حیات جسمانی کیلئے انسان کو مدارج ستہ میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ نطفہ۔ علقہ مضغہ وغیرہ اسی طرح حیات روحانی کی تکمیل کے لئے بھی چھ منزلوں سے گذرنا اس کے لئے لازمی ہے۔

اگرچہ قرآن کریم میں حیات روحانی کی حقیقت اور فلسفہ موجود تھا۔ مگر یہ راز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی کھولا۔ میں خوش اعتقادی کے طور پر نہیں کہتا۔ بلکہ علے وجہ البصیرۃ کہتا ہوں۔ کہ آپ سے پہلے اس راز کو تیرہ سو سال کے اندر کسی نے بیان نہیں کیا۔ اس لئے کہ انکشافات کے لئے یہی عہد خدا تعالےٰ نے ازل سے مقرر کیا تھا۔ اور اب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیئے ہوئے علم اور معرفت کی روشنی میں بڑے زور سے کہتے ہیں۔ کہ قرآن کریم روحانی حیات کے ذکر سے بھرا پڑا ہے۔ اور جا بجا کامل مومنوں کا نام اَحیاء یعنی زندہ اور کافروں کا نام اموات یعنی مردے رکھتا ہے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جب ایمان کامل ہوتا ہے۔ تب کامل مومن کے اندر روح القدس کا نزول ہوتا ہے۔ اور وہ اس کے لئے بمنزلہ جان ہوتی ہے۔ کفار گو بظاہر جسمانی حیات رکھتے ہیں۔ مگر وہ حقیقی زندگی ان میں نہیں ہوتی۔ جو ان کے دل و دماغ اور تمام قوتوں میں ایمانی زندگی اور حیات روحانی کی رو کو پیدا کرکے غیر فانی بنا دیتی ہے اور ہر قسم کے خوف و حزن سے انہیں امن دیدیتی ہے) تب وہ حقیقی مومن کہلاتے ہیں۔ اور روح القدس سے موید ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف میں اس کی بہت بڑی تفصیل آئی ہے

حیات روحانی سے کیا مراد ہے

قرآن مجید سے جو کچھ معلوم ہوتا ہے۔ اور یہ علم حضور کے ذریعہ ہمیں ملا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ حیات روحانی کوئی ایسی شے نہیں۔ جو دائرہ انسانیت سے خارج ہو۔ بلکہ انسانیت کا کمال ہی روحانیت کا آغاز ہے۔ قرآن مجید میں صاف صاف کہا گیا ہے۔ کہ یہ روحانی حیات صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے نصیب ہوتی ہے۔ اور اس سے مراد انسان کے وہ علمی اور عملی قوی ہیں جو ایمانی قوت کی ترقی اور روح القدس کی تائید کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں۔ اور یہ نرے خیالات نہیں۔ بلکہ واقعات ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدسی قوتوں نے دنیا کی تاریخ میں غیر فانی بنا دیئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے حیات جاودانی کی روح حقیقت توحید واضح کرکے دنیا میں سے مرے سے نفخ کردی ہے۔ اور یہ بتایا۔ کہ روحانی زندگی کے تمام جاودانی چشمے محض حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل دنیا میں آئے ہیں۔ اور یہی امت ہے۔ کہ نبیوں کی مانند خدا سے ہمکلام ہوتی رہی ہے۔ اور رسولوں کی مانند خدا تعالےٰ کے روشن نشان اس کے ذریعہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور کوئی نہیں۔ کہ اس کا مقابلہ کرسکے۔

رُوحانی حیات اسی دنیا سے شروع ہوتی ہے

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بتایا۔ کہ حیات روحانی کوئی ایسی چیز نہیں۔ جو مرنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ وہ اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے۔ اور ایک ہی وقت میں اس کی تمام قوتیں نشو و نما پاسکتی ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے۔ کہ اس حیات کا ظہور اسی رنگ میں اسی قانون اور اصل کے ماتحت ہوتا ہے۔ جو حیات جسمانی کا ہے۔ اور قرآن مجید نے ان دونوں زندگیوں کو متوازی رکھا ہے چنانچہ سورہ مومنون میں جو قد افلح المؤمنون سے شروع ہوتی ہے۔ حیات روحانی کے ۶ درجے قائم کئے ہیں۔ اور انکے بالمقابل حیات جسمانی کے چھ درجوں کو رکھا ہے۔

پہلا درجہ

پہلا درجہ یہ بتایا۔ کہ مقام فلاح ان مومنوں کو حاصل ہوتا ہے۔ جو اپنی نماز میں خشوع خضوع اختیار کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جسمانی نشو ونما کا جو درجہ رکھا ہے۔ اس کے متعلق فرمایا۔ کہ ہم نے انسان کو نطفہ بنایا۔ اور اسے ایک جگہ محفوظ رکھا۔ اگرچہ نطفہ اجمالی طور پر مجموعہ ہے۔ ان تمام خوبی اور صفات اور اعضا اندرونی اور بیرونی کا جو انسان میں پائے جاتے ہیں۔ جیسے ایک درخت تمام و کمال ایک بیج میں موجود ہوتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے یہ ابھی معرض خطر میں ہے۔ جب تک رحم اسے قبول نہ کر لے۔ اسی طرح روحانیت کا پہلا درجہ نماز میں خشوع خضوع ہے۔ یہ گویا مومن کے روحانی وجود کا پہلا درجہ ہے۔ یہ رقت اور سوز وگداز کی حالت روحانی وجود کے لئے نطفہ کی مثال ہے۔ اور یہ وہ تخم ہے۔ جو عبودیت کی زمین میں ڈالا جاتا ہے۔ جس طرح پر نطفہ اگر رحم اس کو قبول نہ کرے۔ تو ضائع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر نماز کی گریہ وزاری عجز و انکساری کو رحیمیت جذب نہ کرے۔ بلکہ اسکے ساتھ ریاء اور دوسری آفات شریک ہو جائیں۔ تو وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ پس یاد رکھو۔ کہ جسمانی وجود کا پہلا مرتبہ یعنی نطفہ بغیر کشش رحم کے ہیچ ہے۔ اور روحانی وجود کا پہلا مرتبہ یعنی حالت خشوع خضوع بغیر جذب رحیم کے ہیچ ہے۔ اور رحم اور رحیم کا تعلق یا عدم تعلق ایک ہی بنا پر ہے۔ صرف روحانی اور جسمانی عوارض کا فرق ہے۔

دوسرا درجہ

دوسرا درجہ جسمانی وجود کا علقہ ہوتا ہے۔ یعنی وہ ضائع ہونے سے بچ گیا۔ اور رحم سے اس کو ایک علاقہ ہو گیا۔ اور اس کی تاثیر اور تعلق سے وہ علقہ ہو گیا۔ اسی طرح روحانی وجود میں دوسرا درجہ یہ ہے۔ کہ مومن لغویات سے پرہیز کر کے اپنے تعلق باللہ کو محفوظ کرتا ہے۔ وہ لغو باتوں۔ لغو کاموں۔ لغو حرکتوں۔ لغو مجلسوں۔ اور صحبتوں سے پرہیز کرتا ہے۔ تب وہ صفات زندگی جو خشوع خضوع کی حالت میں قطرات اشک میں موجود تھے۔ قرب الٰہی کی طرف حرکت کرتے ہیں جس طرح نطفہ جب تک رحم سے تعلق نہ پکڑے خطرات سے محفوظ نہیں۔ مومن کی حالت اول بھی محفوظ نہیں ہوتی۔ جب تک لغویات سے احتراز نہ ہو۔ اور یہ ایک ایسا گر ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک دیکھ سکتا ہے۔ کہ ہم روحانی حیات میں نشو ونما پا رہے ہیں یا نہیں۔ اسی لئے نماز کے اثرات و نتائج میں بتایا ہے۔ کہ نماز ہر قسم کی بے حیائیوں سے روک دیتی ہے۔ پس یہ دوسرا درجہ اس وقت میسر آتا ہے۔ جب خدائے رحیم سے انسان کا تعلق پیدا ہو جائے۔ کیونکہ یہ تعلق ہی طاقت ہے۔ کہ دوسرے تعلق کو توڑتا ہے۔ اس لئے یاد رکھو۔ کہ اپنی نمازوں کے خشوع خضوع پر قانع نہ ہو جاؤ۔ جب تک تم یہ محسوس نہ کر لو۔ کہ خدائے رحیم سے تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ اور اس کا اندازہ اس سے ہو جائے گا۔ کہ تم میں وہ قوت اور طاقت پیدا ہو گئی ہے۔ جو لغو باتوں لغو کاموں اور لغو مجلسوں اور صحبتوں سے کنارہ کش کر دے۔

تیسرا درجہ

جسمانی وجود میں تیسرا درجہ یہ ہے۔ کہ وہ علقہ ایک بوٹی بن جاتا ہے مضغہ گویا اس صورت میں انسان کا جسمانی وجود بہت سی ناپاکیوں اور آلائشوں سے صاف ہو جاتا ہے۔ اور اس میں پہلے سے زیادہ شدت اور صلابت آجاتی ہے۔ اس کے مقابل روحانی وجود میں تیسرا درجہ زکوٰۃ دینے والوں کا ہے۔ تا کہ بخل کی نجاست دور ہو کر بنی نوع انسان کی ہمدردی کی قوتوں میں نشو ونما ہو۔ پہلی حالت جو اعراض عن اللغو کی تھی۔ وہ شرف باطنی کے لئے تھی۔ یا ترک شر کی تھی۔ اور کمال انسانی اخلاق کا محض ترک شر ہی نہیں۔ بلکہ کمال اس میں ہے۔ کہ ترک شر بھی ہو۔ اور کسب خیر بھی ہو۔

چوتھا درجہ

پھر روحانی وجود کا چوتھا درجہ حفاظت فروج ہے۔ یعنی اپنے تمام سوراخوں کو شہوات ممنوعہ اور نفسانی جذبات سے بچانا۔ اور یہ تیسرے درجہ سے ترقی ہے۔ تیسرے درجہ میں تو مومن صرف نثار مال کرتا تھا۔ لیکن اس چوتھے درجہ میں وہ ان لذات اور شہوات نفسانیہ کو قربان کرتا ہے۔ جن پر بخیل سے بخیل انسان بھی اپنا سوال لٹا دیتا ہے

اس درجہ روحانی کے مقابل جسمانی وجود کا درجہ یہ ہے۔ کہ وہ مضغہ اب ہڈیوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ ہڈی میں اور شدت اور سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح شہوات اور لذات نفسانیہ سے پرہیز کرنے والا مومن اپنی حیات روحانی میں مضبوط ہو جاتا ہے۔

پانچواں درجہ

پانچواں درجہ رعایت امانات کا ہے۔ اور اس کے مقابل جسمانی وجود کا درجہ ہڈیوں پر گوشت چڑھانے کا ہے۔ جس سے بناوٹ میں حسن اور خوبی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور رعایت امانات میں تمام وہ امور داخل ہیں۔ جن کو تقویٰ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

چھٹا درجہ

چھٹے درجہ پر ایک روح نفخ ہو جاتی ہے۔ اور وہ لوگ محافظ علے الصلوٰۃ ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کی زندگی ذکر الٰہی میں بسر ہوتی ہے۔ میں ان درجات کی مزید تشریح نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وقت اجازت نہیں دیتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ جلد پنجم میں بہت بسط سے لکھا ہے۔ وہ جو حیات روحانی اور جاودانی کے خواہشمند ہیں۔ وہاں پڑھیں۔ میں نے خلاصہ کے طور پر بتایا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی بتایا ہے۔ کہ یہ کیفیت اور حالت کیونکر پیدا ہوتی ہے۔

روحانی مدارج حاصل کرنیکا طریق

اس کے لئے سب سے بڑی اور ضروری چیز آپ نے جو بتائی وہ ان لوگوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا ہے۔ جو خدا کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے آتے ہیں۔ ان کی صحبت۔ ان کی تعلیم۔ ان کے ساتھ ذاتی محبت ان کی اطاعت۔ ان کے ساتھ وفاداری۔ ان کی راہ میں ہر قسم کی قربانی انسان کو خدا میں زندہ کر دیتی ہے۔ اور مقام فلاح تک اسے پہنچا دیتی ہے۔ اس لئے کہ خدا کے مرسل کا وجود خدا نما ہوتا ہے۔ اس کی مجلس خدا نما مجلس ہوتی ہے۔

عہد کے رسول کو ماننے والے

پس میرے دوستو! تم کو مبارک ہو۔ کہ تم نے اس عہد کے رسول کی آواز کو سنا۔ اور تم اس کی صدا پر لبیک کہکر آگے بڑھے مگر یاد رکھو۔ کہ ان کا وجود ایک قیمتی اور نایاب وجود ہوتا ہے۔ ہر شخص جو محبت و اخلاص کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس وقت تک اس متاع کو پا نہیں سکتا۔ جب تک وہ مختلف قسم کے امتحانوں اور ابتلاؤں سے گذر نہ جائے۔

عشق اول سرکش و خونی بود ٭ تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

پس اپنی موجودہ حالت پر قناعت نہ کرو۔ آگے بڑھو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ اپنے دلوں کو ٹٹولتے رہو۔ اور جس طرح پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے۔ اور ردی ٹکڑے کو کاٹتا ہے۔ اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی جذبات اور مخفی نکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو۔ اور جس خیال یا عادت یا بات کو ردی پاؤ۔ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دے۔ اور پھر تم کاٹے جاؤ۔

عزیز بھائیو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمہارے سامنے اخلاق اور روحانیت کا بہت بڑا نصب العین رکھا ہے۔ پس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے الفاظ میں کہتا ہوں۔ ہماری آخری نصیحت یہی ہے۔ کہ تم اپنے ایمان کی خبرداری کرو۔ نہ کہ تم تکبر اور لاپرواہی دکھا کر خدائے ذوالجلال کی نظر میں سرکش ٹھیرو۔ دیکھو! خدا نے تم پر ایسے وقت نظر کی۔ جو نظر کرنے کا وقت تھا۔ کوشش کرو۔ کہ تم تمام سعادتوں کے وارث ہو جاؤ۔

ریلوے کی طرف سے اعلان
سامان سفر میں مزید رعایت

ایجنٹ صاحب نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے خواہش کی گئی ہے۔ کہ پبلک کی آگاہی کے لئے اعلان کر دیا جائے آئندہ سیکنڈ کلاس ریلوے مسافروں کو اپنے ساتھ تیس سیر کی بجائے ایک من۔ انٹر کلاس مسافروں کو بیس سیر کی بجائے تیس سیر اور تھرڈ کلاس مسافروں کو پندرہ سیر کی بجائے پچیس سیر سامان مفت لے جانیکی اجازت ہے۔

24.1.30

نبی اور نبی کی مثل

میں نے تھوڑے سے وقت میں جو اہل پیغام نے تمسخر کے طور پر دیا تھا۔ یہ بھی کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے زور سے فرماتے ہیں۔ کہ اس امت میں سے ہزارہا اولیاء اللہ ہوئے۔ جو نبیوں کے ہمرنگ تھے۔ اور ان میں سے ایک وُہ بھی ہے۔ جو نبیوں کے ہمرنگ ہونے سے بڑھ کر نبی اللہ ہے۔ مگر میرے اس کہنے پر وہاں تو بہ کہاں ہوتی ہنسی اور مذاق کی آوازیں سُنائی دے رہی تھیں۔ شائد ان میں سے کوئی سعید رُوح فائدہ اٹھائے۔ میں یہاں ایک حوالہ درج کرتا ہُوں۔ جسے مولوی محمد علی صاحب تو مسخ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر وُہ صاف اور حسب ذیل ہے:۔

”ایمان مے آریم۔ کہ او خاتم الانبیاء است۔ بعد او پیغمبرے نیست۔ مگر آنکہ از فیض او پرورش یافتہ باشد و موافق وعدہ او ظاہر شد۔ و خدار امکالمات و مخاطبات است با اولیاء خود دریں امت وایشاں را رنگ انبیاء دادہ مے شود۔ و درحقیقت انبیاء نیستند“

(مواہب الرحمن ص ٦٦)

یعنی ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔ سوائے اس شخص کے جو آنحضرت صلعم کے فیض سے پرورش یافتہ ہو۔ اور وہ حضور کے وعدہ کے موافق ظاہر ہو چکا۔ اور خدا تعالےٰ اس امت میں اپنے اولیاء سے مکالمات اور مخاطبات کرتا ہے۔ اور ان اولیاء کو نبیوں کا رنگ دیا جاتا ہے۔ مگر وُہ درحقیقت نبی نہیں ہیں:۔

دیکھو کیسا صاف حوالہ ہے۔ حضرت مسیح موعود اپنے آپ کو تو رسول خدا کے وعدہ کے موافق ظاہر شدہ درحقیقت نبی اللہ بیان فرماتے ہیں۔ اور دوسروں کو صرف ہمرنگ انبیاء فرماتے ہیں۔ پس جس امت کے اولیاء ہمرنگ انبیاء ہیں۔ ان اولیاء میں سے وہ جو نبی اللہ ہے۔ وُہ یقیناً بہت بڑا نبی ہے:۔

چونکہ شریعت کامل ہے۔ اس لئے امت محمدیہ میں سے ہمرنگ انبیاء اور وُہ جو درحقیقت نبی اللہ ہے۔ شریعت میں کوئی کمی نہیں کر سکتا۔ اس لئے حضور نے مذکورہ بالا عبارت کے بعد ہی فرمایا:۔

”زیرا کہ قرآن حاجت شریعت را بکمال رسانیدہ است دادہ نے شوند۔ مگر فہم قرآن ...... و از لفظ ختم نبوت مراد ختم کمالات نبوت است ...... و اعتقاد مے داریم۔ کہ بعد از وے ہیچ پیغمبرے نیست۔ مگر آنکہ او امت او باشد۔ و از روحانیت او فیض یافتہ باشد۔ پس از ہمچنیں نبوت وجود غیر نبی نیست و نہ مقام غیرہ“

(مواہب الرحمن ص ٦٧)

اگر کوئی اس عبارت سے یہ نتیجہ نکالنا چاہے۔ کہ یہاں تو یہ لکھا ہے۔ کہ چونکہ قرآن کامل ہے۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب کے نزدیک اولیاء اللہ میں سے کوئی بھی نبی نہیں ہو سکتا۔ تو اُسے کہدو کہ ذرا عقل سے مواہب الرحمن کو پڑھو۔ اور غور کرو۔ کہ جب نبی کے لئے شریعت کا لانا شرط ہی نہیں۔ تو تکمیل شریعت نبی نہ ہو سکنے کی دلیل کیسے ہو سکتی ہے۔ ہاں جیسا کہ ہم نے لکھا ہے۔ یہ عبارت جو ”زیرا کہ“ سے شروع ہوتی ہے۔ وُہ صرف یہ بتا رہی ہے۔ کہ قرآن کے بعد اب کوئی شریعت نہیں آسکتی۔ امت محمدیہ کے تمام اولیاء خواہ وُہ نبی ہوں۔ یا ہمرنگ انبیاء۔ شریعت میں سے کچھ نہیں دئے جاتے مگر فہم قرآن۔ دراصل اس فقرہ سے تو نبی کے وجود کا اثبات ہوتا ہے کیونکہ اگر نبی کا وجود ہی نہیں۔ تو احکام شریعت کے اندر تبدیلی کر سکنے یا نہ کر سکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا:۔

امیر جماعت لاہور کو غلطی صرف لفظ ”زیرا کہ“ سے لگی۔ اور ان کے ہم خیال بلا سوچے سمجھے اس جگہ ٹھوکر کھا گئے۔ ورنہ مواہب الرحمن کا حوالہ بہت ہی زبردست حوالہ ہے۔ کیونکہ ہمرنگ انبیاء لوگوں کے متعلق یہ کہنا۔ کہ وہ درحقیقت نبی نہیں ہیں۔ بتا رہا ہے۔ کہ ہمرنگ انبیاء سے بڑھ کر جو نبیوں میں داخل ہے۔ وہ درحقیقت نبی اللہ ہی ہے

پیغامی تحریف

مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ہم خیال اس عبارت کو خلاف منشاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام یوں پڑھتے ہیں:۔

درحقیقت انبیاء نیستند زیرا کہ قرآن حاجت شریعت را بکمال رسانیدہ

یعنی وہ ہمرنگ انبیاء اولیاء اللہ اس لئے نبی نہیں۔ کہ قرآن نے شریعت کی حاجت کو پُورا کر دیا ہے۔ مگر یہ غلط ہے۔ کیونکہ نہ حضرت مسیح موعود نے یُوں لکھا ہے۔ اور نہ یہ اصول ہے۔ کہ نبی وُہ ہو سکتا ہے۔ جو شریعت میں کمی وبیشی کرے۔ اس سے مولوی محمد علی صاحب کی طرز پر تو اس عبارت کو ماننے کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہم اقرار کرلیں۔ کہ نبی وُہ ہوتا ہے۔ جو شریعت کی تکمیل کر سکے۔ مگر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ کہ نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے:۔

صحیح مفہوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذہب کو اگر ہم نہ بھی جانتے تو بھی ہم عبارت میں جب شروع اور خاتمہ پر یہ دیکھتے ہیں۔ کہ صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ ایک نبی اللہ ہے۔ اور بہت سے ہمرنگ انبیاء ہیں۔ اور نبی اللہ کی نبوت چونکہ فیضان محمدی کا نتیجہ ہے اس لئے یہ ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔ تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اسے تحریف کرنے والے لوگو سنو کہ ”عبارت ایمان مے آریم کہ ...... الخ ...... انبیاء نیستند“ ایک کامل عبارت ہے۔ اور وُہ اگلی عبارت جو ”زیرا کہ“ سے شروع ہوتی ہے اس سے بالکل الگ ہے۔ اور جیسا کہ لکھنے والے یا لیکچرار بعض دفعہ سبب یا دلیل کو پہلے بیان کر کے نتائج کو اس کے بعد بیان کیا کرتے ہیں۔ اور وُہ دلیل دراصل مضمون جدید کی تمہید ہوتی ہے ٹھیک اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زیر بحث عبارت میں کام لیا ہے۔ میرا یہ مطلب ہے۔ کہ فقرہ ”زیرا کہ قرآن حاجت شریعت را بکمال رسانیدہ است“ اپنے بعد کی عبارت سے متعلق ہے جو یہ ہے۔ کہ ”دادہ نے شوند مگر فہم قرآن“۔ اور معنے یہ ہوئے کہ امت محمدیہ کے اولیاء اللہ قرآن کریم کے فہم کے سوا کچھ نئی شریعت نہیں دئے جاتے۔ کیونکہ قرآن نے حاجت شریعت کو کمال پر پہونچا دیا ہے پس اس فقرہ کو اپنے ماقبل سے ملانا دیدہ دانستہ تحریف کرنا ہے:۔

ولی اور نبی

میں نے جب اولیاء اللہ کا لفظ استعمال کیا۔ تو میر مدثر شاہ خیر سے یہ سمجھے۔ کہ ولی اللہ نبی اللہ کہاں ہو سکتا ہے۔ اور بڑی ہوشیاری سے اعتراض کر بیٹھے۔ مگر جب میں نے بتایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بار بار فرماتے ہیں۔ کہ

”اولیاء ہٗ من النبیین“ ”خدا کے ولی نبیوں سے“ (تحفہ گولڑویہ) تو میر صاحب بجائے اپنی کم عقلی پر افسوس کرنے کے فرمانے لگے۔ مولوی صاحب کا یہ مطلب ہے۔ کہ ”مولوی صاحب النعمان میں۔ لہذا ہر انسان مولوی ہے“ اس پر بہت ہنسی اڑی۔ مگر جب میں نے پوچھا۔ میں نے کب کہا ہے۔ کہ ہر ولی نبی ہوتا ہے۔ میں نے تو یہ کہا ہے۔ کہ ہر نبی ولی ضرور ہے۔ اس سے یہ کیسا نتیجہ نکالا ہے۔ کہ گویا میں نے یہ کہا۔ کہ ہر ولی نبی ہے۔ تو سب خاموش ہے۔ مگر اپنی بے وقوفی پر شرمندہ نہ ہُوئے۔

احادیث کی رُو سے بحث

مولوی عصمت اللہ صاحب نے میر صاحب کے بعد احادیث کو پیش کیا۔ جن میں بار بار لانبی بعدی آتا ہے۔ یا ایک حدیث میں آخر الانبیاء آیا ہے۔ مگر جب ہمارے فاضل لائل پوری احمدی بھائی نے احادیث سے ہی آخر الانبیاء اور لانبی بعدی کے معنے یہ دکھا دیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو منسوخ کرنے والا کوئی نبی اب نہیں آسکتا۔ انہیں معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور یہی لانبی بعدی کا منشاء ہے۔ تو مولوی عصمت اللہ صاحب کسی طرح بھی ان معنوں کا رد نہ کر سکے:۔

مسجدی آخر المساجد

ہاں انہوں نے ایک عجیب علمی نکتہ بیان فرمایا ۔ کہ آخر المساجد

سے مراد مسجدوں سے آخری مسجد نہیں۔ بلکہ مسجد سے مراد نماز ہے کیونکہ کبھی ظرف سے مراد مظروف ہوتا ہے۔ اور یہاں مسجدی سے مراد نماز ہے ؞

ممکن ہے عوام الناس کو یہ معنے بہت عجیب معلوم ہوتے ہوں۔ مگر سچ یہ ہے۔ کہ یہ معنے بالکل غلط ہیں۔ اور حدیث تو ان معنوں کی متحمل ہی نہیں ہے۔ کیونکہ حضورؐ تو اپنی مسجد کا لفظ فرماتے ہیں۔ اور پھر اسی مسجد میں نماز کی فضیلت بمقابلہ دیگر مساجد کے بیان فرماتے ہیں۔ خواہ وہ مسجد پہلے کی ہو۔ یا پیچھے کی۔ اس لئے یہاں مسجد سے مراد نماز لینا بالکل غلط ہے۔ اور نہ یہ مسجدی کے معنے میری نماز ہو ہی سکتے ہیں۔ جو دفع الوقتی کے لئے ایجاد کئے گئے ہیں۔

اگر ہم تنزلاً ان معنوں کو تسلیم بھی کرلیں۔ تو بھی اصل اعتراض قائم رہتا ہے۔ کیونکہ ہمارا تو اعتراض ہے۔ کہ جب آخر المساجد کے بعد بھی مساجد بنی ہیں۔ اور مسجد نبوی کی آخریت اس سے باطل نہیں ہوتی۔ تو آخر الانبیاء کے بعد کسی تبع یا امتی کا آپ کے فیض سے نبی ہونا ہرگز آپ کے آخری نبی ہونے کے منافی نہیں ہے۔ پس اگر مسجدی سے مراد "میری نماز" ہی لی جائے۔ تو معنے پھر یوں ہو جائیں گے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یا عبادت آخری نماز یا عبادت ہے۔ پس اسی عبادت کو اگر ہم لے لیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا آخری ہونا کسی طرح باطل نہیں ہو سکتا۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ اس نماز کے بعد نماز ہی نہیں ہے۔ خلاصہ مطلب یہ کہ ایجاد کردہ معنوں کی رو سے بھی ہمارا ہی مطلب حل ہوا۔ چلو لیجئے جھگڑا چھوڑو۔ ذرا قدم آگے بڑھائیے اور یوں کہدو۔ کہ مسجدی سے مراد شریعت محمدی ہے۔ جو مسجد نبوی کا مظروف حقیقی ہے۔ لہٰذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر الانبیاء ہونے کے معنے یہ ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت آخری ہے۔ اور ان معنوں کی رو سے اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آ سکتا۔ اور یہی حق ہے جس پر قرآن گواہ ہے۔ سنو خدا تعالیٰ فرماتا ہے ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماماً ورحمۃ۔ قرآن سے پہلے شریعت موسیٰ دنیا کے لئے امام یا رہبر اور رحمت تھی۔ اس امامت شریعت موسوی کو کسی نبی نے ختم نہ کیا۔ مگر قرآن نے جیسا کہ مسلمان ہونے والے جنوں نے قرآن سے کہا۔ یاقومنا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسیٰ یعنی اے قوم ہم نے ایسی کتاب (قرآن) کو سنا ہے جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی۔ پس صاف ہے۔ کہ شریعت موسیٰ کی پیروی کو اگر کسی کتاب نے ختم کیا یا منسوخ قرار دیا۔ تو وہ قرآن ہی ہے۔ لہٰذا قرآن کے موسیٰ کے بعد ہونے کے یہ معنے ہوئے کہ وہ شریعت موسوی کا ناسخ ہے۔ پس لانبی بعدی کے معنے بھی یہی ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو منسوخ کرنے والا اب کوئی نبی نہ آئیگا۔ بالآخر میں چیلنج کرتا ہوں۔ کہ مولوی محمد علی صاحب مع اپنے تمام رفقاء کے زور لگا کر ہمارے بیان کردہ معنے حدیث لانبی بعدی کو رد کرکے دکھائیں۔ مگر یاد رہے۔ کہ وہ عاجز رہیں گے۔ کیونکہ ان کے ہاتھ میں قرآن نہیں ہے۔ اور ہم نے جو معنے کئے ہیں۔ وہ [illegible] سے ہیں۔ اور آج تک تمام اہل اللہ اور علماء یہی معنے کرتے چلے آئے ہیں۔ اس کے خلاف ایک حرف بھی نہیں ملے گا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ؞

عمر الدین احمدی دہلی ؞

آریہ سماج گجرات سے زبردست مناظرہ

۲۰ جنوری ۱۹۳۰ء کو آریہ سماج گجرات نے بذریعہ اشتہار اعلان کیا۔ کہ پنڈت شانتی سروپ سابق "مولانا محمد علی" فاضل قرآن کا لیکچر "میں نے اسلام کیوں چھوڑا" کے مضمون پر ہوگا لیکچر کے بعد اعتراضات کا موقعہ دیا جائیگا۔ وقت مقررہ پر جماعت احمدیہ سماج مندر میں پہونچ گئی۔ لیکچر میں پنڈت مذکور نے "ھدی للمتقین" "فزادھم اللہ مرضا" اور "سواء علیہم ءانذرتھم (الخ) لایؤمنون" ان تین آیات پر اعتراضات کئے لیکچر کے بعد پریزیڈنٹ کی اجازت سے اعتراض پر جب ملک عبد الرحمن صاحب خادم گجراتی اُٹھے۔ تو سماج مندر میں کھلبلی مچ گئی۔ اور وقت دینے سے صاف انکار کردیا گیا۔ مگر جب تمام مسلمانوں نے متفقہ طور پر کہا کہ یہ بہانے [illegible] ہیں۔ تو سماجیوں نے جواب دینے کے لئے صرف پندرہ منٹ دئے۔ جوابی تقریر میں ملک عبد الرحمن صاحب نے پنڈت مذکور کے تینوں اعتراضوں کا مسکت اور مکمل جواب دیا۔ اور بتایا۔ کہ قرآن نے جہاں "ھدی للمتقین" ہونے کا دعوے کیا ہے۔ وہاں "ھدی للناس" اور "للعالمین نذیرا" ہونے کا بھی اعلان کیا ہے۔ کہ میں تمام انسانوں کے لئے خواہ وہ متقی ہوں یا غیر متقی موجب ہدایت ہوں۔ "ھدی للمتقین" میں متقین کی تخصیص اس لئے کی ہے۔ کہ قرآن وہ کتاب ہے۔ کہ نہ صرف عوام کے لئے ہدایت کا موجب ہے۔ بلکہ متقی بھی باوجود اپنے اتقاء کے اس کی ہدایت اور راہ نمائی کے محتاج ہیں۔ گویا یہ بتایا ہے کہ انسان ہر حالت میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور راہ نمائی کا محتاج رہتا ہے ؞

"فزادھم اللہ مرضا" پر اعتراض کے جواب میں کہا۔ ہمیشہ انسان کے ایک فعل کے مقابلہ یا نتیجہ میں خدا تعالیٰ کا ایک فعل ہوتا ہے۔ مثلاً اگر پنڈت شانتی سروپ صاحب کمرے میں بیٹھ کر دروازے کھڑکیاں اور روشندان بند کرلیں۔ تو خدا تعالیٰ کا فعل یہ ہوگا۔ کہ اس کمرے میں اندھیرا کردے گا۔ اب اندھیرا کرنا بے شک خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ مگر انسان کے فعل کے نتیجہ میں ایسا ہی اگر روحانی مریض روحانی بد پرہیزی کرے۔ تو خدا تعالیٰ کا فعل یہ ہوگا۔ اس کا مرض بڑھا دے ؞

علاوہ ازیں اس آیت میں بتایا ہے۔ کہ منافقین میں جو مرض نفاق ہے۔ وہ محض بزدلی کی وجہ سے ہے۔ وہ لوگ مسلمانوں کے دبدبہ سے ڈرتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں مرض منافقت کے مریض ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ابھی تو اسلام نے ترقی ہی کچھ نہیں کی۔ تم میں ابھی سے مرض نفاق پیدا ہوگیا ہے۔ جب اسلام اور ترقی کرے گا۔ اور اس کی شوکت و سطوت بڑھے گی۔ تو اس وقت تمہارا مرض اور زیادہ ہو جائے گا ؞

"سواء علیہم ءانذرتھم (الخ)" کے متعلق ملک صاحب نے بتایا۔ اس آیت کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے گویا یہ بطور پیشگوئی نہیں بلکہ اس میں امر واقعہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ اے نبی تو ان لوگوں کو ڈراتا ہے۔ مگر یہ ایمان نہیں لاتے۔ گویا تیرا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے۔ جس طرح میں پنڈت شانتی سروپ سے کہوں کہ پنڈت صاحب آپ مسلمان ہو جائیں۔ مگر آپ نہ ہوں۔ تو میں کہوں۔ کہ میرا ان کو دعوت اسلام دینا یا نہ دینا برابر ہی ہے۔ آپ اسلام تو لاتے نہیں۔ "لایؤمنون" کے معنے "ایمان نہیں لائینگے" نہیں۔ بلکہ "ایمان نہیں لاتے" ہیں ؞

پنڈت شانتی سروپ نے بجائے ان مسکت جوابات کو توڑنے کے پہلی تقریر ہی کو دُہرانا شروع کر دیا۔ جس کا پبلک پر بہت ہی بُرا اثر پڑا۔ آخر تنگ آکر ان اعتراضات کو چھوڑ کر نئے اعتراض شروع کر دیئے مگر جب ان کے بھی مسکت اور دندان شکن جواب ملے اور وید مقدس کی قابل نمائش تعلیم پیش ہونے لگی۔ تو چلا اُٹھے۔ کہ "ویدوں کا نام نہ لو"۔ اس پر ملک عبد الرحمن صاحب نے کہا۔ کہ "پنڈت صاحب مجھ سے غلطی ہوگئی ہے۔ آئندہ ویدوں کا نام تک نہ لونگا"۔ اور پنڈت صاحب کھسیانے ہوکر رہ گئے ؞

بفضلہ تعالےٰ ہماری طرف سے ان کے تمام مایہ ناز اعتراضوں کے جواب دیئے گئے۔ جن کو آریہ مناظر آخر وقت تک نہ توڑ سکا۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ پنڈت صاحب نے ہمارے دلائل کو توڑنے کی کوشش بھی نہیں کی۔ آخر کار مناظرہ "اللہ اکبر" کے فلک بوس نعروں کے درمیان ختم ہوا۔ پبلک بہت ہی اچھا اثر لے کر گئی ؞

اں یاد رہے۔ کہ یہ پنڈت شانتی سروپ وہی صاحب ہیں۔ جنہوں نے ۱۹۲۶ء میں حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب سے گجرات میں مناظرہ کرنے سخت شکست اٹھائی تھی ؞ بشیر احمد خان غیر احمدی

قرآن شریف بغرض مفت تقسیم

سید شجاعت حسین صاحب اوورسیر غازی پور نے چند نسخے قرآن شریف مترجم بطرز ڈپٹی نذیر احمدؒ جو مولوی فخر الدین صاحب مالک کتاب گھر نے شائع کیا ہے۔ بغرض تقسیم ہمیں دئے ہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ضرورتمند جو قیمتاً نہ خرید سکتے ہوں وہ معہ تصدیق مقامی سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ مبلغ ۱۲ ؍ بغرض محصول ڈاک بھیجکر دفتر تعلیم و تربیت سے منگالیں ؞ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

غیر معمولی رعایت

جو لوگ اپنے خطوط ۶-۷ فروری ۱۹۳۰ء کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنے میں ملے گی،

"مجرب اور مفید ادویات جس کے متعلق جناب مینیجر صاحب الفضل اپنے اخبار ۲۹ جون ۱۹۲۶ء کے اشتہار میں لکھتے ہیں کہ ان ادویات کا میں نے تجربہ کیا مفید پائی گئیں۔ اور یہ امر موجب خوشی ہے کہ شیخ محمد یوسف صاحب کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے جب تک مختلف آدمیوں پر اسے آزما کر مفید ہونے کا اطمینان حاصل کر لیں۔ امید ہے کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائیں گے"۔

چونکہ اکسیر اعظم اور اکسیر البدن کے استعمال کے لئے یہ موسم بہت اچھا ہے۔ اور نیز ان ادویات کی شہرت اور یقین دلانے کیلئے کہ درحقیقت یہ ادویات اپنے فوائد میں عجیب و غریب ہیں۔ وہ لوگ جن کی درخواستیں ٹھیک ۶-۷ فروری کو ڈاکخانہ میں ڈالی جائیں گی۔ انہیں آٹھ آنے فی روپیہ رعایت پر یہ مفید اور مجرب ادویات ملیں گی۔ محض ان ادویات کی شہرت کے لئے یہ غیر معمولی رعایت دی جا رہی ہے۔ کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے کہ جو صاحب ایکدفعہ بھی ہم سے معاملہ کریں گے۔ وہ انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے ہمارے گاہک بن جائیں گے۔ ورنہ اس قیمت پر تو کارخانہ کا اصل خرچ بھی پورا نہیں ہوتا۔ پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو تو اپنی قیمت واپس لو۔ اب اس سے بڑھ کر کیا تسلی ہو سکتی ہے۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

اس سرمہ پر ڈاکٹر لوگ شیفتہ اور حکماء فریفتہ ہیں۔ اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ موتیابند ابتدائی ہو یا بعد غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا۔ اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اسکا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و سکرٹری مقبرہ بہشتی تحریر فرماتے ہیں میرے گھر میں اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے گئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا لیکن آپکے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب بیماری اور کمزوری دور ہو گئی۔ اور انکی نظر بچپن کے زمانہ کی طرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی اسپر میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور بدون آپکے کہنے کے محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو اس غرض کیواسطے آپ تک پہنچاتا ہوں۔ کہ اسے شائع کریں تا کہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

اکسیر البدن جملہ دماغی و جسمانی و اعصابی کمزوریوں کے دور کرنیکا ایک ہی علاج ہے کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہزور بنانا اسپر ختم ہے اسکے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اکسیر البدن کا استعمال شروع کر دیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت دس روپے (محصولڈاک علاوہ)

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم "اکسیر البدن" کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب (موجد اکسیر البدن) السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپکو یہ لکھ رہا ہوں میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنیکی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے کہ

"میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہو گیا ہے اور اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپنے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کر دی جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہو گئی۔ الحمد للہ۔ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے۔ بھوک خوب لگتی ہے۔ جو کھاتا ہوں ہضم ہو جاتا ہے

پر بشاشت اور جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے۔ ایک شیشی اور روانہ کر دیں" شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے۔ میں جب خود ولایت میں تھا تو عزیز محمد داؤد کو اسکا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی۔ اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ سے ان خطرات سے بچا لیا اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کیلئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے۔ یہ دوائی فی الحقیقت "اکسیر البدن" ہے۔ اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں"۔

اکسیر اعظم

اسکا اثر اکسیر عمر تک رہتا ہے۔ یہ ایک لاثانی چیز ہے۔ جس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اسکا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل و دماغ و اعصاب۔ ضعف بصر۔ ضعف ہاضمہ۔ اعصابی درد۔ دردسر۔ دردشقیقہ۔ بے خوابی۔ مسوڑوں سے خون کا آنا۔ منہ سے پانی جاری رہنا۔ دانتوں کا درد۔ آواز کا بیٹھ جانا۔ دمہ۔ پرانی کھانسی۔ منہ سے خون کا آنا۔ ڈکاروں کی کثرت۔ معدہ کی ترشی قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ پیشاب کی کثرت۔ ذیابیطس۔ سوزش۔ خرابی خون وغیرہ کے لئے یہ تریاق اکسیری اور یقینی علاج ہے۔ مستورات کے امراض بانجھ پن اور جریان الرحم کیلئے بھی بہت مفید ہے۔ یہ نسخہ پورے ایک سال میں تیار ہوتا ہے۔ قیمت نو روپے آٹھ آنے (للعہ)

اکسیر معدہ اور جناب ایڈیٹر صاحب فاروق کی شہادت

مکرم میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اکسیر معدہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ کچھ دن گذرے میں نے جناب سے اکسیر معدہ اپنے ذاتی استعمال کیلئے لی تھی۔ ان دنوں مجھے نفخ شکم اور پیٹ میں ہر وقت بوجھ رہنے کی شکایت تھی۔ اس اکسیر کے استعمال سے خدا نے مجھے بہت جلد صحت دی اور میری تمام معدہ و شکم کی شکایات رفع ہو گئی۔ اس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کاموں میں برکت دے۔ قیمت فی شیشی صرف دو روپے علاوہ محصولڈاک۔

موتی دانت پوڈر

ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ میلے اور خراب دانت جملہ امراض کا گھر ہیں۔ یہ پوڈر نہ صرف یہی کہ دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا کر بدبو دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کریگا۔ بلکہ انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر جملہ امراض دندان گوشت خورہ خون یا پیپ کا آنا وغیرہ سے نجات دیگا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک۔

ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شہادت

جناب مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے سابق مسلم مشنری امریکہ حال ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا۔ علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف رکھنے کے یہ مسوڑوں کے عوارض کے لئے بھی بہت مفید ہے۔

نوٹ

جس صاحب کا آرڈر بیس روپے کا ہوگا۔ انہیں محصولڈاک بھی معاف رہے گا۔ غیر ممالک میں ڈاک دیر سے پہنچتی ہے۔ ان کے لئے بجائے ۶ و ۷ فروری کے ۶ و ۷ مارچ کی تاریخیں ہونگی۔

چونکہ غیر ممالک میں وی پی نہیں جا سکتا۔ اسلئے غیر ممالک کے اصحاب کو آرڈر دیتے وقت رقم ادویات اور محصولڈاک معہ پیکنگ ایک روپیہ آٹھ آنے فی پونڈ بذریعہ منی آرڈر پیشگی بھیجنا چاہیئے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

64

رپورٹ نظارت بیت المال

از یکم مئی ۱۹۲۹ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۲۹ء

بابت چندہ عام جس میں چندہ ماہواری۔ حصہ آمد۔ چندہ مستورات شامل ہے۔ اور چندہ خاص و چندہ جلسہ سالانہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

کاپیوں کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ جماعت جھنگ مگھیانہ اور پٹی ضلع لاہور کے اپنے محل پر نوٹ نہیں لکھا گیا۔ اس لئے پہلے انہیں یہاں درج کیا جاتا ہے۔

جھنگ مگھیانہ

واضح ہو۔ جیسا کہ جماعت جھنگ شہر کے نوٹ میں لکھا گیا ہے۔ یہ جماعت نومبر ۲۹ء سے الگ ہوئی ہے۔ بابو محمد عالم صاحب اس کے سیکرٹری مال ہیں۔ آپ نے جماعت کا افتتاح کرتے ہی لگاتار کوشش وسعی سے چندہ عام -/۳۹ اور چندہ جلسہ سالانہ -/۲۰ اور چندہ خاص -/۱۲ ارسال فرمایا ہے۔ اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ تین سال کی متواتر کوششوں کے بعد صرف اس سال پہلی دفعہ جلسہ سالانہ کی تقریب سعید پر قادیان دارالامان کی زیارت سے لطف اندوز ہوا۔ صرف تین یوم کی رخصت تھی۔ سالہا سال کی دل میں دبی ہوئی حسرت نکالنے کے لئے اتنی قلیل مہلت کیسے کافی ہو سکتی تھی۔ سالانہ جلسہ کی رقم ارسال کرتے وقت عاجز نے وعدہ کیا تھا۔ کہ عنقریب چوتھی قسط وصولی بقایا چندہ عام جماعت بذریعہ منی آرڈر ارسال کروں گا۔ یا خود جلسہ سالانہ پر ساتھ لاؤں گا۔ اوقات جلسہ کے بعد باوجود کوشش کے حاضر خدمت نہ ہو سکا۔ ایک دن دفتر کے قریب پہنچا بھی مگر جلسہ کا وقت ہو جانے کی وجہ سے پھر بھاگنا پڑا۔ اس لئے چوتھی قسط کا وعدہ ایفاء نہ کر سکا۔ آج واپس گھر پہنچتے ہی منی آرڈر -/۲۲ کا جس میں -/۱۲ چندہ خاص اور باقی عام ہے ارسال ہیں۔ یہ چندہ عاجز کی طرف سے ہے۔ اس رقم چندہ خاص ہماری طرف سے کوئی علانیہ وعدہ نہ تھا۔ ہاں اپنے دل میں عہد ضرور تھا۔ کہ جو پے درپے اتفاقیہ ضروریات کی وجہ سے معرض التوا میں پڑ گیا۔ الحمد للہ کہ آج اپنے دل کے عہد کو پورا کرنے کے قابل ہوا ہوں۔ مزید وصولی بقایا جات چندہ جماعت کے لئے کوشش جاری ہے۔ میری غرض اس سے فخر وریا نہیں ہے۔ نعوذ باللہ۔ اس سے انکار نہیں کہ اس اظہار سے میرا مطلب جناب کو اس امر پر آمادہ کرنے کا ضرور ہے۔ کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور میں دعا کی درخواست کریں۔ کہ عاجز اور عاجز کے بیوی بچوں کے لئے حضور دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہم کو اخلاص اور تقویٰ و طہارت نصیب کرے۔ اور احمدیت کی خدمات کی بیش از پیش توفیق عطا فرماوے۔ اور میرے خاندان کے لوگوں کو بھی اس پاک سلسلہ میں داخل ہونا نصیب ہو۔

پٹی ضلع لاہور

عام ۱۱/۴ ۔ جلسہ ۵/۱۲ ۔ خاص ۶/۱ ۔ سیکرٹری جناب فتح محمد صاحب ہیں۔ گذشتہ سال کے آخیر میں یہ جماعت بنی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ سیکرٹری صاحب نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ اور چندہ عام قریباً مطابق بجٹ ارسال کیا ہے۔ میں ان کی کوششوں سے امید رکھتا ہوں۔ کہ چندہ عام کی و چندہ جلسہ و خاص کی کمی مالی سال کے آخیر تک پوری کر کے مشکور فرماویں گے۔

جہلم

عام ۹۹۰/۵ ۔ جلسہ ۱۳۵/۵ ۔ خاص ۲۶۰/۳ ۔ جماعت جہلم کے بارے میں جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اس سال دریائے جہلم نے شہر جہلم کا سخت نقصان کیا ہے۔ اور بعض تاجر احباب کے کام کو سخت نقصان ہوا ہے۔ اس نقصان میں بعض احمدی دوست بھی ہیں۔ چنانچہ امیر جماعت بابو شاہ عالم صاحب کا سینکڑوں کا نہیں بلکہ ہزاروں روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ باوجود اس امر کے امیر جماعت نے سلسلہ کے کام میں ذرہ بھر بھی نقصان نہیں ہونے دیا۔ بلکہ سالانہ بجٹ چندہ عام کو جو گذشتہ تین سال کی اوسط تھی۔ دسمبر تک ہی قریباً پورا کر دیا ہے۔ اور چندہ جلسہ کی رقم مقررہ رقم سے -/۵۰ زیادہ ارسال کیا ہے۔ جلسہ سالانہ کا یہ چندہ دو سال کی رقم سے قریباً دو چند اور ۲۷ء-۲۶ء کے چندہ جلسہ سالانہ سے سہ چند سے بھی زیادہ۔ باوجودیکہ جماعت جہلم کی غربت بوجہ طغیانی دریا بالکل ظاہر و باہر تھی۔ البتہ چندہ خاص میں کچھ کمی ہے۔

میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سب حضرت اقدس کی تحریک کا اثر اور بابو شاہ عالم صاحب امیر جماعت کے ایثار کا نتیجہ ہے۔ اگر دوسری جماعتوں کے کارکن عہدہ دار و دیگر احباب پوری مستعدی اور ہوشیاری سے مالی کام سرانجام دیں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان کی جماعت کے احباب بھی باوجود غربت کے اپنے بجٹوں کو پورا نہ کرلیں۔ اور تنگی ان کو چندوں کی باقاعدگی میں آگے ہی آگے نہ لے جائے۔

میں جماعت جہلم کے امیر جماعت بابو شاہ عالم صاحب کے لئے اور ان کی تمام جماعت کے افراد کیلئے شرح صدر سے حضرت اقدس کے حضور میں دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

دو المیال

عام ۲۵/۴ ۔ جلسہ ۵/۸ ۔ خاص ۵/۸ ۔ اس جگہ مولوی کرم داد خاں صاحب سیکرٹری مال کا کام کرتے ہیں۔ آپ تو سلسلہ کے کام کے سرانجام دینے کے لئے ہر وقت ہی کوشاں رہتے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ مگر اس سال بوجہ بیماری کے پوری توجہ نہیں رکھ سکے۔ اس جگہ کے دوستوں کا فرض تھا۔ کہ خود توجہ فرماتے۔ مگر توجہ نہیں ہوئی۔ اس لئے اس جگہ کے اور دوسرے اصحاب بالخصوص کپتان و پنچ دار فتح محمد صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے التماس ہے۔ کہ وہ خود آگے بڑھ کر نہ صرف اپنے چندے ہی باقاعدہ اور باشرح دیں۔ بلکہ دوسروں سے بھی وصولی کے لئے کوشش کریں۔

رہتاس

عام ۱۱۳/۱۰ ۔ جلسہ ۴/۸ ۔ خاص ۳۵/۵۲ ۔ میاں وزیر محمد صاحب سیکرٹری مال باوجود بڑھاپے اور کمزوری کے چندوں کے لئے جو سعی فرماتے ہیں۔ وہ ان کی وصولی مندرجہ بالا سے ظاہر ہے۔ چندہ خاص میں -/۱۷ کی بیشی ہے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ پورا ہے۔ چندہ عام کا چندہ مطابق بجٹ سے زیادہ ہے۔ سیکرٹری مال کو ایک دھن ہے۔ کہ وہ مرکز میں چندوں جمع کر کے بروقت داخل کرانے میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔

بھونچال کلاں

عام ۷۵/۳۲ ۔ جلسہ ۸/۰ ۔ خاص ۱۵/۱۶ ۔ اس جماعت کے روح رواں صوبہ دار غلام حسین صاحب پنشنر تھے۔ جو ان ایام میں فوت ہو چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مالی کام اچھا کرنے والے تھے۔ امید ہے۔ کہ اب جوان کے قائمقام ہونگے۔ وہ مرکزی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے دین کی راہ میں کوشش سے کام کرینگے۔

بسولہ

عام ۱۲۵/۳۷ ۔ جلسہ ۲/۸ ۔ خاص ۱۵/۰ ۔ بے شک ماسٹر علی قدر صاحب ہیڈ ماسٹر اپنی طرف سے

محنت سے وصولی چندہ کرتے ہیں۔ مگر اس جماعت کے ساتھ موضع چوہان۔ کے دوست باوجود وعدہ کے اب تک چندہ نہیں بھیج سکے۔ اس گاؤں کے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے چندے موعودہ بھیج کر نہ صرف مجھے مشکور فرماویں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے اجر عظیم حاصل کریں ؛

پنڈ دادنخاں

عام ۱۵/۲۵ ۔ جلسہ ۵/۵ ۔ خاص ۴/۴ ؛ یہ چندے اکیلے میاں محمد بخش صاحب کے ہیں۔ یہی صاحب اس جگہ ہیں۔ اپنی طاقت کے مطابق باقاعدہ چندہ ماہوار ارسال فرماتے ہیں ؛

راولپنڈی

عام ۲۳۶/۲۱۸۸ ۔ جلسہ ۱۵۵/۲۲۵ ۔ خاص ۱۱/۵۴ ؛ بابو شاہ عالم صاحب محاسب جہلم انسپکٹر نے معائنہ کر کے تفصیل سے رپورٹ لکھی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ ۱۵ ۲/۲۹ انگ کے چندہ عام۔ چندہ خاص کے بقایا کی فہرست ارسال ہے۔ فہرست سے ظاہر ہے۔ کہ قریباً ہر ایک دوست کے چندہ عام کی رقم سوائے چند دوستوں کے ایک آنہ فی روپیہ کے حساب سے ہے۔ اور فہرست سے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ سوائے چند ایک دوستوں کے چندہ عام کی ادائیگی باقاعدہ نہیں ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کے وعدوں کی فہرست نہیں طیار کی گئی۔ بلکہ اس کی وصولی کی بذریعہ وفد کوشش ہو رہی ہے۔ جماعت راولپنڈی کے محاسب بابو چراغ الدین صاحب نے دو سال کام کیا۔ اور اب ان کی تبدیلی فیروز پور ہو گئی ہے۔ کاغذات سے محاسب صاحب کے نام چندہ عام۔ چندہ خاص کا بقایا موجود ہے۔ جب خود عہدہ دار کے ذمہ بقایا ہے۔ تو خیال ہوتا ہے۔ کہ جماعت راولپنڈی کے دوستوں سے چندہ کے واسطے وصولی کی باضابطہ کوشش نہیں کی جاتی۔ چونکہ جماعت کے دوست سوائے چند ایک کے سب کے سب ملازم پیشہ ہیں۔ جن کی آمدنی مقرر ہے ایسے دوستوں سے اگر باضابطہ وصولی کرنے کی کوشش کی جاوے۔ تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ بقایا باقی رہے۔ جماعت راولپنڈی شہر۔ صدر۔ ریلوے ورک شاپ۔ چک لالہ وغیرہ میں رہتی ہے۔ اس لئے ایک شخص سے وصولی مشکل ہے۔ لہذا حلقے بنا کر وصولی کا انتظام کیا جاوے (ایسی اطلاع امیر جماعت بابو محمد افضل نے اس سے پہلے بھی کی تھی۔ کہ اب حلقہ بنا کر وصولی کی جا دیگی۔ معلوم ہوتا ہے عملی پہلو اختیار نہیں کیا) ورنہ وصولی میں آسانی ہو جاتی تھا بابو محمد عالم صاحب بابو عبد اللطیف صاحب سید فتح علی شاہ صاحب ملک عزیز احمد صاحب چندہ جلسہ سالانہ کے واسطے وفد بنا کر وصولی کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس جماعت کے بقائے صاف ظاہر ہیں عہدہ داران کو پہلے اپنے بقائے خود صاف کرنے چاہئیں۔ اور اس کے بعد وفد بنا کر وصولی کرنی چاہیئے۔ نیز وصولی کا انتظام حلقہ وار کرنا ضروری ہے۔ امیر جماعت صاحب اس کے ذمہ وار ہیں۔ وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ خانصاحب منشی فرزند علی صاحب کے زمانہ میں یہ جماعت چندوں میں بہت باقاعدہ تھی۔ صاحب موصوف نے جس طرح سے فیروز پور میں باقاعدگی جاری کی تھی۔ اور اب تک وہاں اسی طرح سے باقاعدہ کام ہو رہا ہے۔ اس طرح راولپنڈی میں نظام باقاعدہ رہنا چاہیئے ؛

کوہ مری

عام ۷/۱۲ ۔ جلسہ ۶/۴ ۔ خاص ۴/۴ ؛ مولوی انشاء اللہ خانصاحب سیکرٹری مال ہیں۔ جو کام بہت توجہ سے کرتے ہیں۔ چندہ عام کی کمی جو ہے۔ اس کے پورا کرنے کی پوری امید ہے۔ اس جماعت میں بعض احباب گرمیوں میں آجاتے ہیں۔ تو ان سے چندہ لینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چندہ خاص قریباً پورا ہے۔ امید ہے۔ کہ چندہ عام و خاص کی کمی بروقت پوری کر دی جائیگی ؛

چندہ جلسہ سالانہ کی نسبت یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان کے عندہ چندہ جلسہ سالانہ کے غلطی سے جماعت قادیان میں جمع کئے گئے ہیں۔ جو سیکرٹری مال قادیان سے لے کر جمع کریں گے۔ اور بقیہ رقم حسب وعدہ اس ماہ میں ارسال کرینگے ؛

چینگا بنگیال

عام ۱۱/۴۴ ۔ جلسہ ۵/۱ ۔ خاص ۴/۴ ؛ اس جماعت میں دو احمدی ہیں۔ مولوی محمد افضل خاں صاحب سیکرٹری ہیں۔ چندہ خاص باوجود یاددہانی کے وصول نہیں ہے۔ مولوی صاحب نہ صرف چندہ عام کا بقایا بجٹ مالی سال کے آخیر تک پورا کریں۔ بلکہ چندہ خاص بھی ارسال فرما کر مشکور فرماویں ؛

ایبٹ آباد

عام ۲۷۲/۳۹۲ ۔ جلسہ ۳/۳ ۔ خاص ۱۱۱/۸۶ ؛ سیکرٹری مال بابو احمد اللہ خاں صاحب نہایت مستعد اور ہوشیار کارکن ہیں۔ آپ اپنے سرکاری کام سے فارغ ہو کر مالی کام ہی کرتے ہیں۔ یہ نہایت تندہی سے وصولی کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ کے بارے میں لکھا کہ یہ رقم اگر احباب سے پوری نہ ہو سکی۔ تو میں حضرت کے حکم کی تعمیل میں بقیہ رقم اپنی گرہ سے ڈال کر پوری کروں گا۔ کیونکہ حضرت کا حکم ہر حال سر آنکھوں پر رکھنا ضروری ہے۔ چندہ خاص میں بھی اپنے بجٹ سے ۲۵/- کی رقم زیادہ ارسال کی ہے۔ اور چندہ عام بھی بجٹ سے کچھ زیادہ ہے۔ بیت المال بابو احمد اللہ خاں صاحب کی کوششوں کی قدر کرتے ہوئے حضرت کے حضور دعا کی درخواست پیش کرتا ہے۔ اور جماعت کے لئے بھی دعا کی عرض ہے ؛

داتہ

عام ۴/۴۴ ۔ جلسہ ۲/۲ ۔ خاص ۲/۲ ؛ اس جماعت کے سیکرٹری مال حاجی احمد صاحب اچھا کام کرنیوالے ہیں۔ اس سال میں سوائے فصل ربیع کے چندہ کے اب تک کوئی رقم اور وصول نہیں ہوئی۔ فصل خریف کا چندہ وصول ہونے پر بجٹ چندہ عام پورا ہو سکتا ہے۔ اور چندہ خاص کی رقم بھی کوئی زیادہ نہ تھی۔ صرف عدم توجہ سے کام لیا گیا ہے۔ اب سیکرٹری مال کو مستعدی سے کام کرنا چاہیئے۔ کہ چندہ عام و خاص کی کمی پوری ہو جائے ؛

بالاکوٹ ضلع ہزارہ

عام ۸/۱۲۵ ۔ جلسہ ۷/۵ ۔ خاص ۲/۲ ؛ اس جماعت کے سیکرٹری مال میاں فضل کریم صاحب ہیں۔ یہ صاحب چندوں کے وصول کرنے میں بہت توجہ فرمایا کرتے ہیں۔ اور احباب سے ہر وقت وصولی کا خیال رکھتے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ مختلف رپورٹوں سے معلوم ہوا تھا۔ کہ بالاکوٹ میں کسی مبلغ کارکن کے رہنے سے یہاں کا چندہ چہار گنا تک بڑھ سکتا ہے۔ کچھ عرصہ سے اس جماعت میں حکیم مولوی عبد الواحد اس جگہ کام کرتے ہیں۔ اور حکیم صاحب چندوں کے وصول کرانے اور جماعت کی تربیت میں مزید توجہ کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کیونکہ چندہ کے بڑھنے میں جماعت کی تربیت بڑی حد ہے۔ پس حکیم صاحب اس میں زیادہ حصہ لیتے ہوئے شکریہ کا موقع دیں۔ میر سید عزیز اللہ شاہ صاحب سے درخواست کہ وہ اس جماعت کی نگرانی میں برابر توجہ فرما کر ممنون فرماتے رہیں ؛

حصاری

حصاری سے عبد الرحیم صاحب نے چندہ جلسہ تو ۱۱/- ارسال فرمایا ہے۔ لیکن چندہ عام کے متعلق لکھا ہے۔ کہ میں وقت پر زمینداری کا کام بوجہ سخت بیمار ہونے کے نہ کر سکا۔ انشاء اللہ تعالیٰ چندہ بھیجنے کی فکر میں ہوں ؛

مانسہرہ

عام ۱۰۱/۴۴ ۔ جلسہ ۲/۴ ۔ خاص ۶/۶ ؛ پیر محمد زمان شاہ صاحب وکیل چندہ تو ارسال فرماتے ہیں۔ لیکن باقاعدہ چندہ ماہوار بھیجنے کی ضرورت ہے۔ اور چندہ باشرح ۱ فی روپیہ کے حساب سے ہونا ضروری ہے۔ اس سال بلکہ . . . . گذشتہ سال بھی چندہ خاص کی طرف توجہ نہیں کی گئی ہے۔ اور چندہ عام کا جس قدر بقایا ہے وہ اور چندہ خاص کی رقم معہ چندہ جلسہ کے بقائے کے ارسال فرما مشکور فرماویں ؛

کیمبل پور

عام ۱۱۶۶/۱۹۲۳ ۔ جلسہ ۱۹۳/۱۸۸ ۔ خاص ۳۹۰/۷۹ ۔ اس جماعت کے امیر حکیم محمد بخش صاحب باوجود بڑھاپے اور کمزوری کے سلسلہ کی خدمات مالی جس قدر بجا لاتے ہیں۔ ان کی اللہ تعالیٰ ہی ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ خوب محنت اور اخلاص سے کام کرتے ہیں۔ صرف چندہ عام کی کمی کی بابت لکھا۔ تو چندہ عام کی کمی بعض احباب کی تبدیلی اور اس جگہ احباب کی وصیتیں چندہ حصہ آمد کے زیادہ ہو جانے کے سبب ہے۔ کیونکہ حصہ آمد کا چندہ دینے پر چندہ عام بند ہو گیا ہے۔ اس لئے کمی ہوئی۔ کیمبل پور میں واقعی اسی طرح سے ہوا ؛ حکیم صاحب امیر جماعت سے۔ باوجود اس کے کہنا ہے۔ کہ آپ اپنی جماعت کے ان احباب کے چندہ عام کو باشرح کرنے کی سعی فرماویں۔ جن کے چندے شرح سے کم ہوں باوجود

ان حالات کے بیں خیال کرتا ہوں۔ کہ چندہ عام و خاص کی کمی اور تین احباب سے چندہ جلسہ سالانہ قابل وصول ہے۔ ان سے وصول فرما کر مشکور فرماوینگے۔

دو میل

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ یہ جماعت دراصل ماسٹر محبوب عالم صاحب ہیڈ ماسٹر اور ان کے خاندان کی ہے۔ یہ سب چندے ان کے اپنے ذاتی ہیں۔ دوسرے احباب کے چندے اس میں تھوڑے شامل ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔

لارنس پور

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ اس جماعت میں دو ہی احباب ہیں۔ شیخ فضل کریم صاحب سٹیشن ماسٹر اس کے سیکرٹری مال ہیں۔ آپ نے قریباً ہر ایک مد کا بجٹ پورا کیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء بیت المال ان کی اس کوشش کا مشکور ہے۔

پشاور

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ جماعت پشاور کے سیکرٹری مال منشی عبدالمجید خان صاحب سب انسپکٹر پولیس ہیں۔ جو ایک لمبے عرصہ سے اس خدمت کو سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کا کام ہمیشہ نہایت اچھا رہا ہے۔ وہ اپنے اس فرض کو نہایت احسن طریق سے ادا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جماعت پشاور چندوں میں عموماً اوّل رہتی ہے۔ . . . .

میں جماعت پشاور کے تمام احباب کا کہ انہوں نے اپنے چندے بروقت ادا کئے ہیں۔ شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان کے نائب سیکرٹری مال کا بھی خصوصیت سے ذکریہ ہے۔ بیت المال ان دوستوں کے لئے دعا کی درخواست حضرت کے حضور میں پیش کرتا ہے۔

مردان

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ امیر جماعت میاں محمد یوسف صاحب اپیل نویس اور محاسب قاضی عبدالخالق صاحب ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ ان کے چندہ عام و خاص میں نمایاں کمی ہے۔ مرکز میں روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ عہدہ داران کو چندہ عام و خاص کے بقائے توجہ سے وصول کرکے بھجوانے چاہئیں۔ اگر عہدہ داران کی طرف سے کوتاہی (نہ) ہو۔ تو دوسرے احباب کو آگے بڑھنا چاہئیے۔ تا سلسلہ کے کام کو خاص افراد کی مجبوریوں سے نقصان نہ پہنچے۔

نوشہرہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ اس جماعت کے محاسب بابو محمد صادق صاحب سٹور کیپر ملٹری انجینیرنگ سروس ہیں۔ جنہوں نے تھوڑے عرصہ سے مال کا چارج لیا ہے۔ آپ نے کام نہایت عمدگی سے چلایا ہے۔ اور چندوں کے وصول کرنے میں خاص محنت کی ہے۔ مرکزی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ ماہ دسمبر کا کچھ چندہ بھی وصول کر کے دسمبر میں داخل کیا تھا۔ اور چندہ جلسہ سالانہ بجائے ۱۰۰/۰ کے ۳۴/ بھیجا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ بیت المال ان کی اس کوشش کا مشکور ہے۔ اور محاسب صاحب اور جماعت کے افراد کے لئے حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست کرتا ہے۔ چندہ عام و خاص میں جو کمی بجٹ کے رُو سے ہے۔ اس کے لئے امید کرتا ہے۔ کہ محاسب صاحب اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہوئے بجٹ سے بھی زیادہ رقم ارسال فرماوینگے۔

مالاکنڈ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ گذشتہ سال جماعت کے سیکرٹری مال بابو عمرالدین صاحب تھے جنہوں نے بہت اچھا کام کیا تھا۔ ان کا شکریہ ہے۔ جولائی میں ان کی تبدیلی ہوگئی ہے۔ اور چارج مال کا مرزا مظفر احمد صاحب کلرک کے ہاتھ میں آیا ہے۔ چندہ عام میں نمایاں کمی ہے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ بجائے ۴۲/ کے ۶/۰ وصول ہے۔ جزاک اللہ۔ چندہ خاص کی وصولی کی طرف توجہ نہیں کی۔ براہ مہربانی مرزا صاحب چندہ عام و خاص کے وصول کرنے میں خاص توجہ فرما کر مشکور فرماویں۔

چارسدہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ اس جماعت میں تین چار دوست ہیں۔ جو خدا کے فضل سے اپنی مالی حالت بھی اچھی رکھتے ہیں۔ چندوں کے باقاعدہ ادا کرنے کی طرف پوری توجہ نہیں ہے۔

جان محمد اکرم خان صاحب بی۔ اے و غلام سرور خان صاحب۔ و قاضی محمد شفیق صاحب ایم۔ اے چارسدہ و ملک عادل شاہ خان صاحب۔ و ملک محمد اکرم خان صاحب اور ملک سعد اللہ خان صاحب ترنگزی۔ اگر توجہ فرمائیں۔ تو پھر کمی نہیں رہ سکتی۔

شبقدر

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ تحریک جلسہ سالانہ اخبار میں بار بار پڑھکر اس قدر جوش آتا کہ بذریعہ ہو او باد اپنا چندہ روانہ کروں۔ مگر ہمارے بدقسمت گاؤں میں ڈاک خانہ نہیں ہے اور چاروں طرف سے دریا محیط ہے۔ بوجہ نہ ہونے ڈاک خانہ و کثرت بیماری و سراسیمگی چندہ میں تاخیر ہوئی۔ لہذا اب اپنا اور متعلقین کا چندہ جلسہ سالانہ ۱۰/ ارسال کرتا ہوں۔ ملک الطاف خان از ترناب ضلع پشاور۔

خیبر ایجنسی مقام لنڈی کوتل

عام ۳۹۶/۵۹۸۔ جلسہ [illegible]۔ خاص ۱۴۷/۱۸۲۔ خیبر ایجنسی کے سیکرٹری مال منشی شمس الدین صاحب ہیں۔ جو ایک سلسلہ کے بہی خواہ اور دردمند ہیں۔ چندوں کے وصول کرنے میں باوجودیکہ یہ جماعت ایک وسیع حلقہ میں پھیلی ہوئی ہے۔ مگر تاہم بھی نہایت سعی و کوشش سے ہر ایک دوست سے وصول کرتے ہیں۔ اور اپنے بجٹوں کو پورا کرنے میں خاص کوشش کرتے ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ کے لئے ان کا بجٹ جو شروع سال میں بھیجا تھا۔ ۳۵/ بھیجا تھا۔ مگر اکثر دوستوں کی تبدیلی کے سبب۔ ۳۶/ رہ گیا۔ اور دو اور دوستوں کے آنے سے۔ ۶۱/ بن گیا۔ مگر چونکہ احباب نے چندہ جلسہ پر ہر ایک باشرح دیا۔ بلکہ بعض نے ۲۰٪ کے حساب سے ادا کیا۔ اس لئے کل وصولی۔ ۸۹/ ہوئی۔ اس میں سے پروشش کا ½ حصہ کاٹ کر ۸۲/ داخل ہوئی۔ جو مقررہ بجٹ چندہ جلسہ سالانہ سے بقدر ۲۸/ زیادہ ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ چندہ خاص میں جو کمی ہے۔ یہ تو مالی سال کے آخیر تک پوری ہو جاویگی۔ اس طرح سے چندہ عام بھی۔ بجٹ چندہ عام میں ان دوستوں کی رقم معلوم نہ ہونے سبب شامل نہیں۔ جو تبدیل ہو کر آئے ہیں۔

بیت المال جماعت خیبر ایجنسی کے احباب اور خاص کر منشی شمس الدین صاحب کا ان کی کوششوں پر خوشی کا اظہار کرتا ہوا حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست کرتا ہے۔

کوہاٹ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص ۲۲۳/۲۶۸۔ سیکرٹری مال سید محمد حسین صاحب بی۔ اے ہیں۔ مالی کام بہت توجہ اور محنت سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اس وقت چندہ عام۔ چندہ خاص کمی ہے۔ جس کے واسطے پوری امید ہے۔ کہ سید صاحب مالی سال کے آخیر تک ضرور پورا کر لینگے۔

پارہ چنار

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ پارہ چنار کے پریذیڈنٹ فقیر محمد خان صاحب ہیں۔ جو بہت توجہ سے کام کرنے والے ہیں۔ مگر ان کی طرف سے ستمبر کے بعد اب تک کوئی چندہ نہیں آیا ہے۔ یہاں تک چندہ جلسہ سالانہ بھی قابل وصول ہے۔ پس میں ان سے التماس کرتا ہوں۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ۔ چندہ خاص کا بقایا اور بقایا چندہ عام براہ مہربانی ارسال فرما کر مشکور فرماویں۔ اور مالی سال کے آخیر تک اپنا بجٹ پورا کرنے کا ابھی سے فکر فرماویں۔

کندیاں

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ گذشتہ سالوں میں بابو عبدالرحمٰن صاحب ہیڈ فیول کلرک کندیاں نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ اور بہت باقاعدگی سے کیا ہے۔ جس کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن میں حیران ہوں۔ کہ اس سال میں باوجود متعدد یاددہانیوں کے جواب تک نہیں ملا۔ حالانکہ صاحب موصوف پیشتر ازیں میری چٹھی پر فوراً تفصیل سے جواب دیتے تھے۔ میں اب جواب نہ آنے کی وجہ نہیں معلوم کر سکا۔ اور ان کی طرف سے جولائی کے بعد چندہ آیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اخبار میں میرا یہ اعلان دیکھ کر حالات سے اطلاع فرماوینگے۔

سرائے نورنگ

عام ۱۲۵/۱۶۷ - جلسہ ۲۵/۲۵ - خاص ۲۵/۱۸ - سیکرٹری مال صاحبزادہ محمد طیب جان صاحب ہیں۔ جو اپنی جماعت کے چندے نہایت باقاعدہ اور بروقت ارسال کرنے میں خاص نمایاں ہیں۔ اور ہر ایک تحریک کے ملنے پر جب تک اسے پورا نہ کرلیں۔ ان کو چین نہیں پڑتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان کے ہر سہ مدات کے چندے پورے ہیں۔ چندہ عام کی کمی انشاء اللہ تعالےٰ نہ صرف آپ پوری کرینگے۔ بلکہ مالی سال کے آخر تک اس بجٹ سے بڑھا دینگے۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ بیت المال جماعت سرائے نورنگ اور صاحبزادہ محمد طیب جان کے لئے حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست کرتا ہے۔

بنوں

عام ۱۸۸/۳۴۸ - جلسہ ۵۶/۵ - خاص ۵/۸۵ - اس جماعت کے سیکرٹری دوست محمد صاحب ہیں۔ جو کام نہایت تندہی اور محنت سے کرتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ سال کا بجٹ بنوں کا منگوا کر بقائے صاف کرنے کی کوشش کی۔ چندہ خاص کا بجٹ پورا نہیں ہے۔ اور چندہ عام میں بھی بجٹ کے رُو سے کچھ کمی ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ مقررہ سے زیادہ بھیجا ہے۔ چندے کے واسطے آپ جو کوشش فرماتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ چندہ عام۔ خاص کی کمی کو مالی سال کے آخیر تک پورا کرلینگے۔ میں سیکرٹری مال کی خدمات کا دل سے قدردان ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں

عام ۳۳۵/۱۰۷۸ - جلسہ ۷۶/۷۶ - خاص ۶/۶ - سید ظہور الحسن صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ جو سلسلہ کا کام اپنا ذاتی کام سمجھ کر خدمات بجا لاتے ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ بے شک مقررہ سے ۱۶/- زیادہ ہے۔ لیکن اس سال ان کی جماعت سے چندہ خاص کا بالکل نہ وصول ہونا تعجب سے خالی نہیں۔ اس طرح چندہ عام میں بھی کمی ہے۔ اس وقت مالی سال کے ختم ہونے میں چار ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ مزید کوشش کرتے ہوئے چندہ عام۔ چندہ خاص کے بجٹ کو پورا کرنے کی سعی فرما کر مشکور فرماویں۔

ملتان

عام ۹۷۲/۱۶۸۵ - جلسہ ۱۲۵/۱۲۲ - خاص ۲۴۴/۳۶۳ - منشی محمد حیات خاں صاحب نے جو رپورٹ میرے مطالبہ پر ارسال کی ہے۔ اس کا خلاصہ ان کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ چندہ عام و چندہ مستورات کا بجٹ ۸۵۶/۸ اور بقایا ۱۵۷/۷ کل ۱۰۱۵/- ہے۔ اس میں سے ایک صد روپیہ چندہ خاص کا ایک صاحب کے ذمہ ہے جس کی نسبت لکھا جاچکا ہے۔ ادا آخیر دسمبر تک ۹۱۰/- ناضروری ہے۔ مگر وصولی ۷۹۲ ہے۔ بقایا ۱۱۸/- قابل ادا ہے۔ جس کے واسطے وصولی کی پوری کوشش کی جارہی ہے۔

بجٹ چندہ حصہ آمد معہ محصلات ۶۷۲/- ہے۔ واجب الادا تا دسمبر ۸۴۴/- ہے۔ مگر وصولی ۴۷۶/- ہے۔ موصی صاحبان اپنے چندے باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ جو ان کے ایثار و قربانی کی دلیل ہے اللہ تعالےٰ مزید خدمات کی توفیق عطا فرماوے۔ چندہ خاص وعدہ ۳۶۳ - وصول ۲۴۴/- باقی رقم کی وصولی کی کوشش کی جارہی ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ کا مطالبہ ۱۲۵/- وصولی بھی ۱۲۵ ہے۔ یہ سب کچھ حضرت کی خاص توجہ اور دعا کا ثمرہ ہے۔ اور جماعت کی قربانی کا اعلیٰ نمونہ ہے۔ جماعت ملتان اور میرے لئے حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست کریں۔ اتنے بڑے شہر کیواسطے احمدیہ جماعت کی تعداد بہت کم ہے۔

علی پور

عام ۵۸/۵۳۶ - جلسہ ۲/۲۲ - فصل خریف بارش کی کثرت سے غرق آب ہوگئی۔ لیکن باوجود متعدد مطالبات کے چندہ فصل ربیع بھی نہیں وصول کرکے بھیجا گیا ہے۔ سیکرٹری میاں نور محمد صاحب سربراہ کو خاص الخاص توجہ کرنا چاہیئے۔

حسن پور

عام ۵/۵ - جلسہ ۱۶/۱۱ - خاص ۵ - فتح محمد صاحب سیکرٹری مال کی رپورٹ ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کے چندے میں چوہدری علی محمد صاحب پٹواری۔ چوہدری شاہ نواز اور سیکرٹری مال نے خاص طور پر حصہ لیا ہے اور دوسرے دوستوں نے بھی چندہ دیا ہے۔ جو مقررہ سے زیادہ ہوگیا ہے۔ یہ جماعت علی پور سے اس سال الگ ہوئی ہے۔ اس کا منشا یہ ہے۔ کہ الگ کام عمدگی سے کیا جاوے۔ اس کے پریذیڈنٹ چوہدری برکت علی خاں نمبردار ہیں۔ گو اس سال فصل ربیع قلت بارش اور فصل خریف کثرت بارش اور سیلاب کے آنے سے مقابلۃً کم ہوئی ہے۔ لیکن تاہم بھی جس طرح حضرت کے حکم کی تعمیل میں چندہ جلسہ سالانہ مقررہ سے زیادہ کیا ہے۔ اسی طرح سے چندہ عام و خاص بھی پورا کرنے کی کوشش کی جاوے اور حضور کے حکم کی تعمیل میں چندہ وفد بنا کر وصول کرنے کا انتظام کیا جاوے۔

لودھراں

عام ۱۳۴/۱۴۴ - جلسہ ۱۱/۱ - خاص ۲/۵ - منشی محمود خاں صاحب سیکرٹری مال کو وصولی چندہ کے واسطے خاص کوشش کرنا چاہیئے۔ چندہ عام کی وصولی برائے نام ہے۔ یہ جماعت گذشتہ سالوں میں بہت اچھی جماعت ہے۔

قتال پور

عام ۱۲/۱۲ - جلسہ ۵/۱۲ - خاص ۱۲ - میاں غلام حسین صاحب سیکرٹری اچھا کام کرنے والے ہیں۔ گذشتہ سے پیوستہ سال آپ کا بقایا ہوگیا۔ تو آپ نے ... ایک کپڑا دیکر چندہ پورا کردیا۔ امید ہے کہ اپنا بجٹ پورا کردینگے۔

دیوا سنگھ

عام ۶۲/۷۷ - جلسہ ۱۲ - خاص ۱۲ - فصل ربیع اس جماعت کی بوجہ بارش نہ ہونے کے خشک ہوگئی تھی۔ سیکرٹری محمد یامین صاحب نے اطلاع کی۔ کہ فصل خریف پر ہر دو فصل کا چندہ وصول کرکے بھیجنے کی کوشش کررہا ہوں۔ چنانچہ ہر سہ مدات کے چندے پورے کردیئے ہیں۔ باوجود اس کے فصل ربیع برائے نام ہوئی تھی۔ چندہ عام کی رقم میں سے کمی ہے۔ جو انشاء اللہ پوری کردی جاویگی۔ سیکرٹری محمد یامین اور ان کی جماعت خاص طور پر شکریہ کی مستحق ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کے اموال میں برکت دے۔

میلسی

عام ۵/۶۴ - جلسہ ۵ - خاص - اس جماعت کے اکثر دوست تبدیل ہوچکے ہیں۔ بعض نے اپنا کاروبار دوسری جگہ جاری کرلیا ہے۔ اس لئے اب چندہ میں بہت کمی ہے۔

بہاولپور

عام ۳۲/۲۵ - جلسہ ۲/۲۵ - خاص ۵ - پروفیسر غلام حسین صاحب ایم۔ اے سیکرٹری مال ہیں۔ چندوں کی طرف آپ کی پوری توجہ نہیں ہے۔ چندہ عام بالکل برائے نام ہے۔ اور چندہ خاص باوجود کم مقرر کرنے کے بھی نہیں بھیجا۔ حالانکہ تعداد کے لحاظ سے رقم اس سے زیادہ وصول ہونا چاہیئے تھی۔ پروفیسر صاحب سے التماس ہے۔ کہ اب توجہ فرما کر مشکور فرماویں۔ مولانا اختر صاحب کی خدمت میں بھی مضمون واحد ہے۔

احمد پور لمّہ

عام ۶/۶ - جلسہ ۶ - خاص ۲/۲ - ڈاکٹر پیر بخش صاحب اسسٹنٹ سرجن ہی اس جگہ پر ہیں۔ آپ اپنے ہر ایک مد کے چندے باقاعدہ ارسال کرتے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

کھروڑ پکا

عام ۶۶/۲۸۰ - جلسہ ۲ - خاص ۵ - منشی غلام محمد صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ اور ایک صاحب ہیڈ ماسٹر ہیں۔ جو چندہ حصہ آمد ۱۰/۲ ماہوار ادا کرتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "چونکہ انہوں نے وصیت کی ہوئی ہے۔ اس لئے ان کو باقی سب چندے معاف ہیں"۔ اس کے متعلق میں لکھنا چاہتا ہوں۔ یہ درست نہیں ہے۔ کہ جن موصیوں کی وصیت حصہ آمد کی ہے۔ ان کو سب چندے معاف ہیں۔ ایسے موصیوں کو صرف چندہ عام ہی معاف ہے۔ کیونکہ موصیوں کا چندہ حصہ آمد دینا قائمقام

چندہ عام ہے۔ اور کہ چونکہ موصی ۱۰؍ فی روپیہ کے حساب سے ادا کرتے ہیں۔ اور دوسرے دوست ۱؍ فی روپیہ کے حساب سے۔ پس حصہ آمد کے ادا کرنے والوں کو صرف چندہ عام معاف ہے۔ باقی چندے مثلاً چندہ خاص۔ جلسہ سالانہ۔ صدقات۔ زکوٰۃ۔ پائی اور خاص تحریک کے چندے سب ادا کرنے ضروری ہیں۔ بلکہ جن موصیوں کی وصیت صرف حصہ جائداد کی ہو۔ ان کو چندہ عام بھی معاف نہیں۔ حصہ جائداد کے موصیوں کو چندہ عام ادا کرنا ضروری ہے۔ لہذا سیکرٹری مالی منشی غلام محمد صاحب چندہ خاص اپنا اور موصی صاحب کا لے کر ضرور ارسال کریں۔ اور چندہ عام کی بقایا رقوم ارسال کرکے اپنا بجٹ پورا کریں ؛

خان پور

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ یہ نئی جماعت ہے۔ جو منشی مدد علی صاحب کی کوشش سے بنی ہے۔ منشی صاحب کوشش سے کام کر رہے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ امید ہے۔ کہ اپنے بجٹ سے بہر حال زیادہ دینگے۔ کیونکہ احباب کافی تعداد میں ہیں ؛

بوڑے والہ ضلع ملتان

یہ جماعت نئی ہے۔ ارد گرد کے احباب کو جمع کرکے جماعت بنائی گئی ہے۔ ستمبر میں بابو ہدایت اللہ صاحب کلرک کمیٹی نے لکھا تھا۔ کہ اب کام بہت کوشش سے ہوگا۔ چندہ خاص میرا اور ملک علی حیدر خاں صاحب کا ارسالی ہے۔ باقی دوسرے احباب کا چندہ بھی ۳۰ر ستمبر تک ارسال ہوگا۔ چندہ خاص اس جماعت کا کم از کم چالیس پچاس ہوگا۔ اب چندہ کا کام عملاً کرکے دکھایا جاوے گا۔ گذشتہ غفلت معاف کی جاوے۔ چندہ عام بھی وصول کرکے ارسال ہوگا۔ اب تک چندوں میں بہت کمی ہے۔ منشی ہدایت اللہ صاحب توجہ فرماویں۔ اور اپنے وعدے کا ایفا فرماویں ؛

ڈیرہ غازی خاں

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ مولوی محمد عثمان صاحب سیکرٹری مال کوشش تو بہت فرماتے ہیں۔ اور اب تو مکرمی مولوی غلام حسین صاحب نے ضلع ڈیرہ غازی خاں اور خاص ڈیرہ کے چندے کے لئے خاص کوشش کا وعدہ کیا ہے۔ جیسا کہ اس سے پیشتر شائع کیا گیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ چندہ عام۔ چندہ خاص کی کمی بر وقت انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہو جاویگی ؛

کوٹ قیصرانی

عام ۱۲۳/۸ [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص ۲۹ [illegible]۔ چندہ عام کے اس بجٹ میں تمندار ان کا چندہ شامل نہیں ہے۔ سردار امیر محمد خاں صاحب تمندار نے وعدہ کیا ہے۔ کہ میں اپنا چندہ ایک آنہ فی روپیہ کی شرح سے مع بقایا کے ادا کرونگا۔ سردار شیر بہادر خاں صاحب نے ۱۰۰/- چندہ عام و خاص کا ارسال بھی فرما دیا ہے۔ امید ہے۔ کہ دوسرے تمندار صاحبان بھی اپنے چندے کو ارسال فرماوینگے۔ سردار شیر بہادر خاں صاحب کا چندہ مذکورہ اس میں شامل نہیں ہے۔ اگر سب چندے باقاعدہ ادا ہوئے۔ جیسا کہ وعدہ ہے۔ تو یہ رقم انشاء اللہ بہت بڑھ کر سالانہ رپورٹ میں ظاہر ہوگی ؛

منٹگمری

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ چوہدری غلام احمد خاں ایڈووکیٹ پاک پٹن نے ۳۰ر دسمبر کو اس جماعت کا معائنہ کیا۔ رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ چندہ عام و خاص و جلسہ سالانہ کی مد وار ایک فہرست بقایا داران طیار کی گئی۔ اور اس کے بعد ایک وفد جس میں شیخ نذیر احمد سیکرٹری مالی اور چوہدری محمد شریف صاحب وکیل و پریذیڈنٹ اور میاں محمد شریف صاحب [illegible] بنایا گیا۔ اس وفد نے چندہ عام۔ جلسہ سالانہ میں ۱۵۸/۲ کی رقم داخل کی ہے۔ امید ہے کہ یہ وفد بقیہ رقوم بھی کوشش کرکے وصول کریگا۔ جیسا کہ انہوں نے افسر معائنہ سے وعدہ کیا ہے۔ نیز حضرت کا حکم ہے کہ یہ وفد اس وقت تک کام کرے۔ جب تک کہ سلسلہ کے سر سے یہ بار اتر جاوے۔ چوہدری غلام احمد خاں صاحب نے منٹگمری کا حساب و کتاب نہایت عمدہ اور صاف پایا ہے۔ اور باقاعدہ حساب رکھا گیا ہے۔ جو سیکرٹری مال شیخ نذیر احمد صاحب کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ شیخ صاحب اپنے فرض منصبی کو نہایت

مستعدی سے ادا کرتے ہیں۔ ان کے ہر سہ مدات کے بجٹوں میں جو کمی ہے۔ اسے مالی سال کے آخیر تک خاص کوشش کر سکیں گے ؛

چک نمبر ۹

عام ۱۷۶/۳۵۹۔ جلسہ ۱۵/۱۵۔ خاص [illegible]۔ اس جماعت کے سیکرٹری مال چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار ہیں۔ آپ نے جس طرح چندہ جلسہ سالانہ و چندہ خاص کو بر وقت پورا کیا ہے۔ اسی طرح چندہ عام کی کمی کو بھی آپ فصل خریف کے نکلنے پر پورا کر دیں گے۔ چوہدری صاحب سلسلہ کا کام خصوصاً مالی کام بہت محنت اور توجہ سے سر انجام دیتے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء ؛

چک ۵۵ محمود پورہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ چوہدری غلام سرور صاحب سیکرٹری مال کی توجہ چندہ خاص کی طرف خصوصیت سے مبذول کراتا ہوں۔ آپ نے اپنی جماعت سے چندہ خاص گذشتہ تین سال سے نہیں ارسال فرمایا ہے۔ پس آپ سے درخواست ہے۔ کہ براہ مہربانی فصل خریف کے چندہ کے ساتھ چندہ خاص [illegible] روپیہ اور بقایا چندہ عام کا بجٹ پورا کرکے مشکور فرماویں ؛

پاک پٹن

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ چوہدری غلام احمد خاں صاحب امیر جماعت سلسلہ کے نہ صرف مالی کام کو ہی بہترین صورت میں سر انجام دینے والے ہیں بلکہ ہر ایک کام کے واسطے طیار رہتے ہیں۔ ان ہر سہ مدات کے چندوں میں جو کمی ہے۔ اسے مالی سال کے آخیر تک پورا کر دینگے ؛

سلسلہ کی مالی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے خان محمد صاحب گرداور و سیکرٹری تبلیغ نے حضرت کے حضور میں لکھا۔ کہ حسب الارشاد حضور ایدہ اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی موجودہ ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ۲۰۰/- بہ تفصیل ذیل زکوٰۃ ۵۰/- سود بینک ۵۰/- ارسال بحضور ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

ہر قسم کا سود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم کے ماتحت اشاعت اسلام کے لئے قادیان آنا چاہیئے۔ دوسری جماعتوں کے احباب کو بھی سود کا روپیہ اشاعت اسلام کے لئے قادیان بھیجنا چاہیئے ؛

گوگیرہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ سید محمد حسین شاہ صاحب سیکرٹری مال اپنے چندوں کی طرف خاص توجہ فرماویں۔ کیونکہ ان کے ہر سہ مدات کے چندے ان کے اپنے مرسلہ بجٹ سے بہت کم ہیں۔ امید ہے۔ کہ آپ مالی سال کے آخیر تک ہر سہ مدات کے چندے کے بجٹ پورے کرکے مشکور فرماوینگے ؛ تعجب ہے کہ جلسہ سالانہ کا چندہ ابھی تک بھی پورا نہیں کیا گیا۔

اوکاڑہ

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ اس سال میاں محمد یوسف صاحب بوٹ ساز نے سیکرٹری مال کا کام بہت اچھی طرح سے سر انجام دیا ہے۔ چنانچہ چندہ عام کی مد میں گذشتہ سال کی سالانہ رقم ۷۶/- کے مقابل پر اب تک ۱۲۳/- کی رقم داخل ہو چکی ہے۔ اور یہ امید کی جاتی ہے کہ باقاعدگی سے وصول کرتے ہوئے نہ صرف چندہ عام کا بجٹ پورا ہوگا۔ بلکہ زیادہ وصولی ہوگی چندہ جلسہ سالانہ۔ چندہ خاص دونوں مدات میں زیادتی کی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ میاں محمد یوسف صاحب کی کوششوں کا شکریہ ہے ؛ آئندہ کیلئے شیخ محمد صدیق صاحب میونسپل کمشنر نے بنفس نفیس وعدہ فرمایا ہے۔ کہ انشاء اللہ چندہ میں کمی نہیں ہوگی ؛

عارف والا

(حساب کا مقابلہ کیا جاوے)

عام [illegible]۔ جلسہ [illegible]۔ خاص [illegible]۔ چوہدری غلام حسین صاحب [illegible] چھوٹے بڑے سب کو سوائے میرے بخار عرصہ دو ماہ سے ہو رہا ہے۔ بسبب کم فرصتی کے جواب بھی نہیں دے سکا مگر باوجود اس کے چندہ کے کام میں برابر کوشش کرتا رہا ہوں۔ عارف والا سے ملازم تو قریب کل تبدیل ہو چکے۔ صرف پانچ احمدی ہیں۔ ان سے ۱۰/- تک چندہ وصول کر لیا ہے۔ جو جلسہ پر پیش کر دی گئی (روپیہ موجودہ داخل ہو گیا) یہ دوست جن سے چندہ لیا گیا ہے۔

بہت غریب ہے۔ میرا مربعہ ناقص ہے۔ اس لئے بجائے آمدنی کے اس پر خرچ ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے میں مقروض بھی ہو گیا ہوں۔ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ پیر پرستوں کے جنگل میں توحید قائم فرما دے حضرت کے حضور میں میرے مربعہ اور اس جگہ بڑی جماعت قائم ہونے کی درخواست کریں۔ دو احباب بھی ان کے لئے دعا کریں۔

چک نمبر ۳ احمدیانوالہ

عام ۲۴۲/۲۸۰۔ جلسہ ۶۵/[illegible]۔ خاص ۲۵/۲۴۔ اس جماعت میں موصی صاحبان خدا کے فضل سے زیادہ ہیں۔ دوسرے دوست کم ہیں۔ ماسٹر فتح محمد صاحب موصی بھی اس جماعت میں شامل ہیں۔ چنانچہ چندہ جلسہ میں عنقریب آپ نے ارسال فرمائے تھے۔ چندہ خاص میں کمی ہے۔ میں چوہدری باغ الدین صاحب سیکرٹری مال سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ فصل ربیع و خریف کے تمام چندے باقاعدہ اور باشرح وصول کر کے چندہ عام و خاص کی کمی کو ہی پورا نہ کریں۔ بلکہ بجٹ مقررہ سے زیادہ چندہ دیں۔ اس جگہ اکثر موصی صاحبان کا چندہ ہوتا ہے۔

رینالہ سٹیٹ

عام ۱۸۸/۲۵۱۔ جلسہ ۱۳۳/۳۲۔ خاص ۲۹۲/۲۳۶۔ اس جماعت کے سیکرٹری مال مستری محمد عیسیٰ صاحب ہر قسم کے چندوں میں خاص طور پر سعی اور کوشش کرنے والے ہیں۔ چنانچہ ان کے ہر سہ مدات کے چندے پورے وصول ہیں۔ بلکہ چندہ جلسہ سالانہ میں وعدہ سے -/۱۰۰ زیادہ۔ یہ رقم مکرمی رسالدار حاکم علی خاں صاحب پنشنر جاگیردار چک ۲/۱۰.R.۸ نے دی ہے۔ رسالدار صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی تحریک دیکھتے ہی ایک سو روپیہ بذریعہ تار ارسال فرمایا تھا۔ جو وقت مقررہ سے بھی پہلے داخل ہوا تھا۔ رسالدار صاحب درخواست کرتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس کے حضور میں خاص طور پر دعا کی درخواست پیش کی جاوے۔ بیت المال صاحب موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضرت اقدس کے حضور میں نہایت ادب سے دعا کی درخواست پیش کرتا ہے۔ بلکہ اور احباب سے بھی۔

فیروز پور

عام ۱۵۲۲/۲۳۴۳۔ جلسہ ۲۵۳/۲۵۳۔ خاص ۳۲۹/۵۵۹۔ حضور کا حکم بابت چندہ جلسہ سالانہ۔ -/۲۵۳ جماعت موصول ہوا۔ جو جماعت کو سنا دیا گیا۔ اور بشرح صدر جماعت نے اس پر لبیک کہا۔ چنانچہ وہ رقم پوری روانہ کر دی گئی ہے۔ "امیر جماعت"۔

چوہدری غلام احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ پاک پٹن بہ حیثیت انسپکٹر ۱۴؍ دسمبر کو معائنہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ معائنہ اس وجہ سے نہیں کر سکے۔ کہ کارکن احباب ملازم ہیں۔ جو اس وقت اپنی ڈیوٹی پر ہیں۔ نیز امیر جماعت نے یہ لکھا ہے۔ کہ معائنہ کی ضرورت نہیں ہے۔ چندہ جلسہ سالانہ اور چندہ عام قریباً پورا ارسال کیا گیا ہے۔ چندہ خاص کی کمی ہے۔ جو کچھ وصول ہو جاویگا۔ بقیہ کے لئے بعد میں رپورٹ ہو گی۔

بیت المال۔ معائنہ تو ضرور ہونا چاہیئے تھا۔ فروری میں پھر دوبارہ کسی صاحب کو معاینہ کیلئے تکلیف دی جائیگی۔ جماعت فیروز پور کے کارکنان کو اپنے ضلع کی جماعتوں کی طرف خاص توجہ کرنا ضروری ہے۔ ان کے چندے کم آ رہے ہیں۔ ان جماعتوں کی نگرانی کی ضرورت ہے۔

موگا

عام ۵۵/۱۳۶۔ جلسہ ۲/۱۵۔ خاص ۵/۲۴۔ مقامی کارکنوں کو خاص توجہ کر کے ہر سہ مدات کے بجٹ مالی سال کے آخیر تک پورے کرنے ضروری ہیں۔ میرا خیال ہے۔ کہ چندوں کے وصول کرنے کی طرف پوری توجہ نہیں ہے۔ ورنہ اس قدر کمی چندوں میں نظر نہ آتی۔

قصور

علاوہ بقایا۔ عام ۱۸/۱۵۰۔ جلسہ ۳۴/۴۵۔ خاص ۱۲۲/۲۲۸ علاوہ بقایا۔ جماعت قصور کا معائنہ ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسر نے کیا ہے۔ ان کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے۔ کل ممبران انجمن احمدیہ قصور کی تعداد بیس ہے۔ ان میں سے باقاعدہ اور قریباً باشرح دینے والے صرف ۱۱ دوست ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ کی مقررہ رقم -/۵ تھی۔ وصولی کے واسطے احباب خصوصاً مولوی عبد القادر اور محمد صاحب ۱۲۱

محمد صدیق بیگ صاحب کوشش کر رہے ہیں۔ میں بھی پانچ چھ اصحاب سے ملا۔ مرزا عزیز احمد صاحب سے بھی ملا۔ میری رائے میں جماعت قصور یا اپنی جماعت (امرتسر) کا چندہ باقاعدہ نہ دینا صرف توجہ کی کمی کی وجہ سے ہے۔ گو کساد بازاری کا سبب بھی بعض دفعہ حالات میں مدنظر رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن اس قدر نہیں۔ کہ لوگ ایک روپیہ بھی چندہ جلسہ سالانہ کے واسطے نہ رکھتے ہوں۔ اور یہ رہا ہوا بھی چندہ عام میں کم سے کم نہ دے سکتے ہوں۔ جماعت قصور جس میں مرزا عزیز احمد صاحب ای۔ اے۔ سی رہتے ہیں میں یقین نہیں کر سکتا کہ -/۵۷ کی رقم بیس احباب کے چندہ کو ملا کر بھی پوری نہ ہو۔ حالانکہ اگر اپنے فرض کی ادائیگی کا خیال ہوتا۔ تو یہ رقم نہیں بلکہ اس سے دوگنی رقم بھی پوری ہو جاتی۔ جیسا کہ ظاہر ہے۔ کہ خانصاحب منشی فرزند علی صاحب کے زمانہ میں قریب -/۲۰۰ چندہ جلسہ سالانہ جاتا رہا۔ یہ محض غفلت اور صرف غفلت کا نتیجہ ہے۔ میں تو کہوں گا۔ کہ مرکز پر بھی اسکی ذمہ واری ہے۔ چندہ لینے کے واسطے تو بیت المال بہت کوشش کرتا ہے۔ مگر چندہ دینے والی طبائع پیدا کرنے سے کوتاہی ہے۔

اس جماعت کا بجٹ جو دکھلایا گیا ہے۔ وہ علاوہ بقایا کے ہے۔ باوجود اس کے ہر ایک مد میں کمی ہے۔ خصوصاً چندہ خاص میں۔ جماعت فیروز پور کو جو قصور کے واسطے ضلع کی جماعت ہے توجہ کرنا چاہیئے اور باثر اور با رسوخ احباب کو وفد بنا کر چندہ سال رواں کے بقائے صاف کرنے ضروری ہیں۔

زیرہ

عام ۱۱۵/۱۶۲۔ جلسہ ۳۳/۵۴۔ خاص ۱۷/۲۴۔ منشی فیض محمد صاحب پٹواری سیکرٹری مال کی رپورٹ ہے۔ کہ چندہ عام ماہواری و فصلانہ۔ اور چندہ جلسہ سالانہ و خاص کا ایک صد روپیہ ارسال ہے۔ کوشش کی جاویگی اور کی جاتی ہے۔ کہ بقیہ رقوم وصول ہوں۔ جس قدر وصول ہوگا۔ جلسہ پر ہمراہ لاؤں گا۔ مگر حضرت کے حضور میں دعا کی درخواست کریں۔ امید ہے۔ کہ حضرت کے حکم کی تعمیل میں منشی فیض محمد صاحب پٹواری معمول سے زیادہ سعی فرماتے ہوئے بقیہ بجٹ کو پورا کریں گے۔

فریدکوٹ

عام ۱۳/۲۵۔ جلسہ ۱/۵۔ خاص ۰/۵

سکھانند

عام ۱/۲۔ جلسہ ۰/۵۔ خاص ۰/۵

للیانی

عام ۱۲/۳۵۔ جلسہ ۰/۱۔ خاص ۰/۵

لدھیکے نیویں

عام ۲۳/۵۔ جلسہ ۲۳/۱۵۔ خاص ۰/۵

کھریپڑال

عام ۵/۱۲۔ جلسہ ۰/۱۔ خاص ۰/۲۔ فصل ربیع کا چندہ تو پورا وصول ہو چکا ہے۔ لیکن فصل خریف اور چندہ جلسہ سالانہ و خاص کی رقم کا انتظار ہے۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ منشی محمد الدین صاحب بوجہ بیماری کے چندہ جلسہ سالانہ و خاص کی طرف سے توجہ نہیں کر سکے۔ اب خدا کے فضل سے ان کو آرام ہے۔ امید ہے کہ بقیہ کمی کو حضرت کے حکم کی تعمیل میں پورا کرینگے۔

کوٹ کپورہ

عام ۱/۱۴۔ جلسہ ۱/۴۔ خاص ۲/۱۲۔ جب دارالامان کی ایک ایک اینٹ نشان الٰہی ہے۔ تو پھر جو آواز کہ وہاں سے اُٹھیگی۔ بدرجہ اولیٰ آیات اللہ ہو گی۔ اور پھر خاصکر جبکہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلیفہ برحق کے فرمان کی صورت میں ہو۔ مجھے اس رقم کی

کی ادائیگی میں ہرگز ہرگز تامل نہیں ہے۔ اور نہ میں اس کی وجہ دریافت کرنے کی ضرورت سمجھتا ہوں حضرت صاحب سلمہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کریں۔ بر کریا کار باد شوار نیست۔ خاکسار محمد اسمٰعیل“ اس جگہ دو ہی دوست ہیں۔ ایک محمد اسمٰعیل سٹیشن ماسٹر اور مرزا عبدالحق صاحب جمعدار .. .. .. نے -/۵ جلسہ میں دیئے بوجہ بہت مقروض ہونے کے ؛

ہوشیارپور

عام ۲۳/۱۰۰ جلسہ ۱۳/۱۵ خاص ۱/۲۔ اکتوبر و نومبر و دسمبر میں متواتر چندہ وصول نہیں ہے اور اسی طرح سے مئی اور اگست بھی چندے سے خالی ہے۔ دسمبر میں جلسہ کے لئے ۱۰ روپیہ اور چندہ خاص کے علاوہ آئے ہیں۔ سیکرٹری صاحب کو خاص طور پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے ؛

ماہل پور

عام ۲۰/۱۰۰۔ جلسہ ۰/۰۔ خاص ۰/۰ + گذشتہ سال میں چندہ عام کے -/۴۱ روپیہ حصہ آمد کے -/۲۴ وصول ہوئے تھے۔ لیکن اس سال چندہ عام کے -/۳ اور حصہ آمد کے -/۲۰ وصول ہیں اور جلسہ سالانہ اور چندہ خاص میں کچھ وصولی نہیں ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ چندوں کی طرف ماسٹر رشید احمد صاحب کی پوری توجہ نہیں ہے۔ پس صاحب موصوف سے التماس ہے۔ کہ مالی سال کے آخیر تک براہ مہربانی بقیہ رقوم وصول کر کے ارسال فرماویں اور شکریہ کا موقع دیں ؛

پھمبیاں

عام ۳۲/۱۰۰۔ جلسہ ۳/۱۰۔ خاص ۰/۰ + میاں مولا بخش صاحب سیکرٹری مال کو مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ انہوں نے جیسا کہ گذشتہ دو سال میں کم از کم -/۸۰ و -/۸۲ کی رقوم چندہ عام میں ارسال کی ہیں۔ لیکن اس سال میں صرف -/۳۲ بھیجے اور جلسہ سالانہ میں بھی کمی ہے۔ پس مہربانی کر کے سیکرٹری صاحب بقیہ رقم بجٹ کو ۳۰ر اپریل سے قبل پورا کر کے مشکور فرماویں ؛

ضرب دیال

عام ۰/۰ جلسہ ۰/۵۔ خاص ۰/۵ + ایک عرصہ سے اس جماعت کے احباب کی چندوں کی طرف سے بے توجگی ہے۔ محصل کے جانے پر بھی وعدے ہی کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان کے ایفا کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ پس میں چوہدری رحمت خاں صاحب سے التماس کرتا ہوں۔ کہ آپ نے جس طرح اس سال میں چندہ جلسہ سالانہ بجائے -/۵ کے -/۸ خود ادا فرمایا ہے۔ اسی طرح سے چندہ عام کے اپنے مرسلہ بجٹ کو پورا کر کے مشکور فرماویں ؛

سرشت پور بیرم

عام ۰/۲۔ جلسہ ۰/۲۔ خاص ۰/۵

اجمیر

عام ۹۳/۱۲۴۔ جلسہ ۰/۲۔ خاص ۳۲/۲۵ + منشی نبی بخش صاحب سیکرٹری مال اپنے فرض منصبی کے علاوہ باقی وقت چندوں کے وصول کرنے میں ہی صرف کرتے ہیں۔ اور آپ نہایت توجہ سے کام سرانجام دیتے ہیں۔ بجٹ کی بقیہ رقوم نہ صرف آپ پوری کریں گے۔ بلکہ آپ سے توقع ہے۔ کہ بجٹ سے زیادہ کریں گے۔ منشی صاحب کا شکریہ ہے ؛

ابرار

عام ۰/۱۲۰۔ جلسہ ۱/۲۰۔ خاص ۰/۰ + چوہدری محمد عثمان خاں صاحب کی سعی اور کوشش کا شکریہ ہے۔ البتہ چندہ خاص میں کوئی رقم نہیں ہے۔ جس کے واسطے ان سے التماس ہے۔ اور چندہ عام کی بقایا رقم بجٹ امید ہے کہ نہ صرف پوری ہوگی۔ بلکہ زیادہ کر کے مزید شکریہ کا موقع دینگے ؛

کاٹھ گڑھ

عام ۰/۱۲۰۔ جلسہ ۶/۲۵۔ خاص ۰/۲۲ + چوہدری عبدالسلام خاں صاحب امیر جماعت قریباً ہر وقت سلسلہ کے کام میں ہی مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر عطا فرماوے۔ آپ نے جلسہ کے ایام میں اپنے بجٹ کی کمیوں کو نوٹ فرمایا تھا۔ امید ہے۔ کہ آپ ہر سہ مدات کی کمی کو بروقت پورا کر کے مشکور فرماوینگے۔ جماعت کاٹھ گڑھ کا چندہ باشرح بہت کم احباب کا ہے۔ اس لئے چوہدری صاحب امیر جماعت کو اپنے چندوں کے علاوہ دوسروں کا بھی باشرح کرانا ضروری ہے ؛

حسن پور

عام ۰/۲۔ جلسہ ۰/۱۵۔ خاص ۰/۱ + سیکرٹری صاحب میاں عبدالقادر صاحب کو چندہ عام و خاص کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ سوائے -/۵ کے ان کا چندہ عام اس وقت تک کچھ بھی وصول نہیں ہے

سڑوعہ

عام ۱۳۶/۱۵۰۔ جلسہ ۰/۱۲۔ خاص ۰/۵ + اس جماعت کی حالت چندوں کے متعلق گذشتہ سال نہایت کمزور تھی۔ اس سال میں جناب چوہدری چھجو خاں صاحب فارسٹ رینجر پنشن لیکر اپنے وطن تشریف لائے اور آپ کو سڑوعہ کے امیر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے مقرر فرمایا۔ تھوڑا ہی عرصہ آپ نے کام کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ اس جماعت کی گذشتہ سال کی حالت کے ماتحت جو بجٹ ہر سہ مدات کا تجویز کیا گیا ہے اسے تو پورا کر دیا ہے۔ اور امید یہ ہے۔ کہ امیر صاحب کی جماعت کی تربیت اور توجہ سے چندہ عام کی وصولی کی مقدار اس سال کے آخیر پہ -/۲۸۰ تک ہو جاویگی۔ بیت المال امیر جماعت کی کوششوں کو قدر کی نظر سے دیکھتے ہوئے ان کے لئے اور ان کی جماعت کے واسطے حضرت اقدس کے حضور میں دعا کی درخواست کرتا ہے۔ اور تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے ؛

بہرام پور

عام ۰/۲۔ جلسہ ۰/۱۔ خاص ۰/۲۔ چوہدری غلام جیلانی خاں صاحب کی کوشش کا شکریہ ہے۔ جو انہوں نے چندہ جلسہ سالانہ و خاص کے لئے کی ہے۔ چندہ عام کے لئے امید ہے کہ جلد تر پورا کرینگے ؛

گڑھ شنکر

عام ۰/۲۔ جلسہ ۰/۰۔ خاص ۰/۵ + اس جماعت میں اس وقت صرف دو احمدی ہیں۔ چوہدری غلام جیلانی خاں صاحب کپونڈر خاص توجہ فرما کر مشکور فرماویں۔ آپ نے وعدہ بھی کیا تھا کہ عنقریب چندہ ارسال ہوگا۔ مگر ملا نہیں ہے ؛

پنام

عام ۰/۰۔ جلسہ ۰/۰۔ خاص ۰/۵ + میں اس جماعت کے چندوں کے لئے مکرمی چوہدری غلام جیلانی خاں پوسٹل کلرک ڈھلواں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ آپ کے گاؤں کی جماعت سے چندہ عام۔ جلسہ برائے نام وصول ہے۔ حالانکہ اس جماعت کے احباب بہت پرانے احمدی ہیں ؛

پھگلانہ

عام ۰/۱۲۔ جلسہ ۰/۲۔ خاص ۰/۱۵ + چوہدری فیروز خاں صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ آپ نے اس سال میں چندوں کی طرف بہت کم توجہ کی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہر ایک مد کے چندے میں نمایاں کمی ہے۔ میں آپ سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ بجٹ ہر سہ مدات کا پورا کر کے مشکور فرماویں ؛

مٹھیانہ

عام ۰/۲۵۔ جلسہ ۰/۵۔ خاص ۰/۵

پالم پور

عام ۰/۵۔ جلسہ ۰/۱۔ خاص ۰/۱۵

کائتھاں

عام ۹/۱۳۰۔ جلسہ ۱/۱۲۔ خاص ۰/۲۔ مکرمی خانصاحب غلام محی الدین خانصاحب کی کوششوں کا

شکریہ ہے۔ کہ آپ نے قریباً ہر ایک مد کے چندے کو پورا کیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ نیز جو کمی ہے۔ وہ مالی سال کے آخر تک پوری ہونے کی پوری توقع ہے۔

نوٹ:۔ اس ضلع کے محصل سید محمد علی شاہ صاحب کو خاص توجہ سے کام کرنا چاہئیے۔ ان کے حلقہ کے چندوں میں بہت کمی ہے۔ زیادہ تر زور چندے کے وصول کرنے میں دینا ضروری ہے۔ مالی سال کے ختم ہونے پر قریباً چار ماہ کا عرصہ باقی ہے۔ پس محصل خاص طور پر توجہ کرے۔

جالندھر چھاؤنی

عام ۔ جلسہ ۔ خاص ۔ گزشتہ سال اس جماعت میں ملازم پیشہ احباب تھے۔ لیکن اس سال اکثر دوست تبدیل ہو چکے تھے۔ اور مقررہ رقم احباب کی حیثیت سے زیادہ تھی۔ کیونکہ اس وقت دو تین دوست ہی ہیں۔ لیکن حضرت کے حکم کی تعمیل میں چندہ جلسہ سالانہ کی پوری رقم ارسال کی جا رہی ہے اور نہ صرف یہ بلکہ چندہ خاص کی رقم مقررہ بھی اس کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔ اس جماعت نے واقعی بہت کوشش سے حضرت کی مقررہ رقم کو پورا فرمایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اس خاص توجہ کے لئے عبدالعزیز اسمٰعیل صاحب اور شیخ خان محمد صاحب کا شکریہ۔

جالندھر شہر

عام ۔ جلسہ ۔ خاص ۔ اگرچہ اس جماعت میں احمدی احباب کی بھی کمی ہے۔ مگر تاہم بھی جو احباب موجود ہیں۔ ان کا چندہ بھی باشرح نہیں ہے۔ چندہ جلسہ کی رقم میں کوئی کمی برائے نام ہے۔ لیکن چندہ عام میں بہت کمی ہے۔ اور چندہ خاص میں تو کچھ بھی بھیجا نہیں ہے۔ ڈاکٹر ... صاحب سیکرٹری مال کو مزید توجہ اور باشرح چندہ عام باشرح و باقاعدہ چندہ خاص ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ چندوں کی طرف آپ خاص توجہ فرما دیں گے۔

کپورتھلہ

عام ۔ جلسہ ۔ خاص ۔ عرصہ ہوا کہ اس جماعت کے سیکرٹری مال برکت اللہ خاں صاحب نے مجھے اطلاع کی تھی۔ کہ ایک خاص میٹنگ چندوں کے لئے کر کے اس میں وصولی چندہ کا انتظام اعلیٰ کر کے احسن طریق پر کام چلایا جاوے گا۔ اور کیا اس میٹنگ کی کارروائی سے بیت المال کو مطلع کیا جاوے گا۔ لیکن باوجود دیر یاد دہانی کے مجھے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ اور نہ ہی ہیں چندوں میں کوئی نمایاں تغیر پاتا ہوں۔ اس لئے نہ صرف سیکرٹری مال سے بلکہ امیر جماعت سے اور باثر اور بارسوخ احباب سے خصوصاً وکیل محمد احمد خاں صاحب سے درخواست ہے۔ کہ جماعت کپورتھلہ کی اس سستی پر توجہ فرما کر اور سلسلہ کے ایک اہم فرض تحصیل چندہ میں سخت نقصان محسوس کر کے خود متوجہ ہوں۔ اور چندوں کی کمی جو ہے۔ اسے جلد سے جلد پورا کرنے کی فکر فرماویں۔ نہایت اچھا ہو۔ کہ جماعت کے بااثر احباب آپ نے آپ کو پیش کر کے تحصیل کا انتظام فرماویں۔

حاجی پورہ

عام ۔ خاص ۔ جلسہ ۔ منشی حبیب الرحمٰن صاحب کا خاندان ہی جماعت ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیوں میں سے ہیں۔ آپ کا وعدہ ہے۔ کہ چندہ عام عنقریب ارسال فرما دیں گے۔ بلکہ تمام بقایا کا وعدہ ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اپنے وعدہ کا ایفا فرما کر مشکور فرماویں گے۔ اور دوسری آمد پر چندہ کا حساب بھی ہمارے اندازہ سے بہتر طور پر لیں گے۔

کریام

عام ۔ جلسہ ۔ خاص ۔ اس جماعت کے درج رواں چوہدری حاجی غلام احمد خاں امیر جماعت ہیں۔ بلکہ حاجی صاحب کا ہی وجود ان کے تقویٰ و طہارت کے اس حلقہ پر خاص ہے۔ اور آپ کا مقام کام حضرت سلسلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرماوے۔ آمین۔

چندہ عام میں کمی کا باعث حاجی صاحب کی رپورٹ سے اصل وجہ یہ ہے۔ کہ بارش وغیرہ نہ ہونے سے آمدنی کم ہو گیا ہے۔ دونہ وصول کرنے میں کوتاہی نہیں کی گئی ہے۔ مسلمانوں کی تحصیل میں ... صاحب سیکرٹری ... عام کرتے ہیں۔ اور امیر جماعت ... [illegible]

کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

جن احباب کے چندے باشرح نہیں۔ یا باقاعدہ نہیں ادا کرتے۔ ان سے باشرح اور باقاعدہ کرانے کی ابھی ضرورت ہے۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کارکنان چندہ جلسہ۔ چندہ خاص کی کمی کو پورا کرنے کے علاوہ چندہ عام کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مزید کوشش کریں گے۔ اگرچہ کمی فصل کا بھی عذر ہے۔

راہوں

عام ۔ جلسہ ۔ خاص ۔ چوہدری عبدالمجید خاں صاحب احمدی سیکرٹری مال محنت اور توجہ سے کام کرنے والے ہیں۔ چنانچہ ان کے چندہ عام کے بجٹ میں تھوڑی کمی ہے۔ جو امید ہے۔ کہ چندہ عام وصول کر کے جلد تر ارسال کریں گے۔ اور چندہ جلسہ سالانہ بھی ان کی کوشش سے پورا ہے لیکن چندہ خاص کی رقم گو ان کی جماعت کی تعداد کے لحاظ سے کم تھی۔ لیکن غالباً صرف چوہدری صاحب کی کمی توجہ سے وصول نہیں ہو سکا۔ اب چوہدری عبدالمجید خاں اور حاجی رحمت اللہ صاحبان ان مدات کے چندوں کی کمی کو پورا کر کے مشکور فرماویں۔

کریم پورہ

چندہ عام ۔ جلسہ ۔ خاص ۔ سیکرٹری مال مولوی محمد لقمان صاحب اور ہر دو میاں ابراہیم صاحبان سے خصوصیت سے یہ التماس کرتا ہے۔ کہ چندہ عام کی کمی اور چندہ جلسہ سالانہ۔ چندہ خاص کی مقررہ رقوم پوری کر کے مشکور فرماویں۔

بنگہ

عام ۔ جلسہ ۔ خاص ۔ یہ جماعت خدا کے فضل و کرم سے اچھا کام کرنے والی رہی ہے۔ اس سال بعض دجوہات سے کچھ چندہ میں کمی ہو گئی تھی۔ لیکن اب خدا کے فضل و کرم سے حالت ایسی نہیں ہے۔ چندوں میں جو کمی رہی ہے۔ اس کے واسطے میں احباب ذیل کو توجہ دلانا ضروری خیال کرتا ہوں۔ اور ان احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ حضرت کے حکم کی تعمیل میں چندوں کے وصول کرنے کے لئے وفد بنا کر سعی فرماویں۔ اس پر عمل سے بفضل خدا کامیابی ہو گی۔ اور بجٹ چندہ عام۔ و خاص و جلسہ سالانہ انشاء اللہ تعالیٰ سال کے اخیر تک پورا ہو جاوے گا۔ مگر عمل شرط ہے۔ میاں محمد الدین منشی فضل الدین۔ عمر الدین۔ جمال الدین۔ سندھے خاں۔ چوہدری شادی خاں۔ میاں محمد عبداللہ منیری فروش۔ غلام محمد۔ قدرت اللہ۔ میاں محمد عبداللہ۔ میاں رحمت اللہ باغانوالہ۔ میاں عطا محمد صاحبان۔

ننگیری

عام ۔ جلسہ ۔ خاص ۔ ایک سرسری نظر ان چندوں پر کرنے سے ظاہر ہو رہا ہے کہ ہر ایک مد میں کمی ہے۔ اور امید یہ ہے۔ کہ فصل خریف کے چندے وصول کرنے پر ہر ایک مد کی کمی انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہو جاوے گی۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ میاں نظام الدین سیکرٹری مال کے ساتھ وفد بنا کر احباب ذیل میاں روشن الدین۔ میاں اسمٰعیل۔ عبدالغنی صاحبان چوہدری دوسروں سے بھی وصول کرنے میں کوشش فرماتے ہیں۔ ان مدات کے چندوں کی وصولی کرنے میں مزید کوشش کریں۔

براہم

عام ۔ جلسہ ۔ خاص ۔

ننگڑوعہ

عام ۔ جلسہ ۔ خاص ۔ مجھے تو تعجب آ رہا ہے کہ جس جماعت میں چوہدری دلاور خاں ذیلدار اور چوہدری جیون خاں صاحب ہوں۔ وہاں سے چندہ خاص تو بالکل باوجود اپنے بجٹ عام پر وعدہ کرنے کے نہ آوے۔ اور چندہ عام میں بھی نمایاں کمی ہو۔ میں ذیلدار صاحب سے التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ نہ صرف اپنے وعدوں کی تو جلد پورا کر کے مشکور فرماویں۔ بلکہ جن احباب کے چندے باشرح نہیں۔ ان کے چندے باشرح کرا دیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک اپنا خود چندہ باشرح نہ ہو۔ دوسرے کو زور سے تحریک نہیں کی جا سکتی۔

(باقی دارد)

ملکی صنعت کا بہترین نمونہ

مشین سیویاں (نو ایجاد)

ہماری سیویاں بنانے کی نکل پلیٹڈ مشین۔ بڑا سائز کم قیمت خوبصورتی اور پائیداری میں یکتا ہونیکے باعث دنیا بھر میں بہترین تسلیم کی گئی ہیں۔ بناوٹ میں بالکل سادہ اور چلنے میں بہت ہلکی۔ اور ہر مشین کے ہمراہ باریک وموٹی دو چھلنیاں روانہ کی جاتی ہیں۔ قیمت سائز کلاں (قطر ۴ انچ) سات روپے آٹھ آنے۔ سائز خورد (قطر ۳ انچ) پانچ روپے ضرور دھوکہ سے بچنے اور اعلےٰ مال منگانے کے لئے ہمارا قدیمی پتہ نوٹ کر لیجئے۔

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز سوداگران مشنری بٹالہ (احمدیہ بلڈنگ) پنجاب

انمول موتی کوڑیوں کے مول

اگر آپ مالدار بننا چاہتے ہیں۔ تو فوراً سٹیٹ ریلویز لیمیٹڈ بمبئی کے حصص خرید فرمادیں۔ جس کے فی حصہ کی قیمت دس روپے ہے۔ جو بوقت درخواست دو روپیہ فی حصہ، بروقت منظوری تین روپیہ اور بقیہ پانچ روپے ایک ماہ کی میعادی طلبی پر ادا کرنے پڑیں گے۔ اس لئے ملازمت پیشہ اصحاب اور دیگر سرمایہ داروں کے لئے بنک میں رکھنے یا کسی تجارت پر صرف کرنے کی بجائے ایک نادر اور نایاب موقعہ ہے۔

خواہشمند اصحاب فوراً سنٹرل بنک آف انڈیا کی کسی شاخ سے یا منیجنگ ایجنٹس فوری سٹیٹ ریلویز لمیٹڈ فورٹ بمبئی سے چھاپہ شدہ فارم درخواست لیکر درخواست کریں۔ اور روپیہ جمع کرا کر رسید حاصل کریں۔ مفصل پراسپکٹس بذریعہ ڈاک بمبئی سے طلبی پر روانہ ہوتے ہیں۔

المشتہر:۔ سکرٹری

سکنی اراضی برائے فروخت

سٹیشن یارڈ کے متصل چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے مکان کے قریب سکنی اراضیات برائے فروخت موجود ہے نرخ فی کنال ۲۵۰ روپے ہے۔ ۱۰ کنال یا ۱۰ کنال سے زیادہ کے خریدار سے ۲۰۰ روپیہ کنال لیا جائیگا:

آبادی کے لئے باقاعدہ نقشہ میں رستہ وغیرہ کر دیئے گئے ہیں:

بمعرفت دفتر منیجر الفضل قادیان

کیلنڈر سنہ ۱۹۳۰ء

منشی فخر الدین صاحب مالک کتاب گھر نے سنہ ۱۹۳۰ء کا نہایت خوبصورت رنگین کیلنڈر شائع کیا ہے۔ جس میں انگریزی تاریخوں کے ساتھ ہجری تاریخیں بھی درج ہیں۔ احباب ضرور منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت صرف ۴ر پیسے:

زندہ کرامات

بے اولاد احباب توجہ فرمائیں

دنیا میں اکثر احباب داغ حسرت رکھتے ہوئے کہ نا ولد فوت ہو جاتے ہیں۔ اور اولاد جیسی نعمت عظمےٰ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور اپنی قسمت کے شاکی ہوتے ہیں۔ اس مرض کے تدارک کیلئے خاکسار کو ایک نسخہ مفید میسر ہوا۔ جس میں دعا اور دوا دونوں شامل ہیں دستیاب ہوا ہے۔ اور اس قدر موثر ثابت ہوا ہے۔ کہ ڈاکٹروں اور حکیموں کا لاعلاج مریض تین ماہ کے عرصہ میں اپنے گوہر مقصود کو حاصل کر لیتا ہے۔

ہدیہ بصیغہ وی پی پی، عبر لنگی صدر المشتہر

خاکسار محمد سعید احمدی ورنیکلر ٹیچر مڈل سکول ڈھنڈ تحصیل ترنتارن براستہ چک کوٹر ضلع امرتسر

ضرورت معلمہ

چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا میں گرل سکول کے لئے جو ڈسٹرکٹ بورڈ سے منظور ہو چکا ہے۔ ایک استانی کی ضرورت ہے۔ نارمل پاس یا پرائمری پاس درخواست کریں۔ تنخواہ نارمل پاس کو ۱۵ سے ۲۰ تک معہ کھانا۔ اور پرائمری کو ۱۰ سے ۱۵ تک معہ کھانا ملیگی۔ احمدیت کی کوئی قید نہیں ہے۔

درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر معہ نقول اسناد بھیجی جائیں

میاں مولا بخش صاحب نمبردار سکرٹری انجمن احمدیہ چک ۳۵ ڈاکخانہ چک ۳۴ جنوبی علاقہ سرگودھا

ایک عجیب چمتکار

میٹھا پھل (نعمت عظمےٰ)

ایک گولی کھانے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ لڑکی پیدا ہو تو قیمت واپس قیمت مبلغ دس روپے کسی تصدیق کی ضرورت نہیں صرف یہی لکھنا کافی ہے کہ لڑکی ہوئی ہے قیمت واپس کردی جاویگی

سارٹیفکیٹ بیسیوں میں سے ۲-۴ بطور نمونہ

آپکی دوائی میٹھا پھل بالکل درست ثابت ہوئی پچیس روپیہ بطور انعام بھیجتا ہوں۔ (نرائن داس سب اوورسیر برہما)

اس سے پہلے بھی چار بار میٹھا پھل منگوایا۔ اس میں مقدر نہیں بلکہ ایشور کی مہربانی سے کامیابی ہوتی۔ دیکھا میری عورت کو پھر حمل ہے میرا ارادہ ہے کہ پھر آپکا استعمال کراؤں۔ (جمنا داس عرضی نویس ملتان)

آپ سے دو بار میٹھا پھل خرید کر استعمال کیا۔ ہر بار خدا نے لڑکا دیا۔ دونوں ابتک تندرست خوش و خورم ہیں۔ (محمد الدین ٹیلیگراف کوہاٹ)

"آپ کے کارخانہ سے میٹھا پھل منگوایا تھا گو وہ امراض کی کربات سے میرے گھر لڑکا ہوا۔ میں آپ کو آپکی اکسیر دوائی کے لئے دعا دیتا ہوں۔" (دھنا سنگھ سب اسسٹنٹ سرجن ڈیرہ اسمٰعیل خاں)

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ:۔ امرت دھارا ۵ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

ہندوستان کی خبریں

—— بانڈر بلا - ۱۶ جنوری - بانڈر بلا میں یونین بورڈ کے حد سے بڑھے ہوئے محاصل ادا کرنے کے سلسلہ میں جو ستیہ گرہ شروع کیا گیا ہے۔ وہ پورے زور سے جاری ہے۔ دیہاتیوں میں بڑا جوش و خروش ہے۔ اور جائداد منقولہ کی ضبطی۔ گرفتاریوں اور کارکنوں کی سزایابیوں کے باوجود ان کے عزم و ثبات میں کوئی فرق نہیں آیا۔

—— لاہور - ۱۷ جنوری - سپیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ سازش لاہور کی مزید سماعت ہوئی۔ بھگت سنگھ دت اور کندن لال ملزموں کے علاوہ باقی

—— نئی دہلی - ۱۶ جنوری - اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں "نو آنڈیا" کی ضبطی کا مطالبہ۔ سر مائیکل اڈوائر اور دوسرے ہندوستانی پنشن خواروں کو جو ہندوستان کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔ گرفتار کرنے کی سفارش۔ بلدیہ دہلی کو کارپوریشن کا درجہ عطا کرنے کی تحریک اور گورو نانک اور گورو گوبند سنگھ کے یوم ولادت اور گرو ارجن سنگھ کی برسی کی تمام ملک میں سرکاری تعطیلات منظور کرانے کا مطالبہ کیا جائیگا۔

—— ملتان - ۱۶ جنوری - لالہ بودھ راج ایم۔ ایل۔ سی کے مستعفی ہونے سے پنجاب کونسل میں جو نشست خالی ہوئی ہے۔ اس کے لئے چھ امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔

—— آنریبل مسٹر جسٹس مرزا ظفر علی صاحب جج عدالت عالیہ لاہور غالباً ۱۲ فروری کو اپنے موجودہ عہدہ سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

—— لاہور - ۱۶ جنوری - خان بہادر ملک محمد حسین نے بلدیہ لاہور کی صدارت سے استعفےٰ دیدیا ہے۔

—— لاہور - ۱۹ جنوری - آج ۳ بجے بعد دوپہر حاجی شمس الدین صاحب کی صدارت میں پنڈت دھرم بھکشو آریہ اپدیشک لکھنوی کی کتاب "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن" اور پنڈت لچھمن کی کتاب موسومہ "نیوگ کی فلاسفی" کی اشاعت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کے لئے مسلمانان لاہور کا ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔

—— لاہور - ۱۸ جنوری - آج شب کو آل انڈیا مسلم لیگ (لاہور) کی کونسل کا ایک نہایت اہم اجلاس لیگ کے صدر سر میاں محمد شفیع کی کوٹھی پر منعقد ہوا جس میں حسب ذیل قرارداد بالاتفاق منظور ہوئی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل اس تجویز کو کہ نظام حکومت ہند کے مسئلہ کا بالاتفاق تصفیہ کرنے کی غرض سے ہز مجسٹی کی حکومت، برطانوی ہند اور ریاستہائے ہند کے نمائندوں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد کرے"۔ دور اندیشانہ تدبر کا فعل تسلیم کرتے ہوئے اس پر گرم جوشی سے توثیق و تصدیق کی مہر ثبت کرتی ہے۔

—— امرتسر - ۱۷ جنوری - مسلمانان امرتسر کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولوی عبد السلام ہمدانی منعقد ہوا جس میں حکومت پر واضح کیا گیا۔ کہ اگر ۲۴ جنوری سے پیشتر ظفروال کی مسجد میں اذان کی روکاوٹ دور نہ کی گئی۔ تو اذان کمیٹی امرتسر اس بات پر مجبور ہوگی۔ کہ سرفروش نوجوانان اسلام کے قافلے ستیہ گرہ کے لئے ظفروال روانہ کرے۔

—— امرتسر - ۱۸ جنوری - مسلمانان امرتسر کا ایک جلسہ زیر صدارت مولوی ثناء اللہ صاحب منعقد ہوا جس میں دھرم بھکشو کی اشتعال انگیز کتاب کے خلاف۔ ٹریننگ کالج کی ایک درسی کتاب کے خلاف اور ظفروال میں اذان کی ممانعت کے خلاف سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔

—— نئی دہلی - ۱۸ جنوری - آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں شرکت کی جائے۔ نیز قرار دیا ہے۔ کہ ہندوستان صرف وہی نظام حکومت قبول کرے گا۔ جس میں فوری درجہ مستعمرات منظور کیا گیا ہو۔ اس جلسہ میں پنڈت مالویہ۔ ڈاکٹر مونجے۔ مسٹر کیلکر راجہ نرندر ناتھ۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ وغیرہ شامل تھے۔ ایک اور قرارداد منظور ہوئی۔ جس میں وائسرائے کی ٹرین کے حادثہ بم کی مذمت کی گئی۔

—— سکندر آباد - ۱۵ جنوری - حضور نظام حیدرآباد دکن نے پانچ ہزار روپیہ شفیع احمد کو عطا فرمایا جانا منظور فرمایا۔ جو آغاز موسم گرما میں رود بار انگلستان کو تیر کر عبور کرینگے۔

—— پشاور - ۱۸ جنوری - پشاوری تاجروں نے افغانستان کے ساتھ کاروبار کرنا اس بنا پر بند کر دیا ہے کہ جدید وکیل التجارت قافلوں کی سرکاری حفاظت کی ضمانت اپنے ذمہ نہیں لیتا۔

—— لاہور - ۱۸ جنوری - گورنر پنجاب نے کونسل چیمبر لاہور میں ۲ بجے شام ۲۴ فروری ۱۹۳۰ء کو پنجاب کونسل کا پانچواں اجلاس منعقد ہونا مقرر کیا ہے۔

—— دہلی - ۱۶ جنوری - اب یہ قطعی طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ سکاٹ لینڈ یارڈ کی سی۔ آئی۔ ڈی کے پانچ ممبران دہلی میں آج کل خوب مصروفیت کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ گیارہ مختلف زبانوں سے واقف ہیں۔

—— بمبئی - ۱۷ جنوری - آل انڈیا مسلم فیڈریشن کے سپاسنامہ کے جواب میں وائسرائے نے کہا۔ کہ میری سپیشل ٹرین پر حال ہی میں بم پھینکے جانے کی وجہ سے حکومت کی حکمت عملی میں ذرا بھر تغیر نہیں ہوگا۔ ملک معظم کی حکومت کی مخلصانہ امید ہے۔ کہ گول میز کانفرنس کی گفت و شنید سے ایسے نتائج برآمد ہونے ممکن ہو جائینگے جو مسلم قوم اور دیگر اقلیتوں کے لئے قابل قبول ہوں۔ مشاورتی ایکٹ کے متعلق وائسرائے نے یقین دلایا۔ کہ انکی دلی خواہش ہے کہ مسلمانوں کے وفود

ممالک غیر کی خبریں

—— لندن - ۱۴ جنوری - خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پارلیمنٹ کا آئندہ اجلاس مزدور حکومت کے لئے سخت آزمایش اور ابتلاء کا وقت ہوگا۔ اور قانون زغال، میزانیہ بیکاراں اور ہندوستان کے سوال پر بہت نکتہ چینی اور گرما گرم بحث و تمحیص کا امکان ہے۔

—— برلن - ۱۷ جنوری - پرشیا جرمنی میں اشتراکیوں اور پولیس میں روزانہ تصادم ہو جانے کی وجہ سے پولیس نے تمام پبلک جلسوں اور مظاہروں کی بندش کا حکم دیدیا ہے۔

—— لندن - ۱۷ جنوری - سیاسی حلقوں میں گرما گرم خبر ہے۔ کہ جس وقت ملک معظم جدید دفتر وزیر ہند کا افتتاح کریں گے تو ہز مجسٹی ایک نہایت ہی اہم اور نتیجہ خیز اعلان کرینگے۔ اس کے ساتھ ہی حزب العمال کی یہ زبردست خواہش بھی شامل ہوگی کہ سیاسی قیدیوں کی معافی منظور کی جائے۔ اور تشدد آمیز قانون کا سدباب کیا جائے۔

—— رگبی - ۱۵ جنوری - اتوار کی رات کو برطانیہ میں طوفان سے اتنا عظیم نقصان ہوا۔ کہ جزیرہ برطانیہ کی تاریخ حاضرہ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ بہت سی عمارتیں شکستہ ہو گئیں۔ کئی اضلاع میں بڑے بڑے درخت جڑوں سے اکھڑ کر سڑکوں اور ریلوے لائنوں کے آر پار سرنگوں پائے گئے۔

—— رگبی - ۱۶ جنوری - اگرچہ پانچ طاقتوں کی بحری کانفرنس کے متعلق مکمل تجاویز قریب تکمیل ہیں۔ لیکن امارت بحریہ کے سابق لارڈ وائیکونٹ برجین نے کروزروں میں مجوزہ تخفیف کے خلاف حکومت برطانیہ کو ان الفاظ میں انتباہ کیا ہے۔ کہ "ہم بے فائدہ بحری اسلحہ میں تخفیف نہیں کر سکتے"۔

—— لندن کی خبر ہے۔ کہ بیرسٹری کے امتحان کا نتیجہ برآمد ہو گیا جس میں ۲۷ خواتین نے حصہ لیا تھا۔ اور کامیاب عورتوں میں پانچ ہندوستانی ہیں۔

—— لندن - ۱۵ جنوری - اخبارات کے بیان کے مطابق وزارت میں اہم تبدیلیاں ہونے والی ہیں۔ مسٹر ویران ہارٹ شان (؟) کو سائمن کمیشن کا کام ختم کرنے کے بعد وزارت میں جگہ دی جائیگی۔

—— لندن - ۱۶ جنوری - کنگز وے کے سٹیشن پر جب کمشنر ڈاک کے تھیلوں کی تقسیم کر رہا تھا۔ تو ایک موٹر گاڑی اندر داخل ہوئی۔ جس میں سے دو آدمیوں نے نکلکر افسر موصوف کے ہاتھ سے دو تھیلے چھین لئے اور موٹر میں بیٹھ گئے۔ تعاقب میں بہت سی موٹریں دوڑیں۔ لیکن وہ جھانسا دے کر نکل گئے ڈاکوؤں نے ایک عورت کو موٹر سے باہر پھینک دیا۔ پولیس۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)